Ataunnabi.com

مختلف موضوعات پر علمی و تحقیقی

مقالات کا حسین گلدستہ

مقالاتِ اہلسنت

حصہ اوّل

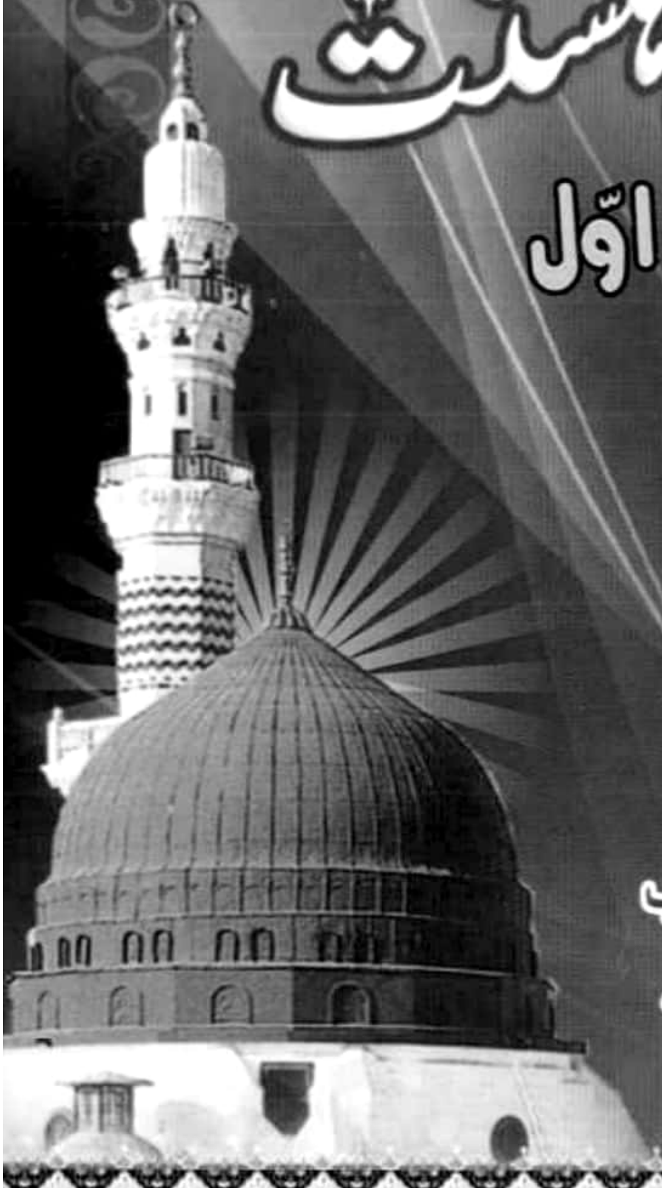

حسب الارشاد

صاحبزادہ پیر سیّد احمد محمّد شاہ صاحب

ایم اے عربی۔ ایم اے اسلامیات۔ فاضل علوم اسلامیہ

مصنف

خادم مسلک اہلسنت محمد افضال حسین نقشبندی

([illegible])

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مختلف موضوعات پر علمی و تحقیقی مقالات کا حسین گلدستہ

مقالاتِ اہلسنت

حصہ اوّل

حسب الارشاد

صاحبزادہ پیر سید احمد محمد شاہ صاحب

ایم اے عربی۔ ایم اے اسلامیات۔ فاضل علوم اسلامیہ

مرتب

خادم مسلک اہلسنت محمد افضال حسین نقشبندی

(مانکڑیل)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

فہرست مقالات اہلسنت

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
1	حضور ﷺ کی شانِ اولیت	8
2	حیاتِ مسیح علیہ السلام احادیث کی روشنی میں	27
3	فضائل مدینہ منورہ	53
4	فضائل اہلبیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم	74
5	فرح و سرور علی میلاد الرسول ﷺ	95
6	مسئلہ زیارت قبور احادیث طیبہ کی روشنی میں	108
7	شب برأت نجات کی رات	127
8	کیا لفظ "عشق" کی نسبت نبی کریم ﷺ کی طرف کرنا جائز ہے؟	139
9	الامام اسماعیل بن اسحاق الجہضمی القاضی المالکی رحمۃ اللہ علیہ	150
10	سید ہجویر مخدوم امم حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ	165
11	حجۃ الاسلام الشاہ امام حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ حیات و خدمات	180
12	برصغیر میں صوفیائے کرام کی دینی خدمات	206
13	عاشق کا انعام اور گستاخ کا انجام	212

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

الاهداء

بندہ!

اپنی اس کاوش کو محبوبِ خدا، خواجہ ہر دوسرا، شفیعِ روزِ جزا، پشت پناہِ ہر بے نوا، عمیم الجود والعطاء، نبی الانبیاء، امام الانبیاء، احمد مجتبیٰ، شبِ اسریٰ کے دولہا، تاجدارِ انبیاء، دو عالم کے داتا، بیکسوں کے حاجت روا، دانائے سبل، مولائے کل، ختم الرسل، مقصودِ کائنات، فخرِ موجودات، سید السادات، فلکِ نبوت کے آفتاب، روح و جانِ کائنات، منبعِ انوار ماہتاب، مرکزِ دائرہ موجودات، مطلوبِ قلوبِ بنی آدم، نورِ مجسم، شفیعِ معظم، خطیبِ امم، حبیبِ محتشم، سید و هادی، مظہرِ کمالاتِ الٰہی، النبی الامی:

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

فداہ روحی وجسدی وابی وامی ومالی وعرضی واقربائی واحبائی ورفقائی وسائر عشیرتی، صلوا علیہ والہ وصحبہ اجمعین کثیرا کثیرا کثیرا کثیرا کثیرا کثیرا

کی بارگاہِ بے کس پناہ میں اپنی شفاعت و مغفرت کا بہانہ سمجھ کر پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

شرف انتساب

حسنِ خلق کے پیکرِ اتم، جملہ حسنات کے جامع، پہلے جامع القرآن، آسمانِ جنت کے درخشاں ستارے، سید الصحابہ، تاجدارِ امت، راس الصدیقین، منزلِ صدق و وفا کے راہبر، خلیفہ اول، افضل البشر بعد الانبیاء، ثانی اثنین، رفیق مصطفیٰ ﷺ فی الغار، رفیق مصطفیٰ ﷺ فی المزار، رفیق مصطفیٰ ﷺ فی الجنۃ، سید کہول اہل الجنۃ، خیر الناس بعد رسول اللہ ﷺ، سمع و بصر مصطفیٰ ﷺ شناسائے مزاج مصطفیٰ ﷺ، جن کی ناراضگی ناراضگی مصطفیٰ ﷺ، خلیل مصطفیٰ ﷺ، وزیر مصطفیٰ ﷺ، خلیفہ مصطفیٰ ﷺ، فنائے ادب مصطفیٰ ﷺ، کشتہ عشق مصطفیٰ ﷺ، محب مصطفیٰ ﷺ، رازدار مصطفیٰ ﷺ، نائب مصطفیٰ ﷺ حضرت سیدنا و مولانا:

ابوبکر الصدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کے بابرکت نام

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد: فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم:
اللہ رب العزۃ کا ہم پر بہت بڑا فضل وکرم ہے کہ: ہمیں اشرف المخلوقات میں پیدا فرمایا، پھر ہمیں اپنے پیارے محبوب سرور کائنات، فخر موجودات، رحمۃ للعالمین، شفیع المذنبین، سید الاولین والآخرین، حضرت محمد مصطفی احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہونے کا تاج پہنایا، پھر ہمیں اہل سنت وجماعت میں منتخب فرما کر دین حق کو سمجھنے کی توفیق بخشی اس پر اس رحیم وکریم ذات کا جتنا شکر ادا کیا جائے وہ کم ہے۔

راقم الحروف پانچویں کلاس کا طالبعلم تھا جب علماء اہل سنت کی کتب کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوا جو دن بدن بڑھتا چلا گیا چند کتابوں سے بیسیوں اور بیسیوں سے سینکڑوں کتب خریدنے کا سفر اب تک جاری وساری ہے ساتھ ساتھ مطالعہ بھی جاری رہا اور کتب کے خریدنے کا سلسلہ بھی نہ رکا تو کئی مخلص دوست احباب نے بھرپور اصرار فرمایا کہ: لکھنے کی عادت بھی ڈال لیں جن میں چند موقر شخصیات کے حکم کو بجالاتے ہوئے راقم نے لکھنے کا سلسلہ شروع کیا جو تا حال جاری ہے، اب تک ملک کے موقر علمی وتحقیقی رسائل میں مقالات ومضامین کے چھپنے کی تعداد تقریبا 40 کے لگ بھگ ہو چکی ہے۔

قارئین کرام!

چند ماہ قبل محبی ومخلصی محترم المقام ابوذوہیب مولانا محمد ظفر علی سیالوی حفظہ اللہ تعالی نے اس خواہش کا اظہار حکما فرمایا کہ: ان سب مقالات کو جمع کر کے کتابی صورت میں چھپنا چاہیے۔

راقم نے کمپوزنگ کیلئے 13 مقالات کو منتخب کیا اس دوران انہوں نے اپنے قیمتی وقت میں سے وافر حصہ راقم کو عطا فرمایا، بہر حال کمپوزنگ مکمل ہو گئی تو ان مقالات کے نام کے متعلق مشاورت ہوئی تو حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد سیف علی سیالوی صاحب زید مجدہ نے "مقالات اہلسنت" نام

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تجویز فرمایا، راقم کو بھی یہ نام بڑا پسند آیا، اس لئے اس مقالات کو" مقالات اہلسنت " کے نام سے موسوم کیا جارہا ہے۔

امید ہے کہ: قارئین کرام راقم کی اس کاوش کو پسند فرمائیں گے اگر کوئی بات پسند آئے تو اس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فضل وکرم اور بزرگان دین کی توجہ کا اثر سمجھیں اور اگر کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور اطلاع فرمائیں۔

دعاء ہے کہ: اللہ تعالیٰ بوسیلہ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم راقم کی اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطاء فرمائے، اور اللہ تعالیٰ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت اور غلامی عطاء فرمائے اور خاتمہ بالخیر فرمائے!

آمین ثم آمین..........بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

آخر میں شکر گزار ہوں حضرت علامہ مولانا ابو الاحمد محمد علی رضاء القادری الاشرفی زید شرفہ (سرپرست اعلیٰ سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فاؤنڈیشن) کا جنہوں نے کتاب کی فائنل سیٹنگ میں پوری پوری معاونت فرمائی، رب کریم بوسیلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے علم، عمل اور محبت میں مزید اضافہ فرمائے..........آمین..........بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

والسلام
خادمِ مسلکِ اہل سنت
محمد افضال حسین نقشبندی
(سانگلہ ہل)
0303-6238688
0332-6855819

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ''شانِ اوّلیت''

(احادیث مبارکہ کی روشنی میں)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب العزت نے رحمت دو عالم ﷺ، نور مجسم، شفیع معظم جان کائنات اور سرور کائنات حضور نبی کریم ﷺ کو ایسے خصائص مطہرہ منورہ اور معظمہ سے سرفراز فرمایا ہے کہ ان خصائص و امتیازات میں حضور ﷺ کا کوئی ثانی و ہمسر نہیں ہے آپ کے خصائص مبارکہ قرآن و سنت میں بیان ہوئے ہیں جن کے فہم سے ہماری عقل نارسا عاجز ہے۔

حضور ﷺ کے خصائص و امتیازات میں ایک خصوصیت و امتیاز حضور ﷺ کی "شان اولیت" ہے اس مختصر مضمون میں حضور ﷺ کی اسی خصوصیت و امتیاز پر بات ہوگی ان شاء اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مختصر نامکمل تحریر کو میرے لیے ذریعہ نجات بنائے آمین ثم آمین۔

1) قبر مطہرہ سے ظہور میں اوّلیت:

روز قیامت سب سے پہلے حضور ﷺ کی قبر مطہرہ شق ہوگی اور حضور ﷺ ہی کل مخلوق میں سے پہلے اپنی قبر مطہرہ سے ظہور فرمائیں گے۔

(1) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور، شافع یوم النشور، منزہ عن کل عیب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حدثنی ابو هريرة قال قال رسول الله ﷺ انا سيد ولد آدم يوم القيامة واول من ينشق عنه القبر۔

(المسلم: الصحيح، كتاب الفضائل، باب تفضيل نبينا ﷺ على جميع الخلائق الرقم: ٥٩٤٠ ص١٠٠٨ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض

ابی داؤد: السنن ،كتاب السنة، باب في التخيير بين الانبياء عليهم السلام الرقم: ٤٦٧٣ ص ٩٢٥ مطبوعه دار السلام للنشرو التوزيع الرياض

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ١٠٩١٤ جلد ٧ ص ٥٢٥ مطبوعه دار الحديث قاهره مصر

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

التبریزی :مشکوۃ المصابیح ،باب فضائل سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ الفصل الاول ص ۵۱۱ مطبوعہ اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی

قاضی عیاض : الشفاء بتعریف حقوق المصطفی، الباب الثالث الفصل الثامن: فی ذکر تفضیلہ فی القیامۃ بخصوص الکرامۃ جلد ۱ ص ۱۸۰ مطبوعہ وحیدی کتب خانہ قصہ خوانی پشاور

ابن ابی شیبہ : المصنف، کتاب الاوائل ، الرقم: ۳۵۸۴۸ جلد۷ ص۲۵۸ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

ھارون معاویہ : خصوصیات مصطفی ﷺ جلد ۳ ص ۱۹۰ تا ص ۱۹۵ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی

ترجمہ:۔ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: حضور ﷺ نے فرمایا: میں ساری اولادِ آدم کا سردار ہوں، سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی اور میں سب سے پہلے باہر آؤں گا۔

(۲):۔ حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ: انا اول الناس خروجا اذا بعثوا" ۔

(الترمذی : الجامع الصحیح ،ابواب المناقب عن رسول اللہ ﷺ باب : انا اول الناس خروجا اذا بعثوا، الرقم : ۳۶۱۰ ص ۱۰۷۰ مطبوعہ دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض ۔

التبریزی :مشکوۃ المصابیح، باب فضائل سید المرسلین ﷺ الفصل الثانی ص ۵۱٤ مطبوعہ اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب بمقابل آرام باغ کراچی

دیلمی : المسند ، ذکر اخبار جاءت عن النبی ﷺ فی مناقبہ، الرقم: ۱۱۷

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جلد اص٤٧ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت

بیهقی: دلائل النبوة ،باب ماجاء فی تحدث رسول الله ﷺ بنعمة الغ جلد٥ص٤٨٤ مطبوعه دارلکتب العلمیه بیروت

قاضی عیاض: الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ،الباب الثالث ،الفصل الثامن :فی ذکر تفضیله فی القیامة بخصوص الکرامة جلد ١ ص١٧٩ مطبوعه وحیدی کتب خانه قصه خوانی پشاور

السیوطی : الخصائص الکبری: باب (قوله ﷺ) فی ایمان هذه الامة جلد ٢ص ٣٧٧ مطبوعه مکتبه رحمانیه ،اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور۔

الهندی : کنز العمال ،الفصل الثالث :فی فضائل متفرقه، کتاب الفضائل باب فضائل نبینا محمد ﷺ واسمائه وصفاته البشریة ـــ الغ الرقم: ٣١٨٧٥جلد ١١ص ١٨١ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت۔

ترجمہ: جب لوگوں کو اٹھایا جائے گا (قبروں میں سے) تو سب سے پہلے میں (اپنی قبر مطہرہ سے) باہر آؤں گا۔

(٣)۔حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قا ل:قال رسول الله ﷺ :انا سید ولد آدم یوم القیامة ولا فخر وبیدی لو اء الحمد ولا فخر وما من نبی یو مئذ آدم فمن سواه الا تحت لوائی وانا اول من تنشق عنه الارض ولا فخر

الترمذی : الجامع الصحیح، ابواب تفسیر القرآن عن رسول الله ﷺ باب ومن سورة بنی اسرائیل، الرقم : ٣١٤٨ص ٩٣٠مطبوعه دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض۔

ابن ماجه : السنن ، ابواب الزهد ،باب ذکر الشفاعة الرقم :

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

۱۳۰۸ص۷۹۰مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

منذری: الترغیب والترہیب فصل فی الشفاعۃ وغیرھا الرقم: ۱۰۲ جلد ۴ ص۲۳۸مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔

قاضی عیاض: الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ، الباب الثالث، الفصل الثامن: فی ذکر تفضیلہ فی القیامۃ بخصوص الکرامۃ جلد ۱ ص ۱۷۹ مطبوعہ وحیدی کتاب خانہ قصہ خوانی پشاور

احمد بن حنبل: المسند، الرقم: ۲۵۴۶ جلد ۲ ص۴۸۸ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ۔

التبریزی: مشکوۃ المصابیح، باب فضائل سید المرسلین ﷺ الفصل الثانی ص۵۱۳ مطبوعہ اصح المطابع کارخانہ تجارت کتب بمقابل آرام باغ کراچی۔

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور اس میں کوئی فخر نہیں قیامت کے دن لوائے حمد میرے ہاتھ میں ہوگا اور میں فخر نہیں کرتا اور تمام انبیاء کرام میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے اور میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کے لئے (قبر سے باہر نکلنے کے) لئے زمین شق ہوگی اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا۔

(۲) پل صراط عبور کرنے میں اولیت:

(۱) حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم شفیع معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ویضرب الصراط بین ظہر انی جہنم فاکون اول من یجوز من الرسل بامتہ

(بخاری: الصحیح کتاب الاذان، باب فضل السجود، الرقم: ۸۰۶ ص ۱۳۰، ۱۳۱ کتاب التوحید، باب: قول اللہ تعالیٰ: وجوہ یومئذ الی ربہا ناظرۃ الرقم: ۷۴۳۷ ص ۱۲۷۹ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

منذری : الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف ، فصل : فی ذکر الحساب وغیرہ جلد ٤ ص ٢٢٠ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ۔

التبریزی : مشکوۃ المصابیح ، باب الحوض والشفاعۃ الفصل اول ص ٤٩٠ مطبوعہ اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی)

ترجمہ:۔ جہنم کے اوپر پل صراط رکھا جائے گا رسولوں میں سب سے پہلے اپنی امت کے ہمراہ میں اسے عبور کروں گا۔

٢) امام بخاری رحمہ اللہ علیہ نے الصحیح میں ایک روایت ان الفاظ سے بھی نقل کی ہے:

ویضرب جسر جھنم قال رسول اللہ ﷺ: فاکون اول من یجیز

البخاری: الصحیح ، الرقم ٦٥٧٣ ص ١١٣٧ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

ترجمہ: اور جب جہنم پر پل صراط رکھ دیا جائے گا حضور ﷺ نے فرمایا میں سب سے پہلے صراط کو عبور کروں گا۔

ان احادیث طیبات سے ثابت ہوا کہ حضور ﷺ قیامت کے دن جب پل صراط لگے گا تو سب سے پہلے پل صراط کو عبور آپ ﷺ کریں گے

(٣) باب جنت پر دستک میں اولیت

جنت کے دروازے کو سب سے پہلے حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ کھٹکھٹائیں گے اور آپ کے لئے ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا جیسا کہ درج ذیل احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے۔

(١):۔ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

وانا اول من یقرع باب الجنۃ

(مسلم : الصحیح ، کتاب الایمان ، باب ، فی قول النبی ﷺ انا اول الناس

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

يشفع في الجنة وانا اكثر الانبياء تبعا الرقم : ٤٨٤ ص ١٠٥ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض

احمد بن حنبل : المسند ،جلد ١ ص ١٥٥ الرقم :١٣ مطبوعه دارالحديث قاهره مصر

ابن حبان :الصحيح ،الرقم : ٦٤٨٠ جلد ١٤ ص ٤٠١ مطبوعه مؤسسة الرسالة بيروت ، لبنان

ديلمي : المسند ، ذكر اخبار جماعات عن النبي ﷺ في مناقبه الرقم :١١٨ جلد ١ ص ٤٧، ٢٥ الرقم ٣٤ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت، لبنان

دارمي : المسند ، باب مااعطي النبي ﷺ من الفضل الرقم: ٤٧ جلد ١ ص ٣٩ مطبوعه قديمي كتب خانه آرام باغ كراچی

ابن ابي شيبه : المصنف، كتاب الاوائل ،الرقم : ٣٥٨٣٧ جلد ٧ ص ٢٥٧ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت

ترجمہ: "سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا"

(٢) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

عن انس بن مالك قال:قال رسول الله ﷺ:آتي باب الجنة يوم القيامة ، فاستفتح فيقول الخازن:من انت؟ فاقول:محمد فيقول:بك امرت لا افتح لا حد قبلك

مسلم : الصحيح ،كتاب الايمان ، باب في قول النبي ﷺ انا أول الناس يشفع في الجنة وانا اكثر الانبياء تبعا الرقم :٤٨٦ ص ١٠٦ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض

ابو عوانه : المسند، الرقم :٤١٨ جلد ١ ص ١٣٨ مطبوعه دارالمعرفة بيروت

ابن حبان : الصحيح، الرقم :٦٤٨١ جلد ١٤ ص ٤٠١ مطبوعه مؤسسة الرسالة بيروت

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ابن ابی شیبة : المصنف ،کتاب الاوائل، الرقم :۳۵۸٤۳ جلد ۷ ص ۲۵۷ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان ۔

ابو یعلی : المسند ، الرقم :۳۹٦٤ جلد ۷ ص ٤۹ مطبوعه دار المأمون للتراث دمشق

التبریزی : مشکوۃ المصابیع ، باب فضائل سید المرسلین ﷺ، الفصل الاول ص ۵۱۱ مطبوعه اصح المطابع کارخانه تجارت کتب آرام باغ کراچی)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن جنت کے دروازہ پر آؤں گا اور اسے کھٹکھٹاؤں گا جنت کا پہرے دار خازن کہے گا آپ کون ہیں؟ پس میں جواب دوں گا کہ میں محمد ﷺ ہوں وہ کہے گا کہ مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ سے پہلے جنت کا دروازہ کسی کے لئے بھی نہ کھولوں۔

اس حدیث مبارکہ کے ان الفاظ: فیقول: بك امرت لا افتح لا حد قبلك

ترجمہ: پس جنت کا پہرے دار خازن کہے گا کہ مجھے یہی حکم دیا گیا ہے کہ میں آپ سے پہلے جنت کا دروازہ کسی کے لئے بھی نہ کھولوں۔

اس سے ثابت ہوا کہ جنت کا دروازہ جن کے لیے اول کھلے گا وہ ہمارے حضور ﷺ ہیں۔ اس لحاظ سے بھی حضور ﷺ شان اولیت کے حامل ہیں۔

(۴) افتتاح جنت میں اولیت:

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال :قال رسول الله ﷺ انا اول من یفتح باب الجنة

(منذری : الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف ، باب الترغیب فی کفالة الیتیم ورحمته ، والنفقة علیه والسعی علی الا رملة والمسکین جلد ۳ ص ۲۳٦ مطبوعه مکتبه رشدیه سرکی روڈ کوئٹه ۔

دیلمی : المسند ، باب الالف ، ذکر حدیث الاوائل الرقم : ۵۷ جلد ۱ ص ۳٤ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان)

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ترجمہ: "حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا (یعنی جنت کا افتتاح کروں گا")

اس حدیث مبارکہ سے حضور ﷺ کی جنت کے افتتاح فرمانے میں جو شانِ اولیت ظہور فرما ہوگی اس کا واضح ذکر مبارک ہے۔ حضور ﷺ کا یوں ارشاد فرمانا کہ جنت کا سب سے پہلے دروازہ میں کھولوں گا اور اللہ تعالیٰ کا قیامت کے دن جنت کا افتتاح نبی کریم ﷺ سے کروانا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ پوری کائنات میں مصطفیٰ ﷺ جیسا کوئی نہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ اور نبی کریم ﷺ کی طرف سے ان بدبختوں کو واضح اشارہ دیا جا رہا ہے کہ ارے بدبختو! جب تمام انبیاء ورسل اور ملائکہ میں سے مصطفیٰ کریم ﷺ جیسا کوئی نہیں تو تم کیا چیز ہو جو "مثلکم، مثلکم۔ مثلی مثلی" اور ہم جیسا کی رٹ لگاتے ہو (معاذ اللہ)

(۵) دخول جنت میں اولیت۔

(۱) حضرت سیدنا عمرو بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا

وانا اول من یدخل الجنة یوم القیامة ولا فخر

(دارمی: السنن المقدمة، باب ما اعطی النبی ﷺ من الفضل الرقم ۵۲ جلد ۱ ص ۴۱ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ بمقابل آرام باغ کراچی

الھندی: کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل نبینا محمد ﷺ الرقم ۳۲۰۴۵ جلد ۱۱ ص ۱۹۶ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

ترجمہ: "قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے والا سب سے پہلا (شخص) میں ہوں گا اور مجھے اس بات پر کوئی فخر نہیں"

(۲) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

انا اول من یحرک حلق الجنة فیفتح اللہ لی فیدخلنیھا و معی فقراء المؤمنین ولا فخر

(ترمذی: الجامع الصحیح، ابواب المناقب عن رسول اللہ ﷺ باب سلو اللہ لی الوسیلة الرقم: ۳۶۱۲ ص ۱۰۷۱ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

الریاض

التبریزی : مشکوۃ المصابیح ،باب فضائل سید المرسلین ﷺ الفصل الثانی ص۵۱۳۔۵۱۴ مطبوعہ اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی

ھارون معاویہ : خصوصیات مصطفی ﷺ جلد ۳ ص۵۱۲ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی)

ترجمہ: "سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا بھی میں ہی ہوں اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے کھولے گا اور مجھے اس میں داخل فرمائے گا میرے ساتھ فقیر وغریب مومن ہوں گے اور میں یہ بات فخر سے نہیں کہتا

(۳) خلیفہ دوم، امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا!

ان الجنة حرمت علی الانبیاء کلھم حتی ادخلھا وحرمت علی الامم حتی تدخلھا امتی ۔

(الھندی : کنزالعمال ، کتاب الفضائل باب فضائل نبینا محمد ﷺ جلد ۱۱ ص۱۸۷ الرقم : ۳۱۹۵۰ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

ھارون معاویہ : خصوصیات مصطفی ﷺ جلد ۳ ص۵۱۴ مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی

ترجمہ: "بے شک جنت تمام انبیاء علیہم السلام پر حرام کردی گئی ہے جب تک میں اس میں داخل نہ ہوں اور تمام امتوں پر اس وقت تک حرام ہے جب تک میری امت اس میں داخل نہ ہو"

(۶) روز قیامت بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریزی میں اولیت:

روز قیامت بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریزی کرنے کا شرف اولین محبوب خدا، شفیع روز جزا، پشت پناہ ہر بے نوا، احمد مجتبیٰ محمد مصطفی ﷺ کو حاصل ہوگا جس پر بطور دلیل یہ روایت پیش خدمت ہے۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال :قال رسول اللہ ﷺ انا اول من یؤذن لہ بالسجود یوم القیامۃ

(منذری : الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف ، الترغیب فی الوضوء واسباغہ الرقم :٦جلد١ ص٩١مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

ابن حبان : الصحیح ، الرقم : ١٠٤٩جلد ٣ص٣٢٤مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ، لبنان

احمد بن حنبل : المسند ، الرقم: ٢١٦٣٦،٢١٦٣٤جلد ١٢ ص ٣١٢.٣١١مطبوعہ دارالحدیث قاھرہ مصر

الحاکم : المستدرک علی الصحیحین ،کتاب التفسیر باب تفسیر سورۃ الحدید الرقم: ٣٧٤جلد٢ ص ٥٢٠ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت

السیوطی :الخصائص الکبری ، باب اختصاصہ ﷺ بان امتہ الآخرون فی الدنیا الاولون یوم القیامۃ ۔۔۔الخ جلد ٢ص٣٩٢ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور

ترجمہ: قیامت کے روز سب سے پہلے مجھے ہی سجدے کی اجازت ہوگی۔

(٧) بارگاہ خداوندی میں سجدہ سے سر اٹھانے میں اولیت

بارگاہ خداوندی میں سجدہ سے سر اٹھانے میں بھی شرف اولیت نبی کریم ﷺ کو حاصل ہے جیسا کہ اس حدیث طیبہ میں ذکر ہے حضور ﷺ کا ارشاد گرامی قدر ہے۔

انا اول من یؤذن لہ ان یرفع راسہ

(منذری : الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف ، الترغیب فی الوضوء واسباغہ الرقم :٦جلد ١ ص٩١مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ

ابن حبان: الصحیح ، الرقم : ١٠٤٩جلد ٣ص٣٢٤مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت ، لبنان

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

احمد بن حنبل : المسند ، الرقم : ٢١٦٣٤ جلد ١٢ ص ٣١١۔٣١٢ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ مصر

السیوطی : الخصائص الکبری ، باب اختصاصہ ﷺ بان امتہ الآخرون فی الدنیا الاولون یوم القیامۃ ۔الخ جلد ٢ ص ٣٩٢ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

ترجمہ: سب سے پہلے مجھے ہی (سجدہ سے) سر اٹھانے کی اجازت دی جائے گی

(٨) ابتداء شفاعت میں شرف اولیت

روز قیامت جب سب لوگ خاموش کھڑے ہوں گے اور کسی کا کوئی پرسان حال نہ ہوگا اس وقت سب سے پہلے گناہوں کی مغفرت اور عذاب سے چھٹکارے کے لئے ہمارے نبی کریم ﷺ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ہماری شفاعت فرمائیں گے ذیل میں صرف وہ احادیث مبارکہ پیش کی جائیں گی جن میں روز قیامت حضور ﷺ کے سب سے پہلے شفاعت فرمانے کا صراحت سے ذکر موجود ہے۔

(١) عن انس بن مالک قال : قال رسول اللہ ﷺ : انا اول الناس یشفع فی الجنۃ

(المسلم : الصحیح ، کتاب الایمان، باب فی قول النبی ﷺ انا اول الناس یشفع فی الجنۃ ۔الخ الرقم ٣٣٠ ص ١٠٥ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض ۔

ابو یعلی : المسند ، الرقم :٣٩٦٧ جلد ٧ ص ٥١ مطبوعہ دار المأمون للتراث ، دمشق ۔

منذری : الترغیب والترہیب ،کتاب البعث واھوال یوم القیامۃ، فصل فی شفاعۃ وغیرھا جلد ٤ ص ٢٣٩ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

ترجمہ "حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

میں تمام لوگوں میں وہ پہلا شخص ہوں جو جنت میں شفاعت کرے گا۔

(۲) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت ان الفاظ سے بھی مروی ہے

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا اول شفیع فی الجنة

(المسلم: الصحیح، کتاب الایمان، باب: فی قول النبی ﷺ انا اول الناس یشفع فی الجنة ...الخ الرقم: ۳۳۲ ص ۱۰۶ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

ابن ابی شیبه: المصنف: کتاب الاوائل الرقم: ۳۵۷۹۹ جلد ۷ ص ۲۵٤ مطبوعه دار الکتب العلیمه بیروت

احمد بن حنبل: المسند، الرقم: ۱۲۳۵۹، جلد ۸ ص ۲٦۹ مطبوعه دار الحدیث قاهره

ترجمہ "سب سے پہلے میں جنت میں شفاعت کروں گا"

(۳) امام دیلمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۰۹ھ) نے حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ میں مروی روایت نقل فرمائی ہے۔

حضور جانِ ایمان وروحِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انا اول شفیع یوم القیامة

(دیلمی: المسند، ذکر اخبار جاء ت عن النبی ﷺ فی مناقبه، الرقم: ۱۲۱ جلد ۱ ص ٤۸ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان:

ترجمہ: "روز قیامت سب سے پہلے شفاعت میں کروں گا"

(۴) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مرسلا مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا

انا اول من تنشق عنه الارض واول شافع

(ابن ابی شیبه: المصنف، کتاب الاوائل، الرقم: ۳۵۸٤۸ جلد

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

۷ص۲۵۸مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)

ترجمہ: "سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہوگی اور میں ہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں"

(۹) قبولیت شفاعت میں اولیت

روز قیامت سب سے پہلے جو ہستی شفاعت کرے گی یا جس ہستی کو سب سے پہلے شفاعت کرنے کا اذن ملے گا وہ صرف اور صرف ہمارے آقا ومولیٰ حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ ﷺ کی پاک ومطہر ہستی ہے جس کا ذکر احادیث مبارکہ سے اوپر کیا جا چکا ہے اب وہ احادیث طیبات پیش کی جارہی ہیں جن میں سے ایک بات کی صراحت ہے کہ ہمارے حضور نبی کریم ﷺ کی شفاعت قبول بھی سب سے پہلے کی جائے گی: ملاحظہ ہو:

(۱) حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کرم شفیع معظم ﷺ نے فرمایا:

انا اول شافع واول مشفع یوم القیامة ولا فخر

(الترمذی: الجامع الصحیح، أبواب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: سلوا الله لی الوسیلة الرقم: ۳۶۱۶ص۱۰۷۱مطبوعه دارالسلام للنشرو التوزیع الریاض

ابن ماجه: السنن، ابواب الزهد، باب: ذکر الشفاعة، الرقم: ۴۳۰۸ص۷۹۰مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض

دارمی: السنن، المقدمة، باب ما اعطی النبی ﷺ من الفضل الرقم: ۴۹ جلد ۱ ص ۴۰مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی.

ترجمہ "قیامت کے دن میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول کی جائے گی اور میں یہ فخر سے نہیں کہتا"

(۲) حدثنی ابو هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ انا سید ولد آدم یوم القیامة واول من ینشق عنه القبر واول شافع واول مشفع

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(المسلم: الصحیح، کتاب الفضائل، باب تفضیل نبینا ﷺ علی جمیع الخلائق الرقم: ٥٩٤٠ ص١٠٠٨ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

ابو داؤد: السنن، کتاب السنة، باب فی التخییر بین الانبیاء علیهم السلام الرقم: ٤٦٧٣ ص٩٢٥ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

ابن ابی شیبه: المصنف، کتاب الاوائل الرقم: ٣٥٨٣٨ جلد ٧ ص ٢٥٧ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

احمد بن حنبل: المسند، الرقم: ١٠٩١٤ جلد ٧ ص ٥٢٥ مطبوعه دار الحدیث قاهره مصر

ترجمہ "حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ساری اولادِ آدم کا سردار ہوں سب سے پہلے مجھ سے زمین شق ہوگی میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی"

(١٠) عالم ارواح میں "بلیٰ" فرمانے میں "اولیت"

عالم ارواح میں تین میثاق ہوئے تھے ان میں سے ایک میثاق کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں کیا ہے۔

"واذا اخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم واشهدهم علیٰ انفسهم الست بربکم قالوا بلی شهدنا ان تقولوا یوم القیمة انا کنا عن هذا غفلین

(پاره: ٩ سورة الاعراف آیت: ١٧٢)

ترجمہ: "اور اے محبوب یاد کرو جب تمہارے رب نے اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ کیا، کیا میں تمہارا رب نہیں سب بولے کیوں نہیں ہم گواہ ہوئے کہ کہیں قیامت کے دن کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی"

(ترجمہ کنز الایمان)

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں حضرت سیدنا [illegible] رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حضور ﷺ سے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

ان اللہ خلق آدم ثم مسح ظهره بيمينه فاستخرج منه ذرية فقال: خلقت هؤلاء للجنة وبعمل اهل الجنة يعملون ثم مسح ظهره فاستخرج منه ذرية فقال: هؤلاء للنار

(الترمذی: الجامع الصحيح، ابواب تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ باب ومن سورة الاعراف، الرقم: ۳۰۷۵ ص۹۰۷ مطبوعه دارالسلام للنشر و التوزيع الرياض۔

ابو داؤد: السنن، كتاب السنة، باب فی القدر، الرقم: ۴۷۰۳ ص۹۳۱ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض

الخازن: لباب التاويل فی معانی التنزيل المعروف به تفسير خازن جلد ۲ ص۱۵۴ مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه)

ترجمہ: "آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا پھر داہنے ہاتھ (قدرت) سے انکی پشت کو ملا اور اس سے ان کی بعض اولاد (کی ارواح) کو نکالا اور فرمایا یہ جنت کے لئے پیدا کئے گئے اور اہل جنت کے عمل کریں گے پشت کو مل کر کچھ اور اولاد کو نکالا، فرمایا یہ جہنم کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور جہنمیوں کے کام کریں گے"

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت کے الفاظ کچھ یوں ہے۔

لما خلق الله آدم مسح ظهره فسقط من ظهره كل نسمة هو خالقها من ذريته الى يوم القيامة وجعل بين عينی كل انسان منهم وبيصا من نور ثم عرضهم علی آدم فقال: ای رب من هؤلآء قال: هؤلآء ذريتك

(الترمذی: الجامع الصحيح، ابواب تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ باب ومن سورة الاعراف الرقم: ۳۰۷۶ ص۹۰۸ مطبوعه دارالسلام للنشرو التوزيع الرياض

الخازن: لباب لتاويل فی معانی التنزيل المعروف به تفسير خازن، جلد ۲

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ص ۱۰۰ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی صلب پر اپنا دست قدرت پھیرا چنانچہ آپ کی پشت سے ہر وہ جاندار گر پڑا جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک آپ کی اولاد میں پیدا کرنا تھا اور ان میں سے ہر ایک کی آنکھوں کے درمیان ایک چمک رکھی پھر انہیں حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار یہ کون ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تیری اولاد ہے"

جب اللہ تعالیٰ نے تمام ارواح کو جمع کیا جو نسل بنی آدم سے قیامت کے دن تک دنیا میں پیدا ہونے والے تھے جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث میں صراحت سے ذکر ہوا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے ان سب کو روحوں کی شکل میں منتقل کیا اور ان کو قوت گویائی عطا کی پھر اللہ تعالیٰ نے ان ارواح سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

الست بربکم (کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں)

تو سب ارواح خاموش تھیں سب سے پہلے جس ہستی نے کہا

"بلیٰ" (جی ہاں) کہا

وہ ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی ہستی مطہرہ ہے:

عن سهل بن صالح الهمداني قال: سالت ابا جعفر محمد بن علي كيف صار محمد ﷺ يتقدم الأنبياء وهو آخر من بعث؟ قال: ان الله تعالى لما اخذ من بني آدم من ظهورهم ذرياتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم؟ كان محمد ﷺ اول من قال بلى

الزرقانی: شرح العلامة الزرقاني، المقصد الاول جلد ۱ ص ۶۷ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت لبنان

قسطلانی: المواهب اللدنية، المقصد الاول جلد اول ص ۳۷ مطبوعه فريد بك سٹال اردو بازار لاهور

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

السیوطی : الخصائص الکبری، باب خصوصیۃ النبی ﷺ بکونہ اول النبیین فی الخلق وتقدم نبوتہ واخذ المیثاق علیہ جلد ۱ ص۷ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور)

ترجمہ " حضرت سہل بن صالح ہمدانی نے حضرت ابو جعفر محمد بن علی علیہ الرحمۃ سے پوچھا کہ حضور ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام سے کس طرح مقدم ہیں؟ حالانکہ آپ ﷺ سب کے بعد مبعوث ہوئے تو انہوں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے جب بنی آدم کو ان (حضرت سیدنا آدم علیہ السلام) کی پشت سے نکال کر ان سے وعدہ لیا اور ایک کو دوسرے پر گواہ بنا کر فرمایا "الست بربکم " اس وقت نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے جواب میں فرمایا "بلی " ایک روایت میں یوں آیا ہے:

وقد ورد انہ علیہ الصلاۃ والسلام اول من قال بلی

(ملا علی قاری : شرح الشفاء، جلد ۱ ص ۱۱۸ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

ترجمہ۔ " اور تحقیق وارد ہوا ہے بے شک نبی کریم ﷺ نے (عالم ارواح میں) سب سے پہلے (الست بربکم ؟ کیا میں تمہارا رب ہوں) کے جواب میں فرمایا "بلی " (جی ہاں)

مہتمم مدرسہ تعلیم السلام اشرفیہ مولوی محمد اسلم دیوبندی نے " عالم ارواح میں سب سے اول بلی کہنا آنحضرت ﷺ کی خصوصیت ہے " سرخی قائم کر کے ثابت کیا ہے کہ عالم ارواح میں سب سے اول میں بلی حضور ﷺ نے فرمایا۔

(شرف المصطفی فی خصائص احمد المجتبی ﷺ ص ۳۵، ۳۶ مطبوعہ شعبہ نشر واشاعت مجلس صیانۃ مسلمین مدرسہ تعلیم السلام اشرفیہ مدنی مسجد فورٹ عباس روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر)

نوٹ اس کتاب پر تقریظ دیوبندی " مفتی " عبد الشکور ترمذی نے لکھی ہے۔

دیوبندی مسلک کے پیر ذوالفقار احمد نقشبندی کے افادات کو دیوبندی مولوی محمد رضوان قریشی نے مرتب کیا ہے۔ ان افادات میں " اول المعترفین " سرخی کے تحت لکھا ہے۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

"سابقہ انبیاء مقرب تھے اور اللہ کے حبیب ﷺ اول المقربین تھے چنانچہ جب اللہ تعالی نے میثاق لیا جس کا تذکرہ حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالی نے عالم ارواح میں روحوں سے پوچھا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ تو فرمایا:

کان محمد ﷺ اول من قال بلی (الخصائص الکبری ۵/۱)

"سب سے پہلے اللہ کے حبیب ﷺ نے "بلی" کا لفظ استعمال فرمایا"

بیانات سیرت جلد اول ص ۱۱۲ عنوان بیان :"آنچہ خوباں ہمہ دار ند تو تنہاداری" ناشر مکتبہ الفقیر ۲۲۳ سنت پورہ فیصل آباد)

مولوی محمد ابراہیم دہلوی دیوبندی نے لکھا ہے۔

"جب حق تعالی نے عہد لیا ہے کہ بنی آدم کے ارواح سے اور گواہ بنایا انہیں ان کی جانوں پر فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں اس وقت جناب محمد رسول اللہ ﷺ سب سے اول اقرار کرنے اور بلی کہنے والے تھے ازل میں سب سے اول جناب کے نور اور روح مبارک نے خداوند کریم کی خدائی کا اقرار کیا ہے۔ کیونکہ آپ سب کے امام اور مقتدی تھے پہلے امام نے توحید الہی کا اقرار کیا پھر تمام انبیاء نے جو بمنزلہ مقتدی کے تھے اور اقرار اور بلی کہا"

(احسن المواعظ ، پہلا وعظ ، نور محمدی ﷺ کا بیان ص ۵ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حیات مسیح علیہ السلام

احادیث کی روشنی میں

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عالم اسلام کے جمہور علماء و محدثین کا روز اول سے یہی عقیدہ رہا ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم اور روح کے ساتھ آسمان پر زندہ اُٹھا لیے گئے ہیں اور قیامت سے پہلے دوبارہ آسمان سے زمین پر اُتریں گے۔ اس پر اُمت کا اجماع ہے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات قرآن مجید سے ثابت ہے اور اس پر متواتر احادیث مبارکہ اور ائمہ مسلمین کی تصریحات موجود ہیں۔

(1) مفسر شہیر علامہ محمد بن یوسف ، ابو حیان ، اندلسی رحمۃ اللہ علیہ (۶۵۴ھ۔۷۴۵ھ) مفسر قرآن ابو محمد ، عبدالحق بن غالب ، ابن عطیہ غرناطی رحمۃ اللہ علیہ (۴۸۱ھ۔۵۴۲ھ) کی تفسیر سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں!

واجمعت الامة على ما تضمنه الحديث المتواتر من ان عيسىٰ فى السماء حى وانه ينزل فى آخر الزمان فيقتل الخنزير و يكسر الصليب ويقتل الدجال و يفيض العدل وتظهر به الملة ملة محمد ﷺ

(ابو حيان اندلسى :التفسير البحر المحيط جلد ٣ ص ١٧٣ مطبوعه دار الفكر بيروت لبنان)

ترجمہ: حدیث متواتر کے اس مضمون پر امت کا اجماع ہو چکا ہے کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور وہ آخری زمانے میں نازل ہوں گے، خنزیر کو قتل کریں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے دجال کو مار ڈالیں گے (آپ کے زمانے میں) عدل عام ہو جائے گا اور محمد مصطفیٰ ﷺ کا دین غالب آجائے گا

(۲) شارح شمائل ترمذی، علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ (۹۵۲ھ۔۱۰۳۱ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

واما عيسى عليه الصلاة والسلام فقد اجمعوا على نزوله نبيا لكنه بشريعة نبينا ﷺ تعالى (مناوى : فيض القدير جلد ٢ ص ٣٤١)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ترجمہ: حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بحیثیت نبی نازل ہونے پر سارے مسلمانوں کا اجماع ہے۔ البتہ آپ علیہ السلام ہمارے نبی کریم ﷺ کی شریعت مطہرہ کے ساتھ تشریف لائیں گے۔

(۳) شارح مسلم، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (۶۳۱ھ۔۶۷۶ھ) صاحب الشفاء قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ (۴۷۶ھ۔۵۴۴ھ) سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں!

نزول عيسى عليه السلام وقتله الدجال حق وصحيح عند اهل السنة للأحاديث الصحيحة في ذلك وليس في العقل ولا في الشرع مايبطله فوجب اثباته وانكر ذلك بعض المعتزلة والجهمية ومن وافقهم وزعموا ان هذه الاحاديث مردودة بقوله تعالىٰ (وخاتم النبيين) وبقوله ﷺ لانبي بعدي وباجماع المسلمين انه لانبي بعد نبينا ﷺ وان شريعته مؤبدة الى يوم القيامة لاتنسخ وهذا استدلال فاسد لانه ليس المراد بنزول عيسى عليه السلام انه ينزل نبيابشرع ينسخ شرعنا ولافي هذا الاحاديث ولا في غيرها شيء من هذا

(نووى: شرح صحيح المسلم، جلد ۲ ص ۴۱۱ باب وغيره في قصة الدجال مطبوعه ملك سراج الدين اينڈ سنز پبلشرز كشميرى بازار لاهور)

ترجمہ: اہل سنت وجماعت کے نزدیک حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا قرب قیامت آسمان سے اترنا اور دجال کو قتل کرنا برحق اور صحیح ہے۔ کیونکہ اس بارے میں صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں عقل وشریعت میں اس کی نفی پر کوئی دلیل موجود نہیں۔ لہذا اس کا اثبات واجب ہے، بعض معتزلہ، جہمیہ اور ان کے ہمنواؤں نے اس کا انکار کیا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اس بارے میں وارد ہونے والی آیت کریمہ، حضور ﷺ کا ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں امت مسلمہ کے ختم نبوت پر اجماع اور آپ ﷺ کی شریعت کے دائمی اور غیر منسوخ ہونے کے دلائل کی بناپر رد کردی جائیں گی لیکن یہ استدلال غلط ہے کیونکہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے مراد یہ نہیں کہ وہ ایسے نبی بن کر نازل ہوں گے جن کی شریعت ہماری شریعت کو منسوخ کردے گی ایسی کوئی بات نہ نزول حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام والی احادیث میں مذکورہ ہے نہ دیگر احادیث میں

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(۴) امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۲۹ھ) لکھتے ہیں!

واجمعت الامة علی ان اللہ عزوجل رفع عیسی الی السماء

(ابوالحسن اشعری : الابانة عن اصول الدیانة ص ٣٤)

ترجمہ: اور امت نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر (زندہ) اٹھالیا ہے۔

(۵) حافظ اسماعیل بن عمر ابن کثیر الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ (۷۰۰ھ-۷۷۴ھ) لکھتے ہیں!

فهذه احادیث متواترة عن رسول اللہ ﷺ من روایة ابی هریرة وابن مسعود وعثمان بن ابی العاص ، وابی امامة ، والنواس بن سمعان ، وعبداللہ بن عمرو بن العاص ومجمع بن جاریة ، وابی سریحة وحذیفة بن اسید رضی اللہ عنهم وفیها دلالة علی صفة نزوله ومکانه من انه بالشام بل بدمشق عند المنارة الشرقیة وان ذلک یکون عند اقامة صلاة الصبح وقد بنیت فی هذه الاعصار فی سنة احدی واربعین وسبع مائة منارة للجامع الاموی بیضاء من حجارة منحوتة عوضا عن المنارة التی هدمت بسبب الحریق المنسوب الی صنیع النصاری علیهم لعائن اللہ المتتابعة الی یوم القیامة وکان اکثر عمارتها من اموالهم وقویت الظنون انها هی التی ینزل علیها المسیح عیسی ابن مریم علیه السلام فیقتل الخنزیر ، ویکسر الصلیب ویضع الجزیة فلا یقبل الا الاسلام کما تقدم فی الصحیحین۔

(ابن کثیر : تفسیر القرآن العظیم المعرف به تفسیر ابن کثیر جلد ٢ ص ٤٢٣ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

ترجمہ: یہ متواتر احادیث نبی کریم ﷺ سے سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا عثمان بن ابوالعاص، سیدنا ابوامامہ، سیدنا نواس بن سمعان، سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص، سیدنا مجمع بن جاریہ، سیدنا ابوسریحہ اور سیدنا حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہم نے بیان کی ہیں ان احادیث میں

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کی کیفیت اور جگہ کا بیان ہوا ہے۔ آپ علیہ السلام شام ، بلکہ دمشق میں شرقی منارہ کے پاس اتریں گے۔ یہ معاملہ نماز صبح کی اقامت کے قریب ہوگا۔ ان دنوں یعنی ۷۴۱ ہجری میں سفید چوکور پتھر سے جامع اموی کا وہ منارہ دوبارہ بنادیا گیا ہے جو نصاریٰ کی لگائی ہوئی آگ کی بنا پر منہدم ہوگیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان پر تاقیامت مسلسل لعنتیں برسائے اس منارے کی تعمیر میں بڑا حصہ انہی کے اموال کا تھا غالب گمان یہی ہے کہ اسی منارے پر حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے۔ آپ علیہ السلام خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب کو توڑیں گے اور جزیہ ختم کرکے سوائے اسلام کے کچھ بھی قبول نہیں کریں گے۔ جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم کے حوالے سے بیان کیا جاچکا ہے۔

متذکرہ بالا پانچ حوالہ جات کی روشنی میں ثابت ہوا کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور قیامت کے قریب جسد عنصری کے ساتھ آسمان سے زمین پر نزول فرمائیں گے یہ عقیدہ اہل سنت و جماعت کا اجماعی و اتفاقی ہے اور اس پر متواتر احادیث موجود ہیں امام ابوالحسن علی بن اسماعیل اشعری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۲۹ھ) تو فرماتے ہیں کہ

اجمعت الأمة على أن الله عز وجل رفع عيسىٰ إلى السماء

"امت نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر (زندہ) اُٹھالیا ہے۔

اور یہ بات بھی برحق ہے کہ اُمت کا اجماع (اُمت کا اکٹھا ہونا) خطاء پر نہیں ہوسکتا نبی کریم رؤوف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا!

لا يجمع الله امتي على ضلالة ابدا

(الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب العلم، جلد ۱ ص ۲۱۷ رقم الحدیث: ۴۰۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ میری امت کو گمراہی پر کبھی جمع نہیں کرے گا، حیات حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ درجنوں احادیث طیبہ سے ثابت ہے۔ بعض میں مختصر اور بعض میں تفصیلی طور پر اور حیات مسیح

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

علیہ السلام کی احادیث باجماع محدثین درجہ تواتر کو پہنچی ہیں جبکہ اس مضمون میں صرف بیس احادیث پر اکتفاء کیا جائے گا ان شاء اللہ العزیز

پہلی دلیل:۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رؤوف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الکنزیر ، ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احدہ ۔

(البخاری : الصحیح ، کتاب البیوع ، باب قتل الخنزیر رقم الحدیث ۲۲۲۲: ص ۳٥٤ کتاب المظالم ، باب کسر الصلیب وقتل الخنزیر رقم الحدیث ۲٤۷٦ ص ٤۰۰ مطبوعہ در السلام للنشر والتوزیع الریاض ۔

المسلم : الصحیح ، کتاب الایمان ، باب نزول عیسی ابن مریم الخ رقم الحدیث ۳۸۹ ص۷۷ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

الترمذی : الجامع الصحیح ، ابواب الفتن ، باب ماجاء فی نزول عیسی ابن مریم علیہ السلام رقم الحدیث :۲۲۳۳ ص ٦۷٤ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض ۔

التبریزی : مشکوۃ المصابیح ، باب نزول عیسی علیہ السلام الفصل الاول ص ٤۷۹ مطبوعہ اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی ۔

ترجمہ: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ یقیناً وہ زمانہ قریب ہے جب ابن مریم علیہ السلام (حضرت عیسی علیہ السلام) تمہارے درمیان اتریں گے وہ ایک منصف فیصلہ کرنے والے کی حیثیت سے آئیں گے صلیب کو توڑیں گے اور سور کو قتل کریں گے اور جنگ ختم کردیں گے اور ان کے دور میں مال اس قدر بہہ پڑے گا کہ کوئی شخص اس کو قبول کرنے والا نہ ملے گا اور بخاری شریف کی ایک روایت میں یوں بھی مروی ہے۔

حتی تکون السجدۃ الواحدۃ خیر من الدنیا ومافیہا

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(البخاری: الصحیح ، کتاب احادیث الانبیاء ، باب نزول عیسی ابن مریم علیہ السلام رقم الحدیث۳۴۴۸ ص۵۸۱ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

التبریزی : مشکوۃ المصابیح باب نزول عیسیٰ علیہ السلام ص۴۷۹ مطبوعہ المطابع وکارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی

ترجمہ: اور لوگوں کی نظروں میں ایک سجدہ کی قدر و قیمت دنیا و مافیہا سے بھی زیادہ بڑھ جائے گی۔

دوسری دلیل:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

عن رسول اللہ ﷺ قال : لاتقوم الساعۃ حتی ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر

(البخاری : الصحیح ، کتاب المظالم ، باب کسر الصلیب وقتل الخزیر رقم الحدیث ۲۴۷۶ ص۴۰۰ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

ابن ماجہ : السنن ، ابواب الفتن ، باب فتنتہ الدجال وخروج عیسی بن مریم وخروج یاجوج وماجوج ، رقم الحدیث :۴۰۷۸ ص۷۴۶ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

ابو یعلیٰ: المسند، الرقم: ۵۸۷۰ جلد۴ ص۳۹۶ مطبوعہ دارالفکر بیروت لبنان)

ترجمہ: نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ عیسی بن مریم حاکم عادل بن کر نازل ہوں گے پس وہ آ کر صلیب کو توڑیں گے اور سور کو قتل کریں گے۔

ان دونوں احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام زندہ ہیں اور آسمان پر موجود ہیں قرب قیامت میں زمین پر نزول فرمائیں گے حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کے نزول میں اگر عام عادت کے خلاف کوئی بات نہیں تو حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ اس کو قسم اٹھا کر

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کیوں بیان فرمارہے ہیں؟ واضح ہوا کہ یہاں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے کسی انسان کی ولادت مراد نہیں کیونکہ اس میں کوئی ایسی جدید بات نہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام کی شخصیت ایک غیر معمولی شخصیت ہوگی ان کی شخصیت کوئی محکوم نہیں بلکہ حاکم عادت شخصیت ہوگی اور آپ علیہ السلام حاکم بھی ایسے ہوں گے جو نصرانیت کا صرف روحانی طور پر ہی نہیں بلکہ قوت جسمانی سے بھی استیصال فرمائیں گے اور نصرانیت کے سب سے بڑے شعار یعنی صلیب کو توڑ دیں گے۔

مناظر اسلام حضرت شیر اہل سنت، علامہ مفتی محمد عنایت اللہ قادری رضوی حامدی رحمۃ اللہ علیہ "حکما مقسطا" کی تشریح وتوضیح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔

"حضور پرنور ﷺ نے حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ کلمۃ اللہ علیہ السلام کو "حکم" فرمایا ہے اور حکم وہی ہوسکتا ہے جو عند الفریقین مسلم ہو اسلئے ماننا پڑے گا کہ نازل ہونے والے حضرت سیدنا عیسیٰ روح اللہ کلمۃ اللہ علیہ السلام ہی ہوں گے کیونکہ آپ علیہ السلام کی ذات مبارکہ مطہرہ ہی ایسی ہوگی جو اہل کتاب اور حضور پرنور ﷺ کی امت دونوں کے ہاں مسلم ہوسکتی ہے اگر اس پیشن گوئی کا مصداق کسی ایسے شخص کو قرار دیا جائے جو خود امت محمدیہ ﷺ میں پیدا ہوا ہو تو اس کو حکم نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اہل کتاب کے نزدیک وہ مسلم نہیں ہوگا"

(افادات وملفوظات شیر اہل سنت، مرتب محمد افضل نقشبندی، غیر مطبوعہ)

تیسری دلیل:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت یوں مروی ہے

قال رسول اللہ ﷺ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم امامکم منکم

(البخاری: الصحیح، کتاب احادیث الانبیا باب نزول عیسی ابن مریم علیہ السلام رقم الحدیث ۳۴۴۹ ص ۵۸۱ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

المسلم: الصحیح، کتاب الایمان، باب نزول عیسی ابن مریم۔الخ رقم

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

الحدیث ۳۹۲ ۔۳۹٤ ص۷۸ مطبوعه دارالسلام للنشروالتوازیع الریاض۔
الدیلمی: مسند الفردوس وهو الفرود س بمأ ثور الخطاب ، باب الکاف ،رقم
الحدیث ٤۸۸۲ جلد ۳ ص ۲۹٤ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت لبنان۔
البغوی: شرح السنة ، ابواب الفتن ، باب نزول عیسی ابن مریم ، رقم
الحدیث ٤۱۷۲ جلد ۷ ص ٤۰۸ مطبوعه دارالتوفیقیة للتراث القاهره۔
السیوطی: الجامع الصغیر فی احادیث البشیر و التدیر ، اباب حرف الکاف
، رقم الحدیث ٦٤٤۰ ص ٤۷۹ مطبوعه دارالتوفیقیة للتراث قاهره۔
التبریزی: مشکوة المصابیح باب نزول عیسی علیه السلام الفصل الاول
ص ٤۸۰ مطبوعه اصح المطابع وکار خانه تجارت کتب بالمقابل آرام باغ
کراچی

ترجمہ: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تمہاری خوشی کا اس وقت کیا عالم ہوگا جب حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تم پر نزول فرمائیں گے اور تمہارا امام تم سے ہوگا۔

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور وہ قریب قیامت میں زمین پر تشریف لائیں گے اور حضرت سیدنا امام مہدی علیہ السلام کی امامت میں نماز ادا فرمائیں گے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔

چوتھی دلیل:۔

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ۔

لاتزال طائفةمن امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیامة قال :فینزل عیسی ابن مریم علیه السلام فیقول امیرهم تعالی صل لنا فیقول: لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة الله هذه الامة

(المسلم: الصحیح ، کتاب الایمان ، باب نزول عیسی ابن مریم ـــــ الخ رقم

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

الحدیث :۳۹۵ص۷۸مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔
التبریزی : مشکوۃ المصابیح، باب نزول عیسی علیه السلام الفصل الاول
ص۴۸۰ مطبوعہ اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ
کراچی۔
الدیلمی: مسند الفردوس وھو الفردوس بمأ ثور الخطاب ، باب لام الف رقم
الحدیث :۷۶۰۳جلد ۵ ص۱۰۲، ۱۰۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

ترجمہ۔ میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قتال کرتا رہے گا وہ قیامت تک غالب رہیں گے آپ نے فرمایا پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام نازل ہوں گے تو اس گروہ کا امیر (امام مہدی علیہ السلام) انھیں کہے گا آئیں ہمیں نماز پڑھائیں تو وہ (حضرت سیدنا عیسٰی علیہ السلام) فرمائیں گے نہیں تم ایک دوسرے کے امراء ہو اس نے اس امت کو تکریم (عزت) بخشی ہے

اس حدیث مبارکہ میں بھی حضرت سیدنا عیسٰی علیہ السلام کے آسمان سے نزول کا صراحت سے ذکر ہے۔

پانچویں دلیل:

حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یوشك المسیح عیسی ابن مریم ان ینزل حکما قسطا واما ما عدلا فیقتل الخنزیر ویکسر الصلیب ، وتکون الدعوۃ واحدۃ فاقرءوہ (او اقرئه) السلام من رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم واحدثه فیصد قنی ۔ فلما حضرته الوفاۃ قال :اقرءوہ منی السلام ۔

(احمد بن حنبل : المسند ، رقم الحدیث :۹۰۹۶ جلد۷ ص۱۰۷ مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ)

ترجمہ: قریب ہے کہ حضرت سیدنا مسیح عیسٰی ابن مریم علیہ السلام منصف حاکم اور عادل امام بن کر نازل ہوں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ دیں گے اور دین ایک ہی (اسلام) ہو جائے گا انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سلام کہنا اور میری احادیث بیان کرنا وہ میری تصدیق کریں گے (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) میری طرف سے

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

انہیں سلام کہنا۔

چھٹی دلیل:

عن حذیفة بن اسید الغفاری قال :اطلع النبی ﷺ علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذکرون ؟قالو نذکر الساعة قال انها لن تقوم حتی ترون قبلها عشر آیات فذکر الدخان ،والدجال ، والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عیسی ابن مریم ویاجوج وماجوج وثلاثة خسوف بخسف بالمشرق ، وخسف بالمغرب ، وخسف بجزیرة العرب وآخر ذلك نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرهم

(المسلم : الصحیح ،کتاب الفتن واشراط الساعة باب فی الآیات التی تکون قبل الساعة رقم الحدیث:٧٢٨٥ص١٢٥٦ مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض ۔

ابن ماجه : السنن ، ابواب الفتن باب الآیت رقم الحدیث : ٤٠٥٥ ص٧٣٨مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض ۔

الحمیدی : المسند،حدیث ابی سریحة حذیفة بن أسید الغفاری رضی الله عنه رقم الحدیث :٨٢٧جلد ٢ ص ٨٠مطبوعه عالم الکتب بیروت لبنان ۔

الحاکم : المستدرک علی الصحیین کتاب الفتن والملاحم رقم الحدیث ٨٤٨٨جلد٥ص ٣٤٣مطبوعه قدیم کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی ۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ ابن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم باتیں کر رہے تھے کہ حضور نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا تم کیا باتیں کر رہے ہو۔ ہم نے عرض کیا (یارسول اللہ ﷺ) قیامت کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو!

۱۔ دخان (دھواں)، ۲۔ دجال، ۳۔ دابۃ الارض (عجیب وغریب جانور)، ۴۔ سورج کا مغرب سے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

طلوع ہونا،۵۔حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نازل ہونا،۶۔یاجوج ماجوج کا نکلنا اور زمین کا تین جگہ دھنسنا ،۷۔مشرق میں دھنسنا،۸۔مغرب میں دھنسنا،۹۔جزیرہ عرب میں دھنسنا ۱۰۔آخر میں یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر انہیں محشر کی طرف لے جائیگی۔

ساتویں دلیل:۔

عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ قال لیس بینی و بینہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام نبی وانہ نازل فاذا رأیتموہ فاعرفوہ: رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض بین ممصرتین کان راسہ یقطر وان لم یصبہ بلل فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر و یضع الجزیۃ ویھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام ویھلک المسیح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنۃ ثم یتوفی فیصلی علیہ المسلمون

(ابوداؤد:السنن ،کتاب الملاحم ،باب خروج الدجال رقم الحدیث ٤٣٢٤ ص۸۰۳مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا!

میرے اور ان یعنی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونے والے ہیں۔جب تم انہیں دیکھو تو یوں پہچان لینا کہ وہ درمیانے قد کے آدمی ہیں اور رنگ ان کا سرخی وسفیدی کے درمیان ہے۔یوں محسوس ہوگا جیسے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے حالانکہ ان کے سر کو تری پہنچی نہیں ہوگی وہ لوگوں سے اسلام کیلئے لڑیں گے۔صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کردیں گے اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں ملت اسلامیہ کے سوا تمام ملتوں کو ختم کردے گا۔وہ دجال کو قتل کریں گے اور چالیس سال زمین میں رہنے کے بعد وفات پائیں گے پس مسلمان ان پر نماز (جنازہ) پڑھیں گے۔

آٹھویں دلیل:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال ینزل عیسی بن مریم فیمکث

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

فی الارض اربعین سنة

(نعیم بن حماد: کتاب الفتن ، قدر بقاء عیسی ابن مریم علیه السلام بعد نزوله ، رقم الحدیث ۱۶۱۸ ص ۳۹۴ مطبوعه مکتبه حنفیه کانسی روڈ کوئٹه

الدیلمی : مسند الفردوس وهو الفردوس بماً ثور الخطاب ، باب الیا رقم الحدیث ۸۹۵۹ جلد ۵ ص ۵۲۲ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "حضرت سیدنا عیسی ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) نزول فرمائیں گے اور زمین پر چالیس سال رہیں گے۔

نویں دلیل:

عن عبدالله بن مسعود قال :لما کان لیلة أسری برسول الله ﷺ لقی ابراهیم وموسی عیسی فتذاکروا الساعة فبداوا بابراهیم فسالوه عنها فلم یکن عنده منها علم ثم سالو موسی فلم یکن عنده منها علم فرد الحدیث الی عیسی ابن مریم فقال قد عهد الی فیما دون وجبتها فاما یعلمها الا رشد فذکر خروج الدجال قال: فانزل فاقتله

(ابن ماجه : السنن ، ابواب الفتن ، باب فتنة الدجال وخروج عیسی ابن مریم وخروج یاجوج ماجوج ، رقم الحدیث .۴۰۸۱ ص ۷۴۷ مطبوعه دار السلام للنشر والتوازیع الریاض .

الحاکم :المستدرک علی الصحیحین، کتاب الفتن والملا حم ، رقم الحدیث ۸۶۷۸ جلد ۵ ص ۳۹۶ مطبوعه قدیمی کتب خانه مقابل آرام باغ کراچی .

ابن کثیر :تفسیر القرآن العظیم المعروف تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث: ۲۳۳۸ جلد ۲ ص ۴۱۶ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

ترجمہ۔ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس رات نبی کریم ﷺ کو

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

معراج شریف کرائی گئی تو آپ ﷺ نے حضرت سیدنا ابراہیم، حضرت سیدنا موسیٰ اور حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کی اور ان کے درمیان قیامت کا تذکرہ ہوا سب نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے قیامت کے متعلق سوال کیا لیکن انہوں نے اس کا کچھ جواب نہ دیا پھر حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا گیا تو انہوں نے بھی اس کا کوئی جواب نہ دیا تو پھر سب نے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے سوال کیا انہوں نے فرمایا قیامت سے پہلے (میرے) نزول کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن اس کا وقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے ظہور کا تذکرہ کیا اور فرمایا میں نازل ہو کر اسے (یعنی دجال) کو قتل کروں گا۔

دسویں دلیل:

حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

عن النبی ﷺ قال :والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحاء حاجا او معتمر او لیثنینھما۔

(المسلم : الصحیح ، کتاب الحج ، باب اھلال النبی ﷺ وھدیہ ، رقم الحدیث ۳۰۳۰ ص ۵۳۰ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

احمد بن حنبل : المسند رقم الحدیث ۷۲۷۱ جلد ۵ ص ۴۸۴ مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حضرت سیدنا ابن مریم (یعنی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام) ضرور احرام باندھیں گے حج یا عمرے کا یا دونوں کو جمع کریں گے۔

گیارہویں دلیل:

عن نواس بن سمعان قال :ذکر رسول اللہ ﷺ الدجال ذات غداۃ ، فخفض فیہ ورفع حتی ظننا ہ فی طائفۃ النخل ، فلما رحنا الیہ عرف ذلک فینا فقال : ماشانکم ؟ قلنا یارسول اللہ ذکرت الدجال غداۃ فخفضت فیہ ورفعت حتی

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ظننناه فی طائفة النخل فقال: غير الدجال اخوفنی عليكم ان يخرج وانا فيكم فانا حجيجه دونكم وان يخرج ولست فيكم فامرؤ حجيج نفسه والله خليفتی علی كل مسلم انه شاب قطط عينه طافئة كانی أشبهه بعبدالعزی بن قطن فمن ادركه منكم فليقرأ عليه فواتح سورة الكهف انه خارج خلة بين الشام والعراق فعاث يمينا وعاث شمالا يا عبادالله! فاثبتوا قلنا: يا رسول الله! وما لبثه فی الارض ؟ قال: اربعون يوما يوم كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة وسائرايامه كأيامكم قلنا يا رسول الله! وما اسراعه فی الارض ؟ قال: كالغيث استدبرته الريح فيأتی علی قوم فيدعوهم فيؤمنون به ويستجيبون له فيامر السماء فتمطر، والارض فتنبت فتروح عليهم سارحتهم اطول ما كانت ذری واسبغه ضروعا وامده خواصر ثم ياتی القوم فيدعوهم فيردون عليه قوله فينصرف عنهم فيصبحون ممحلين ليس بايديهم شیء من اموالهم ويمر بالخربة فيقول لها اخرجی كنوزك فتتبعه كنوزها كيعا سيب النحل ثم يدعو رجلاممتلئا شبابا فيضربه بالسيف فيقطعه جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل ويتهلل وجهه ويضحك فبينماهو كذلك اذبعث الله المسيح ابن مريم عليه السلام فينزل عندالمنارة البيضاء شرقی دمشق بين مهرودتين واضعا كفيه علی اجنحة ملكين اذا طاطا راسه قطر واذارفعه تحدر منه جمان كا للؤلؤ فلا يحل لكافر يجد ريح نفسه الامات ونفسه ينتهی حيث ينتهی طرفه فيطلبه حتی يدركه بباب لد فيقتله ثم ياتی عيسی (ابن مريم) قوم قد عصمهم الله منه فيمسح عن وجوههم ويحدثهم بدرجاتهم فی الجنة ۔

(المسلم: الصحيح، كتاب الفتن واشراط الساعة، باب ذكر الدجال، رقم الحديث: ٧٣٧٣ص١٢٧٠ص١٢٧١ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض.

الترمذی: الجامع الصحيح، ابواب الفتن، باب، ماجاء فی فتنة الدجال،

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

رقم الحدیث : ۲۲٤۰ ص ٦٧٦ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض ۔

ابن ماجہ : السنن ، ابواب الفتن ، باب فتنة الدجال وخروج عیسی ابن مریم وخروج یا جوج وماجوج رقم الحدیث : ٤٠٧٥ ص ٧٤٣ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض ۔

ابوداؤد : السنن ، کتاب الملاحم ، باب خروج الدجال ، رقم الحدیث : ٤٣٢١ ص ٨٥٢ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا نواس بن سمعان فرماتے ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت حضور ﷺ نے ہمارے سامنے دجال کا ذکر کیا اس میں اسے ذلیل بھی کیا اور اس کے فتنے کو بڑا بھی بتایا آپ کے اس بیان سے ہم یہ محسوس کرنے لگے کہ جیسے وہ انہیں کھجوروں میں چھپا ہوا ہے جب ہم شام کو حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ ﷺ نے ہمارے چہروں پر خوف کے آثار دیکھ کر فرمایا کیوں تم لوگوں کا یہ حال ہے؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے جو صبح دجال کا ذکر فرمایا تھا جس کی ذات اور بڑائی ہر دو آپ ﷺ نے بیان فرمائی تھیں اس سے ہمیں یہ محسوس ہونے لگا کہ وہ ان درختوں میں چھپا ہوا ہے آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگوں پر دجال کے علاوہ مجھے اور لوگوں کا بھی ڈر ہے اگر دجال میری زندگی میں ظاہر ہوا تو میں سب کی جانب سے اس کا مقابلہ کروں گا البتہ اگر میرے بعد ظاہر ہوا تو ہر انسان اپنا تحفظ آپ ہی کرے گا اللہ تعالی ہر مسلمان کا میرے بعد ذمہ دار ہے دیکھو دجال جوان ہوگا اس کے بال بہت گھنگریالے ہوں گے اس کی ایک آنکھ اٹھی ہوئی ہوگی میں اس کی مشابہت عبدالعزی بن قطن (قوم خزاعہ کا ایک شخص جو دور جاہلیت میں مر گیا تھا) کے ساتھ دیتا ہوں لہٰذا تم میں سے جو کوئی اسے دیکھے اسے چاہیے کہ اس پر سورۃ الکھف کی ابتدائی آیات پڑھے دیکھو عراق اور شام کے مابین "خلہ" کے مقام سے اس کا ظہور ہوگا روئے زمین پر دائیں بائیں فساد پھیلاتا پھرے گا اے خدا کے بندو دیکھو! ایمان پر ثابت قدم رہنا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ وہ زمین پر کتنا عرصہ رہے گا آپ ﷺ نے فرمایا چالیس دن ان میں سے پہلا دن ایک سال کے برابر دوسرا ایک مہینہ کے برابر تیسرا ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن ان تمہارے دنوں کے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مثل ہوں گے ہم نے عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ کیا اس پہلے دن میں ہمارے لئے پانچ نمازیں کافی ہوں گی آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ حساب کر کے سال بھر کی پڑھنا ہم نے عرض کیا اس کے چلنے کی رفتار آخر کتنی ہوگی آپ ﷺ نے فرمایا ہوا کے برابر جو بادل کے ساتھ ہو اور وہ ہوا اس کے ساتھ ہوگی وہ ایک قوم کے پاس آکر انہیں اپنی الوہیت کی جانب بلائے گا اور وہ اس پر ایمان لائیں گے تو وہ پانی کو برسنے کا حکم دے گا پانی خوب برسے گا زمین کو سبزہ اگانے کا حکم دے گا تو زمین سبزہ اگائے گی اور اناج پیدا ہوگا جب اس قوم کے جانور شام کو چر کر واپس آیا کریں گے تو اس کے پستان اور ان کی کوکھیں بھری ہوئی کوہان اونچے اور موٹے تازے ہوں گے پھر وہ دوسری قوم کے پاس جائے گا اور ان سے اپنے اوپر ایمان لانے کی فرمائش کرے گا تو وہ انکار کریں گے تو یہ وہاں سے واپس ہوگا تو صبح کو وہ قوم قحط میں مبتلا ہوگی اور تمام مال واسباب سے خالی ہوگی کچھ بھی ان کے پاس نہ رہے گا اس کے بعد ایک ویران جگہ سے گزرے گا اور اس جگہ سے وہاں کے خزانے طلب کرے گا وہاں کے خزانے نکل کر اس طرح اس کے ساتھ ہو جائیں گے جیسے شہد کی مکھیاں یعسوب کے پیچھے چلتی ہیں پھر ایک نہایت ہی حسین اور خوبصورت جوان کو بلا کر قتل کرے گا اور اس کی لاش کے ٹکڑوں کو اتنے فاصلہ پر پھینک دے گا جتنی دور تیر جاتا ہے پھر اس کو طلب کرے گا تو وہ شخص زندہ ہو کر روشن چہرہ لیے ہنستا ہوا چلا آئے گا الغرض دجال اور دنیا والے اسی کشمکش میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ دمشق کے سفید مشرقی مینار پر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو نازل کرے گا آپ علیہ السلام اس مینار سے نیچے تشریف لائیں گے آپ علیہ السلام کے جسم پر اسوقت دو زرد کپڑے ہوں گے سر سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہوں گے جب سر جھکائیں گے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب سر اٹھائیں گے تو رک جائیں گے انکی سانس میں اثر ہوگا کہ جس کافر کو لگ جائے گی وہ مر جائے گا اور آپکی سانس وہاں تک جائے گی جہاں تک آپکی نظر کام کرے گی حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد کے قریب پکڑ لیں گے وہاں اسے قتل کریں گے وہ آپ علیہ السلام کو دیکھ کر نمک کی طرح پگھل جائے گا دجال کے قتل کے بعد حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ان لوگوں کے پاس جو دجال کے فتنے سے بچ رہے تشریف لا کر انہیں تسلی دیں گے ان کے سامنے وہ درجات بیان کریں گے جو

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اللہ تعالی نے ان لوگوں کے لئے جنت میں تیار کئے ہیں۔

بارہویں دلیل:

عن ابی هريرة عن النبی ﷺ قال الانبياء اخوة العلات امهاتهم شتی ودينهم واحد وانا اولی الناس بعيسیٰ بن مريم لانه لم يكن بينی و بينه نبی وانه نازل فاذا رأيتموه فاعرفوه فانه رجل مربوع الی الحمرة والبياض سبط كان راسه يقطر وان لم يصبه بلل بين ممصرتين فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ويعطل الملل حتی يهلك الله فی زمانه الملل كلها غير الاسلام ويهلك الله فی زمانه المسيح الدجال الكذاب وتقع الامنة فی الارض حتی ترتع الابل مع الاسد جميعا والنمور مع البقر والذئاب مع الغنم ويلعب الصبيان او الغلمان بالحيات لايضر بعضهم بعضاً فيمكث ماشاء الله ان يمكث ثم يتوفی فيصلی عليه المسلمون ويدفنونه

(احمد بن حنبل: المسند، رقم الحديث:٩٢٤٢ جلد ٧ ص ١٣٩ رقم الحديث: ٩٠٩٨ جلد ٧ ص ٢٣١ مطبوعه دار الحديث قاهره۔

نعيم بن حماد: كتاب الفتن ،نزول عيسیٰ ابن مريم عليه السلام وسيرته رقم الحديث:١٦٠١ ص ٣٩١ مطبوعه مكتبه حنفيه كانسی روڈ كوئٹه۔

ابن جرير طبری: جامع البيان عن تأويل القرآن المعروف به تفسير طبری، جلد٤ ص٢٦٣٤ رقم الحديث:١٠٨٧٢ مطبوعه مكتبه عثمانيه كانسی روڈ كوئٹه۔

ابن كثير: تفسير القرآن العظيم المعروف به تفسير ابن كثير ،رقم الحديث ٢٣٣٤ جلد ٢ ص ٤١٥ مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جتنے انبیا کرام علیہم السلام ہیں سب باپ شریک بھائی ہیں والد ایک اور مائیں علیحدہ علیحدہ ہیں حضرت

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سیدنا عیسی علیہ السلام کے سب سے زیادہ نزدیک میں ہوں میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں دیکھو وہ ضرور نزول فرمائیں گے اور جب تم ان کو دیکھو تو فورا پہچان لینا کیونکہ ان کا قد میانہ ہوگا رنگ سفید سرخی مائل ہوگا کنگھی کئے ہوئے سیدھے بال ہوں گے یوں معلوم ہوگا کہ سر سے پانی ٹپکنے والا ہے اگرچہ اس پر کہیں تری کا نام نہ ہوگا دو گیرو کے رنگ کی چادریں اوڑھے ہوں گے وہ اتر کر (نزول فرما کر) صلیب کو توڑ ڈالیں گے خنزیر کو قتل کردیں گے جزیہ ختم کردیں گے اور تمام مذاہب انکے زمانہ میں ختم ہو کر صرف ایک مذہب اسلام باقی رہ جائے گا اور ان کے زمانہ میں اللہ تعالی جھوٹے مسیح دجال کو ہلاک کرے گا اور زمین پر امن وامان کا وہ نقشہ قائم ہوگا کہ اونٹ شیروں کے ساتھ اور چیتے بیلوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چریں گے اور لڑکے (بچے) سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے اور ایک دوسرے کو ذرا کوئی تکلیف نہ دے گا اسی حالت میں جب تک اللہ تعالی کو منظور ہوگا وہ رہیں گے پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان پر نماز (جنازہ) ادا کریں گے اور ان کی تدفین کریں گے۔

تیرہویں دلیل:۔

حضرت سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

والذی نفسی بیدہ لینزلن عیسی بن مریم ثم لئن قام علی قبری وقال یا محمد لاجیبنہ

(ابو یعلی: المسند، رقم الحدیث ٦٥٧٧ جلد ٥ ص ١١٠ مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان)

ترجمہ: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام ضرور نزول فرمائیں گے اور اگر وہ میری قبر پر آکر کھڑے ہوں گے اور مجھ کو "یا محمد ﷺ" کہہ کر آواز دیں گے تو میں ان کو ضرور جواب دوں گا

مرزائیوں پر بطور الزام حجت عرض ہے کہ مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:

"والقسم یدل علی ان الخبر محمول علی الظاھر لا تاویل فیہ ولا استثناء والای فائدۃ کانت فی ذکر القسم"

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(مرزا قادیانی : حمامۃ البشری ص ۵۱ مشمولہ روحانی خزائن جلد ۷ ص ۱۹۲)

ترجمہ: اور قسم اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خبر (پیشین گوئی) ظاہر پر محمول ہے، نہ ہی اس میں تاویل ہے اور نہ ہی اس میں استثناء، ورنہ پھر قسم کے ذکر کرنے میں کیا فائدہ ہے"

مذکورہ بالا نزول حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام والی حدیث چونکہ قسم کے ساتھ مشروط ہے لہذا اس (مرزا قادیانی) کے اصول سے بھی ثابت ہوا کہ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پیدا نہیں ہونگے بلکہ آسمان سے نزول فرمائیں گے۔

چودھویں دلیل:۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

وان من فتنته ان يامر السما ان تمطر فتمطر ويامر الارض ان تنبت فتنبت وان من فتنته ان يمر بالحي فيكذ بونه فلا تبقى لهم سائمة الاهلكت وان من فتنته ان يمر بالحي فيصد قونه فيامر السماء ان تمطر فتمطر ويامر الارض ان تنبت فتنبت حتى تروح مواشيهم من يومهم ذلك اسمن ما كانت واعظمه وامده خواصر وادره ضروعا وانه لايبقى شئى من الارض الا وطئه وظهر عليه الامكة والمدينة لاياتيهما من نقب من نقابهما الالقيته الملائكة بالسيوف صلتة حتى ينزل عند الظريب الاحمر، عند منقطع السبخة فترجف المدينة باهلها ثلاث رجفات فلا يبقى منافق ولا منافقة الا خرج اليه فتنفي الخبث منها كما ينفي الكير خبث الحديد، ويدعى ذلك اليوم يوم الخلاص فقالت ام شريك بنت ابى العكر :يارسول الله فاين العرب يومئذ؟ قال هم يومئذ قليل، وجلهم بيت المقدس واما مهم رجل صالح فبينما اما مهم قد تقدم يصلى بهم الصبح اذا نزل عليهم عيسى ابن مريم الصبح فرجع ذلك الامام ينكص يمشى القهقرى ليتقدم

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

عیسی یصلی بالناس فیضع عیسی یده بین کتفیه ثم یقول له :تقدم فصل فانها لک اقیمت فیصلی بھم امامھم فاذا انصرف قال عیسی علیه السلام :افتحو الباب ، فیفتح ورائه الدجال معه سبعون الف یھودی ، کلھم ذوسیف محلی وساج فاذا نظر الیه الدجال ذاب کما یذوب الملح فی الماء وینطلق ھاربا ویقول عیسی علیه السلام ان لی فیک ضربة لن تسبقنی بھا، فیدرکه عند باب اللدالشرقی فیقتله فیھزم الله الیھود فلا یبقی شیء مما خلق الله یتواری به یھودی الا انطق الله ذلک الشیء لا حجر ولا شجرولا حائط ولا دابة الا الغرقدة فانھا من شجر ھم لاتنطق الاقال یا عبدالله المسلم ھذا یھودی فتعال اقتله ۔

(ابن ماجه : السنن ، ابوب الفتن ، باب فتنة الدجال وخروج عیسی ابن مریم وخروج یاجوج وماجوج ، رقم الحدیث :٤٠٧٧ ص٧٤٤، ٧٤٥ مطبوعه دارالسلام للنشروالتوازیع الریاض۔

ابن کثیر : تفیسر القرآن العظیم المعروف به تفسیر ابن کثیر، رقم الحدیث :٢٣٤٠ جلد ٢ ص٤١٨ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه)

ترجمہ: دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ وہ آسمان کو پانی برسانے اور زمین کو اناج اگانے کا حکم دے گا اور اس روز چرنے والے جانور خوب موٹے تازے ہوں گے کوکھیں بھری ہوئی تھن دودھ سے لبریز ہوں گے سوائے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت فرشتے اسے برہنہ تلواروں سے روکیں گے دجال ایک سرخ پہاڑی کے قریب مقیم ہو جائے گا جو کھاری زمین کے قریب ہے اس وقت مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا جس کی وجہ سے مدینہ منورہ میں جتنے مرد اور عورتیں منافق ہوں گے وہ اس کے پاس چلے جائیں گے اور مدینہ منورہ میل کو ایسے نکال کر پھینک دے گا جیسے لوہے کے میل کو بھٹی نکال دیتی ہے اس دن کا نام یوم الخلاص ہوگا ام شریک بنت ابی العسکر نے عرض کیا یارسول اللہ! اس روز عرب جو بہادری اور شوق شہادت میں ضرب المثل ہیں کہاں

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا عرب کے مومنین اس روز بہت کم ہوں گے اور ان عرب مومنین میں سے اکثر لوگ بیت المقدس میں ایک امام (مہدی علیہ السلام) کے ماتحت ہوں گے ایک روز ان کا امام (حضرت سیدنا مہدی علیہ السلام) لوگوں کو صبح کی نماز پڑھانے کے لئے کھڑا ہوگا کہ اتنے میں حضرت سیدنا عیسٰی علیہ السلام نزول فرمائیں گے وہ امام (مہدی علیہ السلام) آپ علیہ السلام کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہیں گے کہ تا کہ حضرت سیدنا عیسٰی علیہ السلام امامت کریں حضرت سیدنا عیسٰی علیہ السلام انکے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر نزول فرمائیں گے یہ حق تمہارا ہی ہے اس لئے کہ تمہارے ہی لئے تکبیر کہی گئی ہے تم ہی نماز پڑھاؤ وہ امام (مہدی علیہ السلام) لوگوں کو نماز پڑھائیں گے بعد فراغت نماز حضرت سیدنا عیسٰی علیہ السلام قلعہ والوں سے فرمائیں گے دروازہ کھولو اس وقت دجال ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ شہر کا محاصرہ کئے ہوگا ہر یہودی کے پاس ایک تلوار مع ساز وسامان کے ہوگی اور ایک ایک چادر ہوگی جب یہ دجال حضرت سیدنا عیسٰی علیہ السلام کو دیکھے گا تو اس طرح پگھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے اور آپ کو دیکھ کر بھاگے گا حضرت سیدنا عیسٰی علیہ السلام اس سے فرمائیں گے تجھے میرے ہاتھ سے ضرب کھانی ہے تو بھاگ کر کہاں جائے گا؟ آخر کار حضرت سیدنا عیسٰی علیہ السلام اسے باب لد کے پاس پکڑ لیں گے اور قتل کردیں گے پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست عطا فرمائے گا اور خدا کی مخلوقات میں سے کوئی شے ایسی نہ ہوگی جس کے پیچھے یہودی چھپا ہوگا چاہے وہ درخت ہو یا پتھر یا جانور یا دیوار ہر شے کہے گی اے اللہ کے بندے: اے مسلم یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے آ کر قتل کردے سوائے غرقد کے (ایک درخت کا نام ہے غالباً تھور کو بولتے ہیں)

پندرہویں دلیل:

عن اوس ابن اوس عن النبی ﷺ قال: ینزل عیسی بن مریم علیہ السلام عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق۔

(الطبرانی: المعجم الکبیر، رقم الحدیث: ۵۸۹ جلد ۱ ص ۱۶۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

الهیثمی : مجمع الزوائد ،کتاب الفتن ، رقم الحدیث : ۱۳۷۹۰ جلد۸ ص۲۶۹ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

ترجمہ حضرت سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرق میں سفید منارے کے پاس نازل ہوں گے۔

سولہویں دلیل:

عن انس قال قال رسول الله ﷺ من ادرك منكم عيسىٰ بن مريم فليقرأه منى السلام ﷺ

(الحاکم: المستدرک ،کتاب الفتن والملاحم ،رقم الحدیث: ۸۶۳۵ جلد ٤ ص۵۸۷ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت ،لبنان.

احمد بن حنبل: المسند، رقم الحدیث: ۷۹۵۸ جلد۶ ص۳۰۷ مطبوعه دار الحدیث قاهره

السیوطی: الدر المنثور فی التفسیر بالمأثور زیر آیت وان من اهل الکتاب الالیؤ منن به قبل موته جلد ۲ ص۲٤۵ مطبوعه بیروت لبنان)

ترجمہ: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے جس شخص کی بھی حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے ملاقات ہو وہ ان کو میری طرف سے ضرور سلام کہدے"

سترہویں دلیل:

فقیہ الامت، حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

قال: ان المسیح بن مریم خارج قبل یوم القیامة ویستغن به الناس عمن سواه

(الهندی : کنز العمال ، باب نزول عیسی ابن مریم ، رقم الحدیث : ۳۹۷۲٤ جلد ١٤ ص۲۶۲ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان)

ترجمہ۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت سے پہلے حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تشریف لاکر

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

رہیں گے اوران کی آمد کے بعد لوگ انکے سوا سب سے بے نیاز ہو جائیں گے۔

اٹھارہوں دلیل:۔

عن ثوبان مولی رسول اللہ ﷺ قال :قال رسول اللہ ﷺ عصابتان من امتی حررھما اللہ من النا ر عصابۃ تغزو الھند وعصابۃ تکون مع عیسی ابن مریم علیھما السلام۔

(النسائی :السنن ، کتاب الجھاد ، باب غزوۃ الھند ،رقم الحدیث: ۳۱۷۷ص۶۱۲مطبوعہ دار السلام للنشر والتو زیع الریاض۔

احمد بن حنبل :المسند،رقم الحدیث :۲۲۲۹۵جلد:۱۲ص۵۰۰مطبوعہ دار الحدیث قاھرہ

ترجمہ: حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ جو نبی کریم ﷺ کے غلام تھے سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میری اُمت کی دو جماعتیں ایسی ہیں جنھیں اللہ تعالی نے آگ سے محفوظ رکھا ہے ایک وہ جماعت جو اہل ہند سے جنگ کرے گی اور ایک وہ جماعت جو حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگی۔

انیسویں دلیل:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ینزل عیسیٰ بن مریم علی ثمانمائۃ رجل وأربعمائۃ امرأۃ خیار من علی الأرض وأصلح من مضی

(الدیلمی:مسند الفردوس وھو الفردوس بمأثور الخطاب باب الیاء ،رقم الحدیث:۸۹۳۵جلد:۵ص۵۱۰مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان۔

ترجمہ: حضرت سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ایسے آٹھ سو مردوں اور چار سو عورتوں پر آسمان سے نزول فرمائیں گے جو تمام روئے زمین پر سب سے بہتر ہوں گے۔

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بیسویں دلیل:

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسیٰ ابن مریم الی الارض فیتزوج ویولدلہ ویمکث خمساً واربعین سنۃ ثم یموت فیدفن فی قبری فاقوم انا وعیسیٰ ابن مریم فی قبرواحد بین ابی بکر و عمر

(التبریزی:مشکوٰۃ المصابیح،باب نزول عیسی علیہ السلام،الفصل الثالث ص۴۸۰مطبوعۃ اصح المطابع وکارخانہ تجارت کتب بالمقابل آرام باغ کراچی۔

ابن الجوزی:الوفابأحوالِ المصطفیٰ ﷺ،ابواب بعثہ وحشرہ ومایجری لہ ﷺ الباب الثانی:فی حشرعیسیٰ بن مریم مع نبینا،رقم الحدیث:۱۵۷۰ص۸۳۲مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت،لبنان)

ترجمہ:حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

حضرت سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام زمین پر نزول فرمائیں گے یہاں شادی کریں گے ان کے اولاد ہوگی پینتالیس برس رہیں گے اس کے بعد ان کی وفات ہوگی میرے ساتھ میرے مقبرہ پاک میں دفن ہوں گے روز قیامت میں اور وہ ایک ہی مقبرے سے اس طرح اٹھیں گے کہ حضرت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہم دونوں کے داہنے بائیں ہوں گے۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں۔

عن عائشۃ قالت قلت:یارسول اللہ ﷺ انی اری انی اعیش من بعدک فتاذن لی ان ادفن الی جنبک فقال وانی لک بذالک من موضع مافیہ الاموضع قبری و ابی بکر وعمر وعیسی بن مریم

(الھندی:کنز العمال،باب نزول عیسی علیہ السلام،رقم الحدیث:۳۹۷۲۱جلد ۱۴ص۲۶۲مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت لبنان

المستغفری:دلائل النبوۃ:باب نزول عیسی علیہ السلام،رقم الحدیث:

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

۳۷۳ جلد ۲ ص ۱ ۵۵ مطبوعہ دار النوادر الریاض۔

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرا خیال ہوتا ہے شاید میں آپ ﷺ کے بعد تک زندہ رہوں گی تو آپ ﷺ مجھ کو اس کی اجازت دیں کہ: میں آپ ﷺ کے پہلو میں دفن ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں اس کی بھلا کیسے اجازت دے سکتا ہوں یہاں تو صرف میری قبر اور (حضرت سیدنا) ابو بکر رضی اللہ عنہ اور (حضرت سیدنا) عمر رضی اللہ عنہ کی قبریں اور حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کی قبر مقدر ہے۔

ان تمام احادیث سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ ان احادیث میں جس مسیح کے نزول کی پیشین گوئی (خبر) ارشاد فرمائی گئی ہے اس سے وہی مسیح مراد ہیں جن کا ذکر مبارک قرآن مقدس میں ہے اور وہی مسیح مراد ہیں کہ جو حضرت سیدہ مریم سلام اللہ علیہا کے بطن اقدس سے بلا باپ کے "محض حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام" سے پیدا ہوئے اور وہی مسیح مراد ہیں جن کو اللہ تعالی نے اپنا پیغمبر برحق بنا کر بنی اسرائیل والوں کی طرف نازل فرمایا ہے معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نزول سے امت محمدیہ میں سے کسی دوسرے فرد کا پیدا ہونا مراد نہیں۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

فضائل

مدینہ منورہ

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ذکر مصطفیٰ ﷺ جس عنوان اور موضوع سے بھی ہو جس رنگ اور ڈھنگ سے بھی ہو وہ محبوب ہوتا ہے اور محبوب کی جس شے سے نسبت ہو جائے وہ شے بھی محبوب ہو جایا کرتی ہے

یثرب ایک قدیم بستی کا نام تھا جو تجارتی قافلوں کی گزرگاہ تھی۔ طوفان نوح کے بعد اس شہر کا ذکر کتب تاریخ میں ملتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ اسلام کی کشتی سے جو لوگ اترے ان کی مجموعی تعداد اسی تھی۔ ان سب نے بابل کے اطراف میں سکونت اختیار کی۔ ان کی آبادی کا طول دس روز کی دوری اور عرض بارہ میل کی دوری تھی۔ ان سب کی اولاد سے ایک کثیر جماعت ہو گئی۔ یہ سب کے سب یکجا رہنے لگے۔ نمرود بن کنعان حام ان کا بادشاہ مقرر ہوا لیکن جب ان لوگوں کے درمیان مذہب کفر اور سرکشی ظاہر ہوئی۔ ان لوگوں میں اختلاف نے جگہ پکڑی اور ہر ایک نے ایک نیا طریقہ اختیار کیا اور یہ بہتر زبانوں میں منقسم ہو گئے ان سب میں سے ایک جماعت نے جو سام بن نوح کی اولاد تھی اللہ تبارک وتعالیٰ کے الہام سے عربی زبان وضع کی۔

وبر زمین برکت قرین مدینه سکونت کرد نداول کسے که درین زمین زراعت کر دو نخل نشاند ایشان بودند

ترجمہ اور سرزمین طیبہ پر سکونت اختیار کی جس نے سب سے پہلے اس زمین پر زراعت کی اور کھجور کے درخت لگائے

(عبدالحق دهلوی: جزب القلوب الی دیار المحبوب باب سوم ص ۳۹ مطبوعه مکتبه نعیمیه چوك دالگراں)

جب نبی کریم ﷺ ہجرت فرما کر اس شہر منور میں تشریف لائے تو اسے "یثرب" سے "مدینۃ الرسول" ہونے کا شرف مبارکہ حاصل ہوا۔ مدینہ منورہ شہر دلنواز و شہر بے مثال پورے عالم کا مرکز نگاہ ہے۔ یہی وہ شہر منور ہے جس کے در و دیوار کس نور خدا ﷺ سے فیض یاب ہوئے۔ یہی وہ شہر مقدس ہے جس کے گلی کوچوں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ نے خرام ناز فرمایا۔ یہی وہ شہر

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مطہر ہے۔جس کی خلد آگیں فضاؤں میں سرور کائنات تاجدار کائنات ﷺ کے انفاس مقدسہ کی خوشبو رچی ہوئی ہے۔یہی وہ شہر بابرکت ہے دنیا کے گوشے گوشے سے زائرین جس کی طرف کھچے کھچے چلے آتے ہیں، یہی وہ شہر معظم ہے جس میں خلد بریں کے ذرے ذرے میں عشاق و محبان مصطفی ﷺ کے دل دھڑکتے ہیں۔اس ادب گاہ زیر آسماں میں جنید و بایزید بھی دم بخود رہے ہیں اور محبوب کل ﷺ کے پروانے آج بھی سرتاپا پیکر ادب واحترام بنے رہتے ہیں

ا: قرآن مجید میں مدینہ منورہ کا ذکر:۔

حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کی نسبت مبارکہ نے مدینہ منورہ کو اتنی عظمت ورفعت عطا کی کہ اس شہر مقدس کا ذکر قرآن مجید میں چار مرتبہ آیا ہے۔

(۱) اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا:

ما کان لاهل المدينة و من حولهم من الاعراب ان يتخلفوا عن رسول الله ولا يرغبوا بانفسهم عن نفسه

(پارہ: ۱۱ سورۃ التوبہ، آیت: ۱۲۰)

ترجمہ: مدینہ والوں اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ سے پیچھے بیٹھ رہیں اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں (کنز الایمان)

(۲) ارشاد باری تعالیٰ:

يقولون لئن رجعنا الى المدينة ليخرجن الاعز منها الاذل و لله العزة ولرسوله وللمومنين ولكن المنفقين لا يعلمون

(پارہ: ۲۸ سورۃ المنافقون، آیت: ۸)

ترجمہ: کہتے ہیں ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نکال دے گا اسے جو نہایت ذلت والا ہے اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کیلئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں (کنز الایمان)

(۳) لئن لم ينته المنفقون والذين في قلوبهم مرض والمرجفون في المدينة لنغرينك

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بمك بهم ثم لا یجاورونك فیها الا قلیلا

(پارہ:۲۲ سورۃ الاحزاب، آیت:۶۰)

ترجمہ: اگر باز نہ آئے منافق اور جن کے دلوں میں روگ ہے اور مدینہ میں جھوٹ اڑانے والے تو ضرور ہم تمہیں ان پر شہ دیں گے پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن۔ (کنز الایمان)

(۴) ایک اور مقام پر اللہ رب العالمین نے فرمایا:

وممن حولکم من الاعراب منفقون ومن اهل المدینة

(پارہ:۱۱ سورۃ التوبہ، آیت:۱۰۱)

ترجمہ: اور تمہارے آس پاس کے کچھ گنوار منافق ہیں اور کچھ مدینہ والے

(کنز الایمان)

۲: مدینۃ الرسول کی تمام شہروں پر فضیلت:۔

شہر مصطفیٰ ﷺ تمام شہروں کا سرتاج ہے اور تمام شہروں سے افضل ترین ہونے کا اعزاز بھی شہر مصطفیٰ ﷺ کو حاصل ہے۔

اللہ وحدہٗ لاشریک نے نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی جائے ولادت و سکونت مکہ معظمہ کی قسم کھائی کہ اس میں اس کا حبیب چلتا پھرتا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لا اقسم بهذا البلدوانت حل بهذا البلد

(پارہ:۳۰ سورۃ البلد، آیت:۱،۲)

ترجمہ: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو (کنز الایمان)

بعض ائمہ اور محدثین نے "لا اقسم بهذا البلد" میں حرف قسم "لا" کو لا نافیہ قرار دیا ہے، اور جب "لا" نفی کے لئے ہو تو ترجمہ یوں ہو جائے گا: "میں اس کی قسم نہیں کھاؤں گا اے محبوب جب تم اس شہر میں تشریف فرما نہیں ہو گے"

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ ۵۴۴ھ) نے بھی یہی لکھا ہے ملاحظہ ہو: فصل

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

لااقسم به اذالم تكن فيه بعد خروجك منه

(قاضی عیاض : الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ الباب الاول ،الفصل الرابع ،فی قسمه تعالیٰ بعظیم قدره جلد ۱ صفحه ۳۸ مطبوعه وحیدی کتب خانه قصه خوانی پشاور)

اس عبارت کا اردو ترجمہ" جامعہ اشرفیہ" لاہور کے فاضل دیوبندی مولانا محمد قاسم نے جو کیا ہے وہ نقل کیا جارہا ہے:"اور بعض نے کہا کہ اس آیت کا مطلب یہ بھی ہے کہ اگر آپ ﷺ اس شہر میں موجود نہ ہوں تو پھر اس شہر کی قسم نہیں کھاؤں گا

"(کتاب الشفاء، جلداول صفحہ ۵۸ مطبوعہ مکتبۃ العلم ۱۸ اردو بازار لاہور)

مکان کی فضیلت مکین کی وجہ سے ہوتی ہے جب نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی تو اس شہر مقدس کو دنیا کے تمام شہروں پر فضیلت مل گئی متعدد احادیث مبارکہ میں یہ مضمون وارد ہے:

تمام روئے زمین پر موجود شہروں میں سب سے اعلیٰ ترین اور افضل ترین شہر مدینہ طیبہ ہے

ماعلى الارض بقعة هى احب الى ان يكون قبرى بها منها ثلاث مرات يعنى المدينة

(السمهودی : وفا الوفا باخبار دار المصطفیٰ ﷺ ،الباب الثانی ،یخلق الانسان من تربة الارض التی یدفن فیها جلد: ۱ صفحه: ۳۷ مطبوعه المكتبة المعروفية كانسیٔ روڈ شالدرہ کوئٹہ ۔

دیلمی:مسند الفردوس ،الرقم:۶۲۹۸ جلد :۴ صفحه :۹۵ مطبوعه دار الكتب العلمیه بیروت لبنان)

میری قبر کی جگہ مجھے روئے زمین پر سب سے زیادہ محبوب ہے یعنی مدینہ طیبہ کا خطہ (مجھے ہر خطہ سے زیادہ عزیز ہے) حضور ﷺ نے یہ بات تین بار دہرائی۔

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ:

مافى الارض بقعة احب الى الله من بقعة قبض فيها نبيه ﷺ

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(ابن جوزی : الوفاء باحوال المصطفیٰ ﷺ، الباب الثانی والثلاثون فی ذکر موضع قبرہ ﷺ صفحہ :۸۱۳مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت ،لبنان ۔
عبدالحق دہلوی :جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب ،باب دوم صفحہ :۱۹مطبوعہ مکتبہ نعیمیہ چوک دالگراں لاہور)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کو روئے زمین پر اس خطہ زمین سے زیادہ محبوب کوئی خطہ نہیں جہاں اس کے محبوب نبی ﷺ کا وصال ہوا ہے

مدینۃ الرسول کو سب شانیں اور فضیلتیں نبی کریم ﷺ کی نسبت مبارکہ سے ملی ہیں

مدینہ مبارکہ کو نسبت مصطفیٰ ﷺ نے اتنا بلند کیا کہ اس شہر کو مکہ مکرمہ سے بھی افضل ٹھہرایا جیسا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

المدینۃ خیر من مکۃ

(الطبرانی :المعجم الکبیر، عمرۃ بنت عبدالرحمن ،عن رافع الرقم:۴۳۲۳ جلد :۳صفحہ :۱۶۰مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت
عبدالحق دہلوی : جذب القلوب الی دیار المحبوب، بابِ دوم صفحہ:۱۷مطبوعہ مکتبہ نعیمیہ چوک دالگراں لاہور ۔
مناوی : فیض القدیر شرح الجامع الصغیر ،جلد :۶صفحہ :۲۶۳مطبوعہ مکتبہ تجاریہ کبری مصر ۔
السمہودی : وفاء الوفا باخباردارالمصطفیٰ ﷺ ،الباب الثانی :یخلق الانسان من تربۃ الارض التی یدفن فیہا جلد:۱صفحہ :۳۷مطبوعہ المکتبۃ المعروفیۃ کانسی روڈ شالدرہ کوئٹہ)

ترجمہ: مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے

۳: مدینۃ الرسول ﷺ کی طاعون سے حفاظت:

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اللہ تعالیٰ نے جیسے نبی کرم شفیع اعظم ﷺ کی حیات طیبہ کے ہر ہر سیکنڈ کو اپنے فضل و رحمت کے حصار میں رکھا اور آپ کے تمام دشمنان کی ہر مکروہ اور قبیح سازش کو نیست و نابود فرمایا ایسے ہی اللہ رب العزت نے اپنے حبیب کے شہر مکرم و معظم کو بھی ہر بلا سے حفاظت میں رکھا۔ طاعون ایک ایسا موذی اور جان لیوا مرض ہے جو گاؤں کے گاؤں اور قریہ کے قریہ اجاڑ کے رکھ دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نسبت مصطفیٰ ﷺ کے صدقہ اس شہر اور اس کے باسیوں کو اس موذی اور جان لیوا مرض سے محفوظ و مامون رکھنے کا اہتمام فرمایا ہے

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

علی انقاب المدینة ملائکة لایدخلها الطاعون

(البخاری: الصحیح ،کتاب فضائل المدینة ،باب لایدخل الدجال المدینه :الرقم :۸۸۰صفحه :۳۰۲ کتاب الفتن ،باب لاید خل الدجال المدینة الرقم :۷۱۳۳صفحه:۱۲۲۸مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض۔

المسلم: الصحیح ،کتاب الحج ،باب صیانة المدینة من د خول الطاعون والدجال الیها الرقم:۱۳۷۹صفحه۵۷۹ مطبوعه دارالسلام للنشر و التوزیع الریاض ۔

الترمذی: الجامع الصحیح ،کتاب ابواب الفتن، باب ماجاء فی ان الدجال لایدخل المدینة الرقم:۲۲۴۲صفحه:۶۷۸ مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض۔

احمد بن حنبل: المسند، الرقم:۷۲۳۳جلد:۵صفحه :۴۵۷ مطبوعه دارالحدیث قاهره مصر)

ترجمہ: مدینہ طیبہ میں داخل ہونے والے ہر راستے پر فرشتے مقرر ہیں اس شہر میں طاعون داخل نہیں ہوسکتا

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

۴: مدینہ منورہ کی دجال کے فتنہ سے حفاظت:۔

قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ بھی ہے کہ دجال کذاب ظاہر ہوگا وہ ظلم و بربریت کی حدیں پھلانگتے ہوئے ہر شہر کو تباہ و برباد کردے گا مگر مدینہ طیبہ دجال کذاب کے ظلم و بربریت سے محفوظ رہے گا جیسا کہ احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

المدینة یاتیها الدجال فیجد الملائكة یحرسونها فلا یقربها الدجال

(البخاری : الصحیح ،کتاب الفتن، باب لایدخل الدجال المدینة الرقم :۷۱۳٤صفحه۱۲۲۸، کتاب التوحید ،باب فی المشیئة والا رادة الرقم:۷٤۷۳ ص ۱۲۸۸ مطبوعه دارالسلام للنشرو التوزیع الریاض۔

الترمذی : الجامع الصحیح، ابواب الفتن عن رسول الله ﷺ ،باب ماجا فی ان الدجال لایدخل المدینة الرقم:۲۲٤۲صفحه۶۷۸ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

احمد بن حنبل : المسند، الرقم:۱۳۰۲۳ جلد:۸صفحه : ٤۳۰مطبوعه دارالحدیث قاهره مصر۔

ابن حبان : الصحیح ،الرقم:٦٨٠٤صفحه٢١٥ مطبوعه موسسته الرسالة بیروت۔

ابو یعلیٰ : المسند، الرقم:٣٠٥١جلد :٥صفحه : ٣٩٠مطبوعه دارالمأمون للتراث دمشق۔

عبدالحق دهلوی : جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب، باب دوم صفحه٢٢ مطبوعه نعیمیه چوك دالگران لاهور)

ترجمہ: دجال مدینہ طیبہ کے پاس آئے گا اور فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

پائے گا پس وہ مدینہ طیبہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

۵: مدینہ منورہ میں دجال کا رعب بھی داخل نہیں ہو سکے گا:۔

مدینہ طیبہ کو نسبت مصطفیٰ ﷺ کے صدقہ میں ایسی شان اور مقام ملا کے جب دجال کذاب روئے زمین کے ہر شہر کو تباہ و برباد کر دے گا اور ظلم و بربریت کا بازار گرم کرے گا اس کا مدینہ طیبہ میں داخل ہونا تو در کنار اس کا رعب بھی مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہو سکے گا مدینہ منورہ کی فضیلت کی صراحت احادیث مبارکہ میں موجود ہے

عن ابی بکرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: لا یدخل المدینة رعب المسیح الدجال لها یومئذ سبعة ابواب علی کل باب ملکان

(البخاری : الصحیح ،کتاب فضائل المدینة، باب لایدخل الدجال المدینة، الرقم:۱۸۷۹ صفحه :۳۰۲ کتاب الفتن، باب ذکر الدجال، الرقم:۷۱۲٦ صفحه ۱۲۲۷ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

احمد بن حنبل : المسند ،الرقم :۲۰۳۲۰ جلد:۱۱ صفحه :۵۹۰ مطبوعه دارالحدیث قاهره مصر۔

الحاکم : المستدرك علی الصحیحین ،کتاب الفتن والملاحم ،الرقم:۸٦۲۷ جلد:٤ صفحه:۵۸۵ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت ،لبنان

ابن حبان : الصحیح ،الرقم :۳۷۳۱ جلد:۹ صفحه:٤۸ مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت۔

ابن ابی شیبة: المصنف ،ماذکر فی المدینة وفضلها الرقم:۳۲٤۱۵ جلد:٦ صفحه:٤۰۹ مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت)

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں دجال کا رعب داخل نہیں ہوگا۔ اس دن مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے جن میں سے ہر ایک دروازے پر دو فرشتے ہوں گے

Scanned with CamScanner

Ataunnabi.com

۲: مدینۃ الرسول ﷺ میں اعمال صالحہ پر ہزاروں گنا اجر وثواب:۔

اللہ رب العزت کی عبادات وطاعات انس وجن پر فرض ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت و طاعت کہیں بھی کریں اللہ رب العزت کی رحمت واجر سے خالی نہیں مگر مدینہ طیبہ کو نسبت مصطفیٰ ﷺ کی برکت سے یہ مقام حاصل ہے کہ جو عبادات پاکستان میں کی جائیں وہی عبادات اگر مدینہ منورہ میں کی جائیں تو اس کا اجر وثواب ہزاروں گنا بڑھ جاتا ہے۔جیسا کہ احادیث میں وارد ہے

(1) عن بلال بن الحارث رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ رمضان بالمدينة خير من الف رمضان فيما سواها من البلدان وجمعة بالمدينة خير من الف جمعة فيما سواها من البلدان

(المنذری: الترغيب والترهيب من الحديث الشريف ،الترغيب فی الصلاة فی المسجد الحرام و مسجد المدينة و بيت المقدس و قبا جلد:۲ صفحه :۱٤۱ مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه .

ديلمی : مسند الفردوس، باب الراء الرقم:۳۲۷۸ جلد:۲ صفحه ۲۷۵ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت لبنان .

الطبرانی : المعجم الكبير، بلال بن الحارث المزنی الرقم :۱۱۳٤ جلد:۱ صفحه:۲۹۵ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت لبنان)

ترجمہ: مدینہ طیبہ میں رمضان کسی دوسرے شہر میں رمضان سے ہزار گنا بہتر ہے اور مدینہ منورہ کا جمعہ کسی دوسرے شہر میں جمعہ سے ہزار گنا بہتر ہے

(۲) ایک روایت جو حضرت سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے میں ذکر ہے کہ مدینہ منورہ کی مسجد میں ادا کی جانے والی نمازوں کا اجر وثواب حج کے برابر ہے ملاحظہ ہو:

من خرج على طهر لا يريد الا مسجدی هذا يريد مسجد المدينة ليصلی فيه كانت بمنزلة حجة

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(المنذری : الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف ،الترغیب فی الصلاۃ فی المسجد الحرام و مسجد المدینۃ و بیت المقدس وقباء جلد:٢ صفحہ :١٤٢ مطبوعہ مکتبہ رشید یہ سرکی روڈ کوئٹہ۔

بیہقی :شعب الایمان، باب فی المناسك فضل الحج والعمرۃ، الرقم :٤١٩١ جلد: ٣ صفحہ: ٥٠٠ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

ترجمہ: جو شخص وضو کے ساتھ گھر سے نکلا اور میری اس مسجد یعنی مسجد مدینہ منورہ ہی کے ارادہ سے آیا تاکہ اس میں نماز ادا کرے تو یہ نماز ایک حج کے برابر ہوگی۔

۷:مدینہ منورہ کیلئے دعائے نبوی ﷺ۔

نبی کریم ﷺ نے بارگاہ خداوندی میں مدینہ منورہ کیلئے یوں دعا فرمائی:

(۱)اللھم حبب الینا المدینۃ کحبنا مکۃ او اشد

(البخاری : الصحیح ،کتاب فضائل المدینۃ ،باب کراھیۃ النبی ﷺ ان تعری المدینۃ الرقم: ١٨٨٩ صفحہ: ٣٠٤ ،کتاب المناقب الانصار ،باب مقدم النبی ﷺ و اصحابہ المدینۃ ،الرقم :٣٩٢٦ صفحہ :٦٦٣ ،کتاب المرض باب عیادۃ النساء الرجال الرقم: ٥٦٥٤ ص ١٠٠١ ،کتاب المرض ،باب من دعا یرفع الوباء و الحمی ،الرقم: ٥٦٧٧ صفحہ ١٠٠٥ ،کتاب الدعوات ،باب الدعا ء برفع الوباء والوجع ،الرقم: ٦٣٧٢ صفحہ :١١٠٧ مطبوعہ دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض۔

المسلم: الصحیح ،کتاب الحج ،باب الترغیب فی سکنی المدینۃ الصبر علی لأ وائھا وشدتھا ،الرقم: ١٣٧٦ صفحہ :٥٧٨ ، مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

ابن حبان : الصحیح ،الرقم: ٣٧٢٤ جلد: ٩ صفحہ: ١٤ مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت)

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ترجمہ: اے اللہ مدینہ کو بھی مکہ جیسا پیارا بنادے بلکہ مکہ سے بھی محبوب تر کردے

(۲) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا

:اللهم بارك لهم في مكيالهم وبارك لهم في صاعهم و بارك لهم في مدهم

(المسلم : الصحيح، كتاب الحج ،باب فضل المدينة و دعاء النبي ﷺ بالبركة ...الخ الرقم: ١٣٦٨ صفحه :٥٧٠ مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزيع الرياض .

دارمی: السنن ،كتاب البيوع ،باب في صاع المدينة و مدها الرقم:٢٥٧٥ جلد:٢ صفحه ٣٢٤ مطبوعه قديمي كتب خانه مقابل آرام باغ كراچي .

امام مالك : الموطا،كتاب الجامع ،باب الدعا للمدينة و اهلها،صفحه:٩٨١ مطبوعه شبير برادرزاردو بازار لاهور .

الحاكم : المستدرك على الصحيحين ،كتاب الفتن والملاحم ،الرقم :٨٦٢٨ جلد:٤ صفحه:٥٨٥ مطبوعه دارالكتب العلميه بيروت.

الحميدي:المسند ،احاديث عائشة ام المؤمنين عن رسول الله، الرقم:٢٢٣ جلد:١ صفحه:١٠٥ مطبوعه عالم الكتب بيروت لبنان)

ترجمہ: اے اللہ ان کے ماپنے اور (ماپنے والے پیمانوں) مد اور صاع (یعنی ان کے رزق) میں برکت عطا فرما۔

(۳) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

كان الناس اذارأوا اول الثمر جاء وابه الى النبي ﷺ فاذا اخذه رسول الله ﷺ قال :اللهم بارك لنا في ثمر نا وبارك لنا في مدينتنا وبارك لنا في صاعنا ،وبارك لنا في مدنا اللهم ان ابراهيم عليه الصلاة والسلام عبدك و خليلك و نبيك و اني عبدك ونبيك و انه دعاك لمكة واني ادعوك للمدينةبمثل ما دعاك لمكة و مثله معه

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(المسلم : الصحيح، كتاب الحج ،باب فضل المدينة و دعا النبی ﷺ فیھا بالبرکۃ ـ الخ الرقم:۱۳۷۳ صفحہ:۵۷۶ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

الترمذی : الجامع الصحیح، کتاب الدعوات عن رسول الله ﷺ، باب ما یقول اذا رای الباکورۃ من الثمر الرقم:۳۴۵۴ صفحہ:۱۰۲۶ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

امام مالک : الموطا، کتاب الجامع ،باب الدعا للمدینۃ واھلھا مطبوعہ شبیر برادرز اردو بازار لاھور۔

ابن ماجہ :السنن،ابواب الاطعمۃ،باب اذااتی باول الثمرۃ الرقم:۳۳۲۹ صفحہ:۸۰۸(مختصراً)مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

البخاری:الادب المفرد،باب تعطی الثمرۃ اصغرمن حضرمن الولدان الرقم:۳۶۷صفحہ:۱۱۲مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی۔

ایضاً الرقم:۳۶۲صفحہ۹۹۔مطبوعہ المکتبۃ الاثریۃ سانگلہ ھل)

ترجمہ:جب مدینہ طیبہ کے لوگ پہلا پھل دیکھتے تو اسے بارگاہ رسالت ﷺ میں پیش کرتے تو آپ ﷺ اسے لے کر دعا فرماتے۔اے اللہ ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما۔ہمارے شہر میں برکت عطا فرما۔ہمارے مد میں برکت عطا فرما اور ہمارے صاع میں برکت عطا فرما۔اے اللہ بیشک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جو تیرے بندے تیرے دوست اور تیرے نبی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں۔انہوں نے تیرے حضور مکہ مکرمہ کیلئے دعا کی تھی میں بھی ویسی بلکہ اس سے بڑھ کر دوگنی دعا مدینہ کیلئے کرتا ہوں (یعنی ہمارے شہر مدینہ میں مکہ مکرمہ سے دوگنی برکتیں نازل فرما)

(۳) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

عن النبی ﷺ قال اللهم اجعل بالمدینة ماجعلت بمکة من البرکة

(البخاری : الصحیح، کتاب فضائل المدینة ،باب المدینة تنفی الخبث الرقم:۱۸۸۵ صفحہ:۳۰۳ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض

۔المسلم : الصحیح، کتاب الحج، باب المدینة و دعا النبی ﷺ فیھا بالبرکة ۔۔الخ الرقم: ۱۳۲۹ صفحہ: ۵۷۵ مطبوعہ للنشر والتوزیع الریاض)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! مدینہ منظمہ میں مکہ مکرمہ کی نسبت دوگنی برکت عطا فرما

۸: مدینہ طیبہ کو حرم ہونے کا شرف:

مکہ مکرمہ حرم پاک ہے اور جس طرح مکہ مکرمہ میں کچھ امور کا سرانجام دینا حرم پاک ہونے کے تقدس کے خلاف و منافی ہے۔اسی طرح مدینہ طیبہ کو بھی حرم پاک ہونے کا شرف حاصل ہے۔جیسے مکہ مکرمہ میں کچھ امور کا سرانجام دینا حرمت کے منافی ہے ویسے ہی مدینہ منورہ میں بھی ان افعال و امور کی اجازت نہیں ہے۔مثلا جنگ کیلئے اسلحہ اٹھانا ممنوع ہے،شکار کرنا منع ہے۔مکہ مکرمہ کو یہ عزت واحترام کعبۃ اللہ کی وجہ سے ملا ہے اور مدینہ منورہ کو یہ اعزاز نسبت مصطفی ﷺ کی بنا پر حاصل ہوا ہے۔جیسا کہ احادیث میں صراحت سے موجود ہے

(۱) حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ:

قال النبی ﷺ ان ابراھیم حرم مکة وانی حرمت المدینة مابین لا بتیھا لا یقطع عضا ھھا ولا یصاد صیدھا

(المسلم : الصحیح، کتاب الحج، باب فضل المدینة و دعا النبی ﷺ فیھا بالبرکة ۔الخ الرقم : ۱۳۶۲ صفحہ:۵۷۳ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

ابو یعلی:المسند،الرقم:۲۱۵۱ جلد: ٤ صفحہ ۱۱۳ مطبوعہ دار المامون للتراث دمشق)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکرم مکرمہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مدینہ طیبہ کو حرم قرار دیتا ہوں چنانچہ مدینہ منورہ کی لابتین (دونوں پتھریلی اطراف) کے درمیان کسی درخت کو نہ کاٹا جائے اور نہ کسی جانور کا شکار کیا جائے۔

(۲) حضرت سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:

عن النبی ﷺ ان ابراهیم حرم مکة و دعا لها و حرمت المدینة کما حرم ابراهیم مکة و دعوت لها فی مدها و صاعها مثل ما دعا ابراهیم علیه السلام لمکة

(البخاری : الصحیح، کتاب البیوع ،باب برکة صاع النبی ﷺ و مده الرقم:۲۱۲۹ صفحه:۳۴۲ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض.

المسلم : الصحیح، کتاب الحج، باب فضل المدینة ودعا النبی ﷺ فیها بالبرکة ۔الخ الرقم :۱۳۶۰ صفحه:۵۷۳ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزیع الریاض .

احمد بن حنبل : المسند، الرقم :۱۶۳۹۸ جلد: ۱۰ صفحه :۵۵ مطبوعه دار الحدیث قاهره مصر)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا اور مکہ مکرمہ کیلئے دعا کی تھی اور میں مدینہ منورہ کو حرم بناتا ہوں جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا تھا۔ اور میں ابراہیم علیہ السلام کی طرح مدینہ منورہ کے مد اور صاع میں (برکت کی) دعا کرتا ہوں۔

(۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

لکل نبی حرم و قد حرمت من المدینة

(دیلمی : مسند الفردوس، باب اللام ،الرقم :۵۰۰۷ جلد: ۳ صفحه: ۳۳۵ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان.

احمد بن حنبل : المسند، الرقم :۲۹۲۳ جلد:۲ صفحه:۲۰۴ مطبوعه دار الحدیث قاهره مصر)

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ترجمہ: ہر نبی کے واسطے کوئی نہ کوئی حرم ہوتا ہے اور میرا حرم مدینہ منورہ ہے۔

احادیث مبارکہ میں ان لوگوں کیلئے سخت قسم کی وعیدیں پائی جاتی ہیں جو حرم کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو یا حرم کے منافی امور سرانجام دے ملاحظہ ہو

(۴) حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ:

عن النبی ﷺ قال: المدینة حرم من کذا الی کذا لا یقطع شجرها ولا یحدث فیها حدث من احدث فیها حدثا فعلیه لعنة الله والملائكة والناس اجمعین

(البخاری: الصحیح، کتاب فضائل المدینة، باب حرم المدینة، الرقم: ۱۸۶۷ صفحہ: ۳۰۱، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب اثم من آوی محدثا رواہ علی عن النبی ﷺ، الرقم: ۷۳۰۶ صفحہ: ۱۲۵۷ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

المسلم: الصحیح، کتاب الحج، باب فضل المدینة و دعاء النبی ﷺ فیها بالبرکة الخ الرقم: ۱۳۶۳ صفحہ: ۵۷۴ (مختصراً) مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔

احمد بن حنبل: المسند، الرقم: مسند ابی ہریرة رضی اللہ عنہ الرقم: ۱۰۷۴۹ جلد: ۷ صفحہ: ۴۸۴ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ مصر)

ترجمہ: نبی معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں سے وہاں تک مدینہ حرم ہے نہ اس کے درختوں کو کاٹا جائے اور نہ ہی یہاں کسی جرم کا ارتکاب کیا جائے لہذا جس شخص نے یہاں کوئی جرم کیا اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔

(۵) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا:

لو رایت الظباء بالمدینة ترتع ماذعرتها قال رسول الله ﷺ ما بین لابتیها حرام

(امام مالک: المؤطا، کتاب الجامع، باب ماجاء فی تحریم المدینة صفحہ: ۹۸۵ شبیر برادرز اردو بازار لاہور)

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ترجمہ: اگر میں مدینہ منورہ میں ہرنوں کو بھی چرتے ہوئے دیکھ لوں تو انہیں ہرگز نہ چھیڑوں کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا مدینہ طیبہ حرم ہے

(۶)عن ابی ایوب الانصاري انه وجد غلمانا قد الجئوا ثعلبا الی زاویة فطردهم عنه قال مالك لا اعلم الا انه قال افی حرم رسول الله ﷺ یصنع هذا۔

(امام مالك : الموطاء كتاب الجامع ،باب ماجاء في تحريم المدينة صفحه:۹۸۵ مطبوعه شبير برادرز اردو بازار لاهور ۔

السمهودی : وفاء الوفا با خبار دار المصطفی ﷺ ،الفصل الثالث عشر: فی احكام هذا الحرم الشريف ۔الخ جلد ۱ صفحه ۸۷ مطبوعه المكتبة المعروفية كانسی روڈ شالدره كوئٹه)

ترجمہ: حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالی عنہ نے (مدینہ منورہ میں) ایک دفعہ کچھ لڑکوں کو دیکھا۔ جنہوں نے ایک کونے میں ایک لومڑی کو گھیر رکھا تھا تو انہوں نے ان لڑکوں کو وہاں سے بھگا دیا اور لومڑی کو جانے دیا:

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالی نے یہ بھی فرمایا تھا کیا رسول اللہ ﷺ کے حرم میں یہ حرکت کی جارہی ہے

(۷) نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

من اخذتموه یقطع من شجر الحرم فلکم سلبه

(بيهقی:السنن الكبری،كتاب الحج،جلد:۵ صفحه:۱۹۹ مطبوعه اداره تاليفات اشرفيه ملتان)

ترجمہ: جس کو بھی تم یہاں (مدینہ) کے درخت کاٹتے ہوئے گرفتار کرو (تو) اس کا سامان پکڑنے والے کی ملکیت ہے

(۸)ان سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اخذ رجلا یصید فی حرم المدینة الذی حرم رسول الله ﷺ فسلبه ثیابه ،فجاء موالیه فکلموه فیه فقال :ان رسول الله ﷺ

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حرم هذا الحرم وقال :من اخذ احدا يصيد فيه فليسلبه فلا ارد عليكم طعمة اطعمنيها رسول الله ﷺ ولكن ان شئتم دفعت اليكم ثمنه

(السمهودی : وفاء الوفا باخبار دار المصطفیٰ ﷺ الفصل الثالث عشر :فی احکام هذا الحرم الشریف ...الخ جلد:اصفحه: ۸۷ مطبوعه المکتبته المعروفیة کانسی روڈ شالدره کوئٹه)

ترجمہ: ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کے مقرر کردہ حرم میں کسی جانور کا شکار کر رہا تھا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا سارا سامان اپنے قبضے میں لے لیا۔ یہ شخص کسی کا غلام تھا اس کا مالک حضور ﷺ کے صحابی کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے غلام کے سامان کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ حضور ﷺ نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا ہے اور یہ بھی حضور ﷺ کا ہی فرمان ہے کہ ان حدود میں جسے شکار کرتے دیکھو تو اس کا سامان چھین لو وہ سامان تمہارا ہے۔ اب جو سامان میں نے اپنے قبضہ میں لیا ہے وہ تو عطیہ ہے میرے حضور ﷺ کا چنانچہ میں وہ سامان کیوں واپس کروں؟ ہاں چاہو تو میں اس سامان کی قیمت ادا کروں۔

(۹) مدینۃ الرسول خدا کو بھی محبوب:۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم نور مجسم ﷺ نے فرمایا:

اللهم انك اخرجتني من احب البلاد الی فاسکنی احب البلاد الیك

١ الحاکم : المستدرك علی الصحیحین، کتاب الهجرة الرقم :٤٢٦١ جلد:٣ صفحه:٤ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان۔

عبد الحق دهلوی: جذب القلوب الی دیار المحبوب، باب دوم، ص ١٧ مطبوعه مکتبه نعیمیه چوك دالگراں لاهور۔

الشوکانی: نیل الاوطار جلد٥ ص ١٠٠ مطبوعه دار الفکر بیروت لبنان۔

اے اللہ تو نے مجھے میرے محبوب شہر سے ہجرت کا حکم دیا اب اس شہر کو میری جائے سکونت بنادے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جو تجھے زیادہ محبوب ہو۔

دعائے مصطفیٰ ﷺ اور نسبتِ مصطفیٰ ﷺ کے صدقے میں اللہ تعالیٰ نے مدینہ طیبہ کو اپنا اتنا محبوب کیا کہ: مدینہ طیبہ کو شہرِ محبت، قریہ، کرم و عطاء اور خطہ، بخشش و وسیلہ، مغفرت بنادیا۔ مدینہ منورہ کو دائمی شہر امن، مداحِ قلب و جاں اور اس شہر کو آسودہ لمحوں کا مسکن بنادیا۔

١٠: مدینۃ الرسول ﷺ میں سکونت باعثِ برکت:

شہر سرکارِ مدینہ ﷺ میں سکونت وقیام اتنا باعثِ خیر برکت ہے کہ: حضور ﷺ کی دعاؤں کو حصار (مدینہ میں رہنے والے کو) اپنے دامنِ عطاء و بخشش میں چھپالیتا ہے۔ آج بھی اہلِ عشق کے سینوں میں یہ خواہش و آرزو سوز و گداز کی مشعلیں جلاتی ہے کہ: اے ہمارے پروردگار! ہماری سانسوں کی مالا تیرے محبوب ﷺ کے شہر مقدسہ میں ٹوٹے، ہمارا سفر آخرت تیرے محبوب ﷺ کے شہر میں طے ہو، مدینہ طیبہ کی مٹی میں حشر تک آسودہ خاک ہونے کی سعادت مل جائے۔

شہر مدینہ طیبہ میں سکونت وقیام کس قدر رحمتوں کا خزینہ ہے کہ: نبی کریم رؤوف و رحیم ﷺ نے مدینہ طیبہ میں سکونت اختیار کرنے اور یہاں موت کو گلے لگانے کی ترغیب دی ہے جیسا کہ: احادیث مبارکہ میں صراحتاً مذکور ہے۔

(١)۔عن سفیان بن ابی زهیر رضی الله عنه انه قال: سمعت رسول اللهﷺ یقول: تفتح الیمن فیأتی قوم یبسون فیتحملون باهلیهم ومن اطاعهم والمدینة خیر لهم لو كانوا یعلمون، وتفتح الشام فیأتی قوم یبسون فیتحملون باهلیهم ومن اطاعهم والمدینة خیر لهم لو كانوا یعلمون وتفتح العراق فیأتی قوم یبسون فیتحملون باهلیهم ومن اطاعهم والمدینة خیر لهم لو كانوا یعلمون۔

البخاری: الصحیح، كتاب فضائلِ مدینة، باب من رغب عن المدینة، الرقم: ١٨٥ ص٣٠٢ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض،

المسلم: الصحیح، كتاب الحج، باب ترغیب الناس فی المدینة عندفتح المدینة عندفتح الا مصار الرقم: ١٣٨٨ صفحه: ٥٠١ مطبوعه دار السلام

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

للنشر والتوزيع الرياض۔

الحمیدی :المسند ،حدیث سفیان بن ابی زهیر المزنی رضی الله عنه الرقم :٨٦٥ جلد:٢ صفحه:٤٩٠ مطبوعه عالم الکتب بیروت لبنان۔

امام مالك : الموطا، کتاب الجامع ،باب ماجاء ، سکنی المدینة و الخروج منها ،صفحه :٩٨٤ مطبوعه شبیر برادرز اردو بازار لاهور۔

النسائی : السنن الکبری الرقم :٤٢٦٣ جلد:٢ صفحه٤٨٢ مطبوعه اداره تالیفات اشرفیه ملتان۔

ابن حبان : الصحیح، الرقم :٦٦٧٣ جلد:٥ صفحه:٦٣ مطبوعه موسسته الرسالة بیروت لبنان)

ترجمہ: حضرت سیدنا سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یمن فتح ہو جائے گا کچھ لوگ جانور لے کر آئیں گے ان پر اپنے گھر والوں اور غلاموں وغیرہ کو سوار کر کے لے جائیں گے حالانکہ ان کے علم میں ہوتا تو مدینہ طیبہ ان کیلئے زیادہ بہتر تھا۔ شام فتح ہو جائے گا کچھ لوگ جانور لے کر آئیں گے ان پر اپنے گھر والوں اور اپنے غلاموں وغیرہ کو سوار کر کے لے جائیں گے۔ حالانکہ ان کے علم میں ہوتا تو مدینہ طیبہ ان کے لئے زیادہ بہتر تھا۔ عراق فتح ہو جائے گا کچھ لوگ جانور لے کر آئیں گے ان پر اپنے گھر والوں اور اپنے غلاموں وغیرہ کو سوار کر کے لے جائیں گے۔ حالانکہ ان کے علم میں ہوتا تو مدینہ طیبہ ان کے لیے زیادہ بہتر تھا۔

(٢) حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے فرمایا:

من استطاع ان یموت بالمدینة فلیمت بها فانی اشفع لمن یموت بها

(الترمذی : الجامع الصحیح، ابواب المناقب عن رسول الله ﷺ ،باب ماجاء فی فضل المدینة الرقم :٣٩١٧ صفحه:١٠٤٥ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ابن ماجه : السنن ،ابواب المناسك ،باب فضل المدينة الرقم :٣١١٢

صفحه:٥٧١ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزيع الرياض۔

ابن حبان : الصحيح ،الرقم :٣٧٤١ جلد:٩ صفحه:٥٧ مطبوعه موسسة

الرسالة بيروت ،لبنان۔

احمد بن حنبل : المسند، عبدالله بن عمر ،الرقم :٥٨١٨ جلد:٤

صفحه:٣١٠ مطبوعه دارالحديث قاهره مصر)

ترجمہ: جس کیلئے ممکن ہو کہ وہ مدینہ طیبہ میں موت کو گلے سے لگائے اسے چاہیے کہ وہ یہاں موت کی سعادت حاصل کرے اس لئے کہ جس کا انتقال مدینے میں ہوگا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

فضائل اہلبیت اطہار

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

قرآن مجید فرقان حمید، برہانِ رشید میں اللہ رب العزت کا ارشادِ مبارک ہے:

قل لآ اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ۔

(پارہ: ۲۵ سورۃ شوریٰ، آیت: ۲۳)

ترجمہ: "تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبت" (کنز الایمان)

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آیت: [قل لآ اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ] نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ من قرابتک ھولاء الذین و جبت علینا مودتھم؟ قال: علیؓ و فاطمۃ وابنا ھما

(الطبرانی: المعجم الکبیر رقم الحدیث: ۱۲۰۹۳ جلد ۲ ص ۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

الھیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد، کتاب المناقب، باب فی فضل اھل البیت رقم الحدیث: ۱۴۹۸۲ جلد ۹ ص ۱۹۰ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

ترجمہ: "یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی قرابت کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: علی (رضی اللہ عنہ)، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اور ان کے دو بیٹے (حسن و حسین رضی اللہ عنہما)"

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

احبوا اللہ لما یغذوکم من نعمہ، واحبونی بحب اللہ، واحبوا اھل بیتی بحبی

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب المناقب، باب: فی مناقب اھل بیت النبی ﷺ رقم الحدیث: ۳۷۸۹ ص ۱۱۱۶ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔

الحاکم: المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابۃ، من مناقب اھل بیت رسول ﷺ رقم الحدیث: ۴۷۷۴ جلد ۳ ص ۳۶۰ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں، اور مجھ سے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

محبت کرو اللہ کی محبت کے سبب اور میرے اہل بیت سے میری محبت کی خاطر محبت کرو"

☆ حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں کہ

قال رسول اللہ ﷺ: لا یومن عبد حتی اکون احبّ الیہ من نفسہ و اھلی احب الیہ من اھلہ و عترتی احبّ الیہ من عترتہ و ذاتی احبّ الیہ من ذاتہ۔

(الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد رقم الحدیث: ۲۹۶ جلد ۱ ص ۱۱۴ کتاب الایمان باب فی من حبہم ایمان مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

الطبرانی: المعجم الاوسط رقم الحدیث: ۵۷۹ جلد ۴ ص ۲۲۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت۔

الدیلمی: مسند الفردوس باب الام الف رقم الحدیث: ۷۷۹۶ جلد ۵ ص ۱۰۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان

البیہقی: شعب الایمان باب فی حب النبی فصل فی براءتہ رقم الحدیث: ۱۵۰۵ جلد ۲ ص ۱۸۹ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

ترجمہ: "نبی کریم نور مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں اور میرے اہل بیت اسے اس کے اہل خانہ سے محبوب تر نہ ہو جائیں اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہو جائے"

☆ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حبّ آل محمد یوماً، خیر من عبادۃ سنۃ ومن مات علیہ دخل الجنۃ

(الدیلمی: مسند الفردوس باب الحاء رقم الحدیث: ۲۷۲۱ جلد ۲ ص ۱۴۲ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

ترجمہ: "اہل بیت مصطفیٰ ﷺ کی ایک دن کی محبت پورے سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جو اسی محبت پر فوت ہوا تو وہ جنت میں داخل ہوگا"

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

امام اہلسنت، مجدد دین و ملت، عظیم المرتبت، رفیع الدرجت، کثیر البرکت، جلیل العظمت، کشتۂ عشق رسالت، اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خاں حنفی قادری رحمۃ اللہ علیہ عشق مصطفیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور فنافی الرسول کی اس سرحد کو عبور فرما چکے تھے جہاں محبت کے احساسات و تصورات کو الفاظ کے پیکر میں ڈھالنا ممکن نہیں۔ ہاں! اتنا ضرور کہوں گا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں حنفی قادری رحمۃ اللہ علیہ کان عشق و محبت رسالت کے وہ در مکنون ہیں، جس کی ضیاء پاشیوں سے دنیا کے بیشتر گوشوں میں حضور سرور کائنات فخر موجودات ﷺ سے محبت اور شیفتگی کا لوگوں نے سلیقہ پایا۔ کسی نے کیا خوب کہا:

جس نے ہر دل میں لگائی، عشق احمد کی لگن

وہ امام عاشقاں احمد رضا خاں قادری

جس نے صرف آپ کے کلام "حدائق بخشش" کا ہی مطالعہ کر لیا وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہر ہر شعر میں حضور فخر کائنات ﷺ سے والہانہ عشق و عقیدت کے دریا موجزن ہیں۔ اور کیفیات و جذبات کا ایک جہاں آباد ہے، اس سے بڑھ کر اگر عمل و کردار کی روشنی میں بھی دیکھا جائے تو آپ کا مقام و درجہ اس سے بھی کہیں بلند نظر آتا ہے۔

اہل محبت و عشق کے نزدیک ہر وہ چیز قابل تعظیم ہوتی ہے جسے محبوب کے ساتھ معمولی سی نسبت بھی حاصل ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سرکار کریم ﷺ سے نسبت رکھنے والی ہر شخصیت و ہستی خواہ وہ سرکار کریم ﷺ کے والدین کریمین طیبین طاہرین ہوں، یا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ہوں یا آپ ﷺ کی اہل بیت اطہار ہوں سب سے حد درجہ عقیدت و محبت رکھتے اور بے پناہ احترام فرماتے۔ اس مضمون میں آپ کی اہل بیت سے عقیدت و محبت اور حد درجہ پیارا آپ کی زبان و قلم کا ذکر اہل بیت سے تر رہنا بیان کیا جائے۔ ان شاء اللہ

مقام اہلبیت:۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت سے کوئی بھی جہنمی نہیں" سرخی کے تحت لکھتے ہیں۔ "ابو القاسم بن بشران اپنے امالی میں حضرت عمران بن حصین

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول ﷺ فرماتے ہیں:

سالت ربی ان لا یدخل احدا من اھل بیتی النار فاعطانیھا

میں نے اپنے رب عزوجل سے سوال کیا کہ میرے اہل بیت سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالے اس نے میری یہ مراد عطا فرمائی۔

مزید "آل بیت عذاب سے بری ہیں" سرخی کے تحت یوں لکھتے ہیں۔

"طبرانی بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ ﷺ نے حضرت بتول رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا

انّ اللہ تعالیٰ غیر معذبک ولا ولدک۔

بے شک اللہ تعالیٰ نہ تجھے عذاب فرمائے گا نہ تیری اولاد کو

ابن عساکر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

انّما سمّیت فاطمۃ لان اللہ فطمھا و ذرّیتھا عن النار یوم القیمۃ۔

فاطمہ اس لیے نام ہوا کہ اللہ عزوجل نے اسے اور اس کی نسل کو روز قیامت آگ سے محفوظ فرمادیا۔

(جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ ص ۹۷ ص ۹۸ مطبوعہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور)

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں عام صالحین کی صلاح ان کی نسل و اولاد کو دین و دنیا و آخرت میں نفع دیتی تو اہل بیت کرام کے نسب کا کیا عالم ہوگا؟ اصل عبارت ملاحظہ ہو۔

"جب عام صالحین کی صلاح ان کی نسل و اولاد کو دین و دنیا و آخرت میں نفع دیتی ہے تو صدیق و فاروق و عثمان و علی و جعفر و عباس و انصار کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صلاح کا کیا کہنا، جن کی اولاد میں شیخ، صدیقی و فاروقی و عثمانی و علوی و جعفری و عباسی و انصاری ہیں، یہ کیوں نہ اپنے نسب کریم سے دین و دنیا و آخرت میں نفع پائیں گے۔ پھر اللہ اکبر حضرات علیہ سادات کرام اولاد امجاد حضرت خاتون جنت بتول زہرا کہ حضور پرنور سید الصالحین، سید العالمین، سید المرسلین ﷺ کے بیٹے ہیں کہ ان کی شان تو ارفع و اعلیٰ و بلند و بالا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے:

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھر کم تطھیرا۔

اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی دور رکھے اے نبی کے گھر والو، اور تمہیں ستھرا کردے خوب پاک فرما کر۔

حدیث کہ فرماتے ہیں ﷺ

ان فاطمۃ احصنت فحرمھا اللہ و ذریتھا علی النار

بے شک فاطمہ نے اپنی حرمت پر نگاہ رکھی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کی تمام نسل کو آگ پر حرام فرمادیا"

(العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ جلد ۲۳ ص ۲۴۳ ص ۲۴۴ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاھور)

ایک جگہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ یوں رقمطراز ہیں:

"قرطبی آیہ کریمہ و لسوف یعطیک ربک فترضی کی تفسیر میں حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناقل کہ انھوں نے فرمایا:

رضاء محمد ﷺ ان لا یدخل احد من اھل بیتہ النار۔ یعنی اللہ عزوجل نے حضور اقدس ﷺ سے راضی کردینے کا وعدہ فرمایا اور محمد ﷺ کی رضا اس میں ہے کہ ان کے اہل بیت سے کوئی دوزخ میں نہ جائے۔

نار دو قسم کی ہے نار تطہیر کہ مومن عاصی جس کا مستحق ہو اور نار خلود کافر کے لیے ہے اہل بیت کرام میں حضرت امیر المومنین مرتضیٰ و حضرت بتول زہرا و حضرت سید مجتبیٰ و حضرت شہید کربلا صلی اللہ تعالیٰ علی سیدھم وعلیہم وبارک وسلم تو بالقطع والیقین ہر قسم سے ہمیشہ ہمیشہ محفوظ ہیں اس پر تو اجماع قائم اور نصوص متواترہ حاکم باقی نسل کریم یا قیام قیامت کے حق میں اگر بفضلہٖ تعالیٰ مطلق دخول سے محفوظی لیجئے اور یہی ظاہر لفظ سے متبادر اور اسی طرف کلمات اہل تحقیق ناظر جب تو مراد بہت ظاہر اور منع خلود مقصود جب بھی نفی کفر پر دلالت موجود"

(جزاللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ ص ۹۸ ص ۹۹ مطبوعہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

لاهور)

مقام اہل بیت کو مزید بیان کرنے کے لیے ایک اور جگہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمان مصطفیٰ ﷺ یوں نقل فرماتے ہیں

"اول من اشفع له یوم القیمة من امتی اهل بیتی ثم الاقرب فالاقرب من قریش ثم الانصار ثم من امن بی و اتبعنی من الیمن ثم من سائر العرب ثم الاعاجم و من اشفع له اولا افضل۔

روز قیامت میں سب سے پہلے اہل بیت کی شفاعت فرماؤں گا، پھر درجہ بدرجہ زیادہ نزدیک ہیں قریش تک، پھر انصار، پھر اہل یمن جو کہ مجھ پر ایمان لائے اور میری پیروی کی، پھر باقی عرب، پھر اہل عجم، اور میں جس کی شفاعت پہلے کروں وہ افضل ہے"

(العطایا النبویة فی الفتاویٰ الرضویہ جلد۲۳ ص۲۳۲ مطبوعہ رضاء فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاھور)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

"کل سبب و نسب منقطع یوم القیمة الا سببی و نسبی"

ہر علاقہ اور رشتہ روز قیامت قطع ہو جائے گا مگر میرا علاقہ اور رشتہ"

تھوڑا آگے جا کر لکھتے ہیں:

"ایک روایت میں یوں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے لوگوں کو جمع کیا اور منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا:

مابال اقوام یزعمون ان قرابتی لاتنفع کل سبب و نسب منقطع یوم القیمة الا نسبی و سببی فانها موصولة فی الدنیا و الاخرة۔ رواہ البزار۔

کیا حال ہے ان لوگوں کا کہ زعم کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی۔ ہر علاقہ و رشتہ قیامت میں منقطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ اور علاقہ کہ دنیا و آخرت میں جڑا ہوا ہے۔ اس کو بزار نے روایت کیا ہے۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

دوسری حدیث صحیح میں یوں ہے حضور اقدس ﷺ نے بر سر منبر فرمایا:

مابال رجال یقولون ان رحم رسول اللہ ﷺ لا تنفع قومہ یوم القیمۃ بلیٰ واللہ ان رحمی موصولۃ فی الدنیا والاٰخرۃ۔

کیا خیال ہے ان شخصوں کا کہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی قرابت روز قیامت ان کی قوم کو نفع نہ دے گی خدا کی قسم میری قرابت دنیا وآخرت میں پیوستہ ہے۔

(العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ جلد ۲۳ ص ۲۳۳ ص ۲۳۴ ص ۲۳۵ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاھور)

احادیث کریمہ سے ہی مقام اہل بیت کی تابانیاں یوں نقل کرتے ہیں۔

"فرماتے ہیں ﷺ وعدنی ربی فی اھل بیتی من اقر منھم بالتوحید ولی بالبلاغ ان لا یعذبھم۔

میرے رب نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے اہل بیت سے جو شخص اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لائے گا اسے عذاب نہ فرمائے گا۔

فرماتے ہیں ﷺ یا علی ان اول اربعۃ یدخلون الجنۃ انا وانت والحسن والحسین و ذرارینا خلف ظھورنا۔

اے علی! سب میں پہلے وہ چار کہ جنت میں داخل ہوں گے، میں ہوں اور تم، حسن اور حسین اور ہماری ذریتیں ہمارے پس پشت ہوں گی۔

فرماتے ہیں ﷺ اول من یرد، علی الحوض اھل بیتی و من احبنی من امتی۔ سب سے پہلے میرے پاس حوض کوثر پر آنے والے میرے اہل بیت ہیں اور میری امت سے میرے چاہنے والے۔

حضور اقدس ﷺ نے دعا کی: اللھم انھم عترۃ رسولک فھب مسیئھم لمحسنھم و ھبھم لی۔

الٰہی! وہ تیرے رسول کی آل ہیں تو ان کے بدکاران کے نکوکاروں کو دے ڈال، اور ان سب کو مجھے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

ہبہ فرمادے۔ پھر فرمایا: ففعل مولی تعالی نے ایسا ہی کیا۔ میر المومنین نے عرض کی: ما فعل ؟ کیا کیا؟

فرمایا: فعله ربکم بکم و یفعله بمن بعد کم رواه الحافظ المحب الطبرانی عن امیر المومنین علی کرم الله تعالیٰ وجهه۔

یہ تمہارے ساتھ تمہارے رب نے کیا، جو تمہارے بعد آنے والے ہیں ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے گا۔ اس کو روایت کیا حافظ محب طبرانی نے امیر المومنین مولا علی کرم اللہ تعالی وجہہ سے

"(العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة جلد ۲۳ ص ۲۴٦ ص ۲۴۷ مطبوعه رضا فاؤنڈیشن اندرون لوهاری دروازه لاهور)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اسماعیل دہلوی قتیل بالاکوٹی کی ایک نہایت گستاخانہ عبارت کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کی بہن حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالی عنہما کی بالیاں ایک بار ظاہر ہو گئیں اس پر ان سے کہا گیا:

ان محمد الایغنی عنك من الله شیاء۔ محمد ﷺ تمہیں نہ بچا ئیں گے۔

وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور حضور اقدس ﷺ سے یہ واقعہ عرض کیا، حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

مابال اقوام یزعمون ان شفاعتی لاتنال اهل بیتی وان شفاعتی تنال حاء حکم رواه الطبرانی فی الکبیر عن امّ هانی رضی الله تعالیٰ عنها۔

کیا حال ہے ان لوگوں کا جو زعم کرتے ہیں کہ میری شفاعت میرے اہل بیت کو نہ پہنچے گی۔ بے شک میری شفاعت ضرور قبیلہ حاء و حکم کو بھی شامل ہے۔ اس کو روایت کیا ہے طبرانی نے کبیر میں ام ہانی رضی اللہ تعالی عنہما سے"

(العطایا النبویة فی الفتاوی الرضویة جلد ۲۳ ص ۲۴۹ مطبوعه رضا فاؤنڈیشن اندرون لوهاری دروازه لاهور)

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ درج ذیل حدیث کی توضیح میں لکھتے ہیں اختصار کی بنا پر
حدیث کے ترجمہ پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے

"لوگ روزِ قیامت پرے باندھے ہوں گے، ایک دوزخی ایک جنتی پر گزرے گا اس سے کہے گا کیا آپ کو یاد نہیں آپ نے ایک دن مجھ سے پانی پینے کو مانگا میں نے پلایا تھا، اتنی سی بات پر وہ جنتی اس دوزخی کی شفاعت کرے گا۔ ایک دوسرے پر گزرے گا کہے گا آپ کو یاد نہیں کہ ایک دن میں نے آپ کو وضو کو پانی دیا تھا، اتنے ہی پر وہ اس کا شفیع ہو جائے گا۔ ایک کہے گا آپ کو یاد نہیں کہ فلاں دن آپ نے مجھے فلاں کام کو بھیجا میں چلا گیا تھا اسی قدر پر یہ اس کی شفاعت کرے گا"

جب مقبولانِ خدا سے اتنا سا علاقہ کہ کبھی ان کو پانی پلا دیا یا وضو کو پانی دیا، عمر میں اس سے کوئی کام کر دیا آخرت میں ایسا نفع دے گا تو خود ان کا جز ہونا کس درجہ نافع ہونا چاہیے"

(العطایا النبویۃ فی الفتاویٰ الرضویۃ جلد ۲۲ ص ۲۳۸ ص ۲۳۹ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاھور)

محبت اہل بیت پر بشارات:۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا "حضور سرورِ کائنات ﷺ نے دربارۂ محبت و اطاعت آل کے لیے کچھ ارشاد فرمایا ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں آپ لکھتے ہیں:

"محبت آلِ اطہار کے بارے میں متواتر حدیثیں بلکہ قرآن عظیم کی آیت کریمہ ہے:

قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ (۴۲/۲۳)

(ان سے) فرما دیجئے (لوگو!) اس دعوتِ حق پر میں تم سے کچھ نہیں مانگتا مگر رشتہ کی الفت و محبت

ان کی محبت بحمد اللہ تعالیٰ مسلمان کا دین ہے اور اس سے محروم ناصبی خارجی جہنمی ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ مگر محبت صادقہ نہ روافض کی سی محبت کاذبہ جنہیں آئمہ اطہار فرمایا کرتے تھے۔ خدا کی قسم تمہاری محبت ہم پر عار ہو گی۔ اطاعت عامہ اللہ و رسول کی پھر علمائے دین کی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم (۴/۵۹)

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا حکم مانو، اور رسول کا حکم مانو، اور تم میں سے جو صاحب امر ہیں (یعنی امراء و خلفاء)

اصل اطاعت اللہ و رسول کی ہے اور علمائے دین ان کے احکام سے آگاہ، پھر اگر عالم سید بھی ہو تو نور علی نور، امور مباحہ میں جہاں تک نہ شرعی حرج ہو نہ کوئی ضرر سید غیر عالم کے بھی احکام کی اطاعت کرے کہ اس میں اس کی خوشنودی ہے اور سادات کرام کی خوشی میں حد شرع کے اندر ہو حضور سید عالم ﷺ کی رضا ہے اور حضور کی رضا اللہ عزوجل کی رضا"

(العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ جلد ۲۲ ص ٤۲۱ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوہاری دروازہ لاہور)۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس مختصر مگر جامع جواب میں اہل بیت کرام سے محبت و الفت رکھنے کے بارے میں قرآن وسنت کی تعلیمات کا نچوڑ بیان فرمادیا اور اہل بیت کرام سے متعلق اپنا عقیدہ یوں بیان فرمادیا کہ:

"ان (اہل بیت۔ نقشبندی) کی محبت بحمد اللہ تعالیٰ مسلمان کا دین ہے اور اس سے محروم ناصبی خارجی جہنمی ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ"

قارئین یہ تو تھا محبت اہل بیت کے متعلق شرعی عقیدہ اب ملاحظہ ہوں محب اہل بیت کے لیے بشارات، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ "اور جو لوگ سیدوں سے محبت رکھتے ہیں ان کے لیے یوم محشر میں آسانی ہوگی یا نہیں؟" اس کے جواب میں لکھتے ہیں:

"ہاں سچے محبان اہل بیت کرام کے لیے روز قیامت نعمتیں برکتیں راحتیں ہیں طبرانی کی حدیث میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا:

الزموا مودتنا اهل البيت فانه من لقى الله و هو يودنا دخل الجنة بشفاعتنا والذى نفسى بيده لا ينفع عبدًا عمله الا بمعرفة حقنا۔

ہم اہل بیت کی محبت لازم پکڑو کہ جو اللہ سے ہماری دوستی کے ساتھ ملے گا۔ وہ ہماری شفاعت سے جنت میں جائے گا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کسی بندے کو اس کا عمل نفع نہ

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

دیں گا جب تک ہمارا حق نہ پہچانے"

(العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ جلد ۲۲ ص ۴۲۲ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوہاری دروازہ لاہور)

تعظیم و تکریم اہل بیت نہ کرنے والے کے لیے وعیدیں:۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ اہل بیت کے ہر ہر فرد سے خوب خوب محبت و مؤدت رکھتے تھے۔ بلکہ سادات کرام کا بھی خوب ادب و احترام فرماتے۔ اور آپ اہل بیت کی تعظیم و تکریم نہ کرنے والوں کو مستحق لعنت کہتے"

آپ اہل بیت عظام کی تعظیم و تکریم نہ کرنے والے کے لیے وارد شدہ وعیدوں کا ذکر "تعظیم نہ کرنے والے پر لعنت اور وعید" سرخی کے تحت فرماتے ہیں

فرماتے ہیں ﷺ من لم یعرف عترتی والانصار و العرب فھو لاحدی ثلث امامنافق واما لزنیۃ واما لغیر فھو حملتہ امہ علی غیر طھر۔

جو میری عترت (اہل بیت) اور انصار اور عرب کا حق نہ پہچانے وہ تین حال سے خالی نہیں، یا تو منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔

فرماتے ہیں ﷺ ستۃ لعنتھم لعنھم اللہ و کل نبی مجاب الزائد فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ والمتسلط بالجبروت لیعز بذلک من اذل اللہ و یذل من اعز اللہ والمستحل لحرم اللہ والمستحل من عترتی ماحرم اللہ والتارک سنتی

چھ شخص ہیں جن پر میں نے لعنت کی اللہ انہیں لعنت فرمائے، اور ہر نبی کی دعا قبول ہے، کتاب اللہ میں بڑھانے والا (جیسے رافضی کچھ آیتیں سورتیں جدا بتاتے ہیں) اور تقدیر الٰہی کا جھٹلانے والا، اور وہ جو ظلم کے ساتھ تسلط کرے کہ جسے خدا نے ذلیل بنایا اسے عزت دے اور جسے خدا نے معزز کیا اسے ذلیل کرے، اور اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ کو حلال جاننے والا، اور میری عترت (اہل بیت) کو ایذا دے یا بے تعظیمی روا رکھنے والا، اور جو میری سنت کو برا ٹھہرا کر چھوڑ دے۔

فرماتے ہیں ﷺ من احب ان یبارک لہ فی اجلہ و ان یمتعہ اللہ بما خولہ فلیخلفنی

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

فی اھلی خلافۃ حسنۃ ومن لم یخلفنی فیھم بتك امرہ وورد علیّ یوم القیمۃ مسود او جھہ

جسے پسند ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو خدا اسے اپنی دی ہوئی نعمت سے بہرہ مند کرے تو اسے لازم ہے کہ میرے بعد میرے اہل بیت سے اچھا سلوک کرے۔ جو ایسا نہ کرے اس کی عمر کی برکت اڑ جائے اور قیامت میں میرے سامنے کالا منہ لے کر آئے۔

فرماتے ہیں ﷺ ان اللہ عزوجل ثلث حرمات فمن حفظھن حفظہ اللہ دینہ و دنیاہ ومن لم یحفظ ھن لم یحفظ اللہ دینہ ولا دنیاہ حرمۃ الاسلام و حرمتی و حرمۃ رحمی۔

بے شک اللہ عزوجل کی تین حرمتیں ہیں، جو ان کی حفاظت کرے اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا محفوظ رکھے، اور جو ان کی حفاظت نہ کرے اللہ اس کے دین کی حفاظت فرمائے نہ دنیا کی، ایک اسلام کی حرمت، دوسری میری حرمت، تیسری میری قرابت کی حرمت"

(العطایاالنبویۃ فی الفتاویٰ الرضویۃ جلد ۲۲ ص ۲۰۳ ص ۲۰٤ ص ۲۰۵ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاھور)

تعظیم وتکریم اہل بیت:۔

اہل عشق کے ہاں ہر وہ شے قابل تعظیم وتکریم ہوتی ہے۔ جسے محبوب کے ساتھ معمولی سی بھی نسبت ہو اہل بیت کرام جن کے اجسام میں خون مصطفیٰ ﷺ رواں دواں ہو ان کے ساتھ اہل محبت ومؤدت کے پیار کا کیا عالم ہوگا؟ اور ان کی تعظیم وتکریم کا کیا حال ہوگا؟ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت امام احمد رضا خاں قادری رحمتہ اللہ علیہ جنہوں نے اہل بیت کرام سے پیار گھٹی میں پایا ہو جس کو لوری اہل بیت کی محبت میں دی گئی ہو بھلا وہ امام احمد رضا رحمتہ اللہ علیہ اہل بیت کی عزت تکریم میں کوئی کمی کیسے روا رکھ سکتا ہے؟

اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ سے سوال ہوا "ایک شخص سید ہے لیکن اس کے اعمال واخلاق خراب ہیں اور باعث ننگ وعار ہیں تو اس سید سے اس کے اعمال کی وجہ تنفر رکھنا اور نسبی حیثیت سے اس کی

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تکریم کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس سید کے مقابل کوئی غیر شخص شیخ، مغل، پٹھان وغیرہ وغیرہ کا آدمی نیک اعمال ہو تو اس کو اس سید پر بحیثیت اعمال کے ترجیح ہو سکتی ہے کہ نہیں؟ شرح شریف میں ایسی حالت میں اعمال کو ترجیح ہے کہ نسب کو بینوا توجروا"

اس کے جواب میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ لکھا اس کا ایک ایک حرف اس بات کی گواہی دے رہا ہے کہ آپ واقعی ایک عظیم محب اہل بیت اور سادات کرام سے حد درجہ عقیدت و محبت رکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو آپ لکھتے ہیں:

"سید سنی المذہب کی تعظیم لازم ہے اگرچہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں، ان اعمال کے سبب اس سے تنفر نہ کیا جائے نفس اعمال سے تنفر ہو بلکہ اس کے مذہب میں بھی قلیل فرق ہو کہ حد کفر تک نہ پہنچے جیسے تفضیل تو اس حالت میں بھی اس کی تعظیم سیادت نہ جائے گی۔ ہاں اگر اس کی بد مذہبی حد کفر تک پہنچے جیسے رافضی وہابی قادیانی نیچری وغیرہم تو اب اس کی تعظیم حرام ہے جو کہ وجہ تعظیم تھی یعنی سیادت وہی نہ رہی۔

قال اللہ تعالیٰ: انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح (۱۱/۴۶)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے نوح (علیہ السلام) وہ یعنی تیرا بیٹا تیرے خاندان اور گھرانے والوں میں سے نہیں اس لئے کہ اس کے کام اچھے نہیں۔

شریعت نے تقویٰ کو فضیلت دی ہے۔ ان اکرمکم عنداللہ اتقکم (۴۹/۱۳) (اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہو) مگر یہ فضل ذاتی ہے فضل نسب منتہائے نسب کی افضلیت پر ہے سادات کرام انتہائے نسب حضور سید عالم ﷺ ہے۔ اس فضل انتساب کی تعظیم ہر متقی پر فرض ہے کہ وہ اس کی تعظیم نہیں حضور اقدس ﷺ کی تعظیم ہے"

(العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ جلد ۲۲ ص ۴۲۲ ص ۴۲۳ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاہور)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا: "ایک جلسہ میں دو مولوی صاحبان تشریف

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

رکھتے ہیں ایک ان میں سے سید ہیں تو مسلمان کسے صدر بنائیں؟"

اس کے جواب میں آپ لکھتے ہیں۔

"اگر دونوں عالم دین سنی صحیح العقیدہ اور جس کام کے لیے صدارت مطلوب ہے اس کے اہل ہوں تو سید کو ترجیح ہے"

(العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ جلد ۲۲ ص ۴۲۲ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاہور)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے ۳ شوال ۱۳۲۹ھ کو سید محمد احسن صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ۱۰ شوال کو میرا ارادہ حج ہے حج و زیارت کے متعلق مسائل پر مشتمل ایک تحریر لکھ دیں، سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے سید صاحب کے اس ارشاد پر نہایت ہی قلیل وقت میں تقریباً پینتالیس (45) صفحات پر مشتمل رسالہ مسمّی بہ "انوار البشارۃ فی مسائل الحج و الزیارۃ" تحریر فرما دیا۔ اس کی وضاحت آپ نے رسالہ کے شروع میں ہی فرما دی۔ جس کے ایک ایک لفظ سے آپ کی محبت و مؤدت اہل بیت کرام اور تکریم سادات عظام جھلک رہی ہے۔ ملاحظہ ہو:

"۳ شوال ۱۳۲۹ھ کو والا جناب حضرت سید محمد احسن صاحب بریلوی نے فقیر احمد رضا قادری غفرلہ سے فرمایا کہ ۱۰ شوال کو میرا ارادہ حج ہے بہت لوگ جاتے ہیں حج کا طریقہ اور آداب لکھ کر چھاپ دے، حضرت سید صاحب کے حکم سے بکمال استعجال یہ چند سطور تحریر ہوئیں امید کہ بہ برکت سادات کرام اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور مسلمان بھائیوں کو نفع پہنچائے۔ آمین!

(العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ جلد ۱۰ ص ۷۲۵ ص ۷۲۶ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاہور)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ نقل کیا جا چکا ہے جس میں آپ فرماتے ہیں کہ:

"سید سنی المذہب کی تعظیم لازم ہے اگرچہ اس کے اعمال کیسے ہی ہوں ان اعمال کے سبب اس سے تنفر نہ کیا جائے نفس اعمال سے تنفر ہو بلکہ اس کے مذہب میں بھی قلیل فرق ہو کر حد کفر تک نہ

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

پہنچے جیسے تفضیل تو اس حالت میں بھی اس کی تعظیم سیادت نہ جائے گی"

قارئین اہل سنت وجماعت ! یہ تو تھا فتویٰ اب آپ کا عمل ملاحظہ فرمائیں ۔ آپ ایک سید صاحب کو حقیقت مسئلہ کی وضاحت کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"فقیر ہر سُنی مسلمان کو مستحق ادب جانتا ہے خصوصاً جناب تو اہل علم وسادات سے ہیں، مقصود صرف اتنا ہے کہ جناب بھی بمقتضائے بزرگی حسب ونسب عمر وعلم ان گزارشوں کو بنظر غور وتحقیق حق استماع فرمائیں ، اگر حق واضح ہو تو قبول ، مرجوع وماموں کہ علماء کے لیے رجوع الی الحق عار نہیں

(العطایا النبویة فی الفتاویٰ الرضویة جلد ۸ ص ۶۱۹ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاھور)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حضرت سیدنا زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول کا اہل بیت کرام سے ادب واحترام کا رشتہ یوں بیان فرماتے ہیں:

"ایک مرتبہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑے پر سوار ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رکاب تھامی حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ کیا اے ابن عم رسول ﷺ انھوں نے کہا ہمیں یہی تعلیم دی گئی ہے کہ علما کے ساتھ ادب کریں اس پر حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑے سے اترے اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور فرمایا ہمیں بھی حکم ہے کہ اہل بیت اطہار کے ساتھ ایسا ہی کریں

(مولانا مصطفیٰ رضا: الملفوظ معروف بہ ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ اول ص ۸۷ مطبوعہ یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ، ایضاً حصہ اول ص ۱۴۴ مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا اہل بیت کرام سے محبت وعقیدت اور احترام کا رشتہ قابل رشک تھا، آپ سے سوال ہوا:

"عرض: سید کے لڑکے کو اس کا استاد تادیبا (یعنی ادب سکھانے کے لیے) مار سکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد: قاضی جو حدود الٰہیہ قائم کرنے پر مجبور ہے اس کے سامنے اگر کسی سید پر حد ثابت ہوئی تو

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

باوجودیکہ اس پر حد لگانا فرض ہے اور وہ حد لگائیگا لیکن اس کو حکم ہے کہ سزا دینے کی نیت نہ کرے بلکہ دل میں یہ نیت رکھے کہ شہزادے کے پیر میں کیچڑ لگ گئی ہے اسے صاف کر رہا ہوں تو قاضی جس پر سزا دینا فرض ہے اس کو تو یہ حکم ہے۔

تابہ معلم چہ رسد (پھر معلم کو کیسے حق پہنچتا ہے!)

(مولانا مصطفی رضا: الملفوظ معروف به ملفوظات اعلیٰ حضرت حصه سوم ص ۵۵ ص ۵۶ مطبوعه یونائیٹڈ انڈیا پریس لکھنؤ، ایضاً حصه سوم ص ۳۹۶ مطبوعه مکتبة المدینه ،کراچی)

اہل بیت اطہار خلاصہ مخلوقات ہیں:۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

والہٖ خلاصۃ الانام

مع صحبہ الافاضل الکرام

ترجمہ:۔اوران کی آل پر خلاصہ مخلوقات ہیں مع صحابہ کے کہ بہت فضیلت وکرم والے ہیں۔اس مذکورہ بالا شعر کے فائدہ میں لکھتے ہیں:

" اس قسم کے کلمات اہل عرف مقام مدح میں استعمال کرتے ہیں، مثلاً امام الائمہ ابوحنیفہ، سیدالاولیاء حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما بلکہ علماء وسادات عصر کو لکھتے ہیں، افضل المحققین، اکمل المدققین، خلاصہ دودمانِ مصطفوی، نقاوۂ خاندانِ مرتضوی اوران الفاظ سے عموم و استغراقِ حقیقی مراد نہیں لیتے ورنہ بایں معنی امام الائمہ وسید الاولیاء حضور اقدس سرور دوعالم ﷺ ہیں وبس، اور اگر امت میں لیجیے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ،اسی طرح خلاصہ دودمانِ مصطفوی حضرت بتول زہرا ہیں،اور اوپر سے لیجیے تو حضرت مولا مشکل کشاء اور نقاوۂ خاندان مرتضوی حضرت حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ،پس واضح ہوگیا کہ طور متعارف پر حضرات آل اطہار کو خلاصہ مخلوقات کہنا بہت صحیح ہے اوراس سے ان کی فضیلت انبیاء ومرسلین بلکہ خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر لازم نہیں آتی کہ جو امور عقائد حقہ میں مستقر ہوچکے .

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

وہ خود ایضاح مراد کو بس ہیں"

(العطایاالنبویة فی الفتاویٰ الرضویة جلد ۱۰ ص۸۱۰ص۸۱۱ص۸۱۲ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاھور)

خدمت اہل بیت پر اجر کی انتہا:

اہل بیت عظام کی بارگاہ میں ھدیہ پیش کرنا کس درجہ کا حامل ہے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے ملاحظہ ہو۔

"بڑے مال والے اگر اپنے خالص مالوں سے بطور ہدیہ ان حضرات علیہ کی خدمت نہ کریں تو ان کی بے سعادتی ہے، وہ وقت یاد کریں جب ان حضرات کے جدّ اکرم ﷺ کے سوا ظاہری آنکھوں کو بھی کوئی ملجا و ماوانہ ملے گا۔ کیا پسند نہیں آتا کہ وہ مال جو انھیں کے صدقے میں انھیں کی سرکار سے عطا ہوا، جسے عنقریب چھوڑ کر پھر ویسے ہی خالی ہاتھ زیر زمین جانے والے ہیں۔ ان کی خوشنودی کے لیے ان کے پاک مبارک بیٹوں پر اس کے ایک حصہ صرف کیا کریں کہ اس سخت حاجت کے دن اس جواد کریم رؤف ورحیم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کے بھاری انعاموں، عظیم اکراموں سے مشرف ہوں، ابن عساکر امیر المومنین مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

من صنع الیٰ اھل بیتی یدًا کافأتہ علیھا یوم القیمۃ

جو میرے اہل بیت میں سے کسی کے ساتھ اچھا سلوک کریگا میں روز قیامت اس کا صلہ اسے عطا فرماؤں گا۔

خطیب بغدادی امیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

من صنع صنیعۃ الی احد من خلف عبدالمطلب فی الدّنیا فعلی مکافأتہ اذالقینی

(تاریخ بغداد،ترجمہ: ۵۲۲۱ عبداللہ بن محمد الفزاری،دارالکتاب العربی بیروت، ۱۰/۱۰۳)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جو شخص اولاد عبدالمطلب میں کسی کے ساتھ دنیا میں نیکی کرے اس کا صلہ دینا مجھ پر لازم ہے جب وہ روز قیامت مجھ سے ملے گا۔

اللہ اکبر، اللہ اکبر! قیامت کا دن، وہ قیامت کا دن، وہ سخت ضرورت سخت حاجت کا دن، اور ہم جیسے محتاج، اور صلہ عطا فرمانے کو محمد ﷺ سا صاحب التاج، خدا جانے کیا کچھ دیں اور کیسا کچھ نہال فرمادیں، ایک نگاہ لطف ان کی جملہ مہمات دو جہاں کو بس ہے، بلکہ خود یہی صلہ کروڑوں صلے سے اعلیٰ وانفس ہے، جس کی طرف کلمہ کریمہ "اذا لقینی" (جب وہ روز قیامت مجھ سے ملے گا) اشارہ فرماتا ہے بلفظ "اذا" تعبیر فرمانا بحمد اللہ روز قیامت وعدۂ وصال و دیدار محبوب ذی الجلال کا مژدہ سناتا ہے، مسلمانو! اور کیا درکار ہے دوڑو اور اس دولت وسعادت کو لو" وباللہ التوفیق"

(العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ جلد ۱۰ ص ۱۰۵ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاھور)

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ نے سادات عظام کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں کے مسئلہ پر پورا ایک علمی وتحقیقی رسالہ لکھا، جس کا نام آپ نے "الزھر الباسم فی حرمۃ الزکوٰۃ علی بنی ھاشم" (بنی ہاشم پر زکوٰۃ کی حرمت کے بارے میں کھلا ہوا شگوفہ) رکھا ہے، یہ رسالہ "فتاویٰ رضویہ" میں (جلد ۱۰، ص ۲۷۱ تا ص ۲۸۸) میں موجود ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا" سادات محتاجین کو زر زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں، بہت سادات محتاج ایسے ملتے ہیں کہ خود مانگتے ہیں اور میں نے سنا ہے۔ کہ علمائے رام پور نے جواز کا فتویٰ دیا ہے مگر میں نے اب تک یہ جرأت نہ کی، اس بارہ میں آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ بینوا توجروا"

اس کے جواب میں فقیہ زمان، محدث زماں، امام احمد رضا خاں قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے خوب تحقیقی جواب تحریر فرمایا لکھتے ہیں:

"یہ باون (۵۲) عبارتیں اور ستائیس (۲۷) حدیثیں جن کی طرف فقیر نے اس تحریر میں اشارہ کیا، بحمد اللہ، اس وقت فقیر کے پیش نظر ہیں، سب کی نقل سے بخوف تطویل دست کشی کی، بالجملہ

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اسلامی مثل شک وارتیاب نہیں کہ سادات کرام و بنی ہاشم پر زکوۃ یقیناً حرام، نہ انہیں لینا جائز نہ دینا جائز۔ نہ ان کے دیے زکوۃ ادا ہو تو اس میں گناہ کے سوا کچھ حاصل نہیں، اور اس کے جواز پر فتویٰ دینا محض غلط و باطل اور حیلہ سخت بلکہ قابلیت اغماض سے عاری و عاطل، کیا معلوم نہیں کہ علمائے کرام نے ایسے فتویٰ کی نسبت کیسے سخت الفاظ ارشاد کیے ہیں"

(العطایا النبویۃ فی الفتاویٰ الرضویۃ جلد ۱۰ ص ۱۰۴ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوہاری دروازہ لاہور)

رہا یہ کہ پھر اس زمانہ پر آشوب میں حضرات سادات کی مواسات کیونکر ہو؟ اس کے جواب میں آپ رحمتہ اللہ علیہ نے ایسا لکھا جس کے لفظ لفظ سے آپکی محبت اہل بیت چھلک رہی ہے ملاحظہ ہو۔

"متوسط حال والے اگر مصارف مستحبہ کی وسعت نہیں دیکھتے تو بحمد اللہ وہ تدبیر ممکن ہے کہ زکوۃ کی زکوۃ ادا ہو اور خدمت سادات بھی بجا ہو یعنی کسی مسلمان مصرف زکوۃ معتمد علیہ کو کہ اس کی بات سے نہ پھرے، مال زکوۃ سے کچھ روپے بہ نیت زکوۃ دے کر مالک کر دے، پھر اس سے کہے تم اپنی طرف سے فلاں سید کی نذر کر دو اس میں دونوں مقصود حاصل ہو جائیں گے کہ زکوۃ تو اس فقیر کو گئی اور یہ جو سید نے پایا نذرانہ تھا، اس کا فرض ادا ہو گیا اور خدمت سید کا کامل ثواب اسے فقیر دونوں کو ملا"

(العطایا النبویۃ فی الفتاویٰ الرضویۃ جلد ۱۰ ص ۱۰۵ ص ۱۰۶ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوہاری دروازہ لاہور)

<u>توہین اہل بیت حرام بلکہ کفر ہے</u>

اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت امام احمد رضا خاں رحمتہ اللہ علیہ سے سوال ہوا:

"جو لوگ سیدوں کو کلمات بے ادبانہ کہا کرتے ہیں اور ان کے مراتب کو خیال نہیں کرتے بلکہ کلمہ تحقیر آمیز کہہ بیٹھتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟

اس کے جواب میں آپ لکھتے ہیں کہ:

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

"سادات کرام کی تعظیم فرض ہے اوران کی توہین حرام، بلکہ علمائے کرام نے ارشادفرمایا جو کسی عالم کو مولویا یا کسی کو میروا بروجہ تحقیر کہے کافر ہے، مجمع الانہر میں ہے۔

الاستخفاف بالا شراف والعلماء کفرومن قال لعالم عویلم اولعلوی علیوی قاصدًا به الاستخفاف کفر

(مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر،باب المرتد ثم ان الفاظ الکفر الخ دلراحیاء التراث العربی بیروت،۱/۶۹۵)

سادات کرام اور علماء کی تحقیر کفر ہے، جس نے عالم کی تصغیر کر کے عویلم یا علوی کا علیوی تحقیر کی نیت سے کہا تو کفر کیا"

(العطایاالنبویۃ فی الفتاویٰ الرضویۃ جلد۲۲ ص۴۲۰ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن اندرون لوھاری دروازہ لاھور)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

فرح و سرور
علی
میلادالرسول

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضور اکرم ﷺ کا ظہور قدسی اور ولادت مقدسہ مومنین کے حق میں کمال فرحت و سرور کا موجب ہے۔ جسکا اظہار محافل میلاد، خیرات و صدقات کی صورت میں اہل محبت، مومنین، مخلصین ہمیشہ سے کرتے آرہے ہیں۔ بعض مدعیان علم و دانش اہل محبت کے فرح و سرور کو دیکھ کر غصہ سے بے قابو ہو کر اہل محبت پر طعن و تشنیع کے تیروں کی موسلا دھار بارش شروع کر دیتے ہیں ان پر اتمام حجت کیلئے قرآن و حدیث و عبارات ائمہ و محدثین کی تصریحات پیش کی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ "قرآن مجید" میں ارشاد فرماتا ہے:

"قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔

(: پارہ: ۱۱، سورۃ یونس، آیت: ۵۸۔)

"(اے پیغمبر ﷺ) کہہ دے اللہ کے فضل اور رحمت پر (وہ خوش ہوں) انہی (دونوں چیزوں) پر خوش ہونا چاہئے۔"

(:ترجمہ :نواب وحیدالزمان غیرمقلد وھابی۔)

نوٹ: ترجمہ میں بریکٹ کے اندر والے الفاظ بھی مترجم کے ہی ہیں۔

اگر ہم "قرآن مجید" پر نظر ڈالیں تو یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ نبی کریم رؤوف الرحیم ﷺ ہی کی ذات گرامی اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔ لفظ "فضل" کی تفسیر سورۃ الاحزاب کی اس آیت کریمہ سے ہوتی ہے جس میں حضور نبی کریم ﷺ کا تذکرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو "فضل کبیر" فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں حضور نبی کریم ﷺ کو "فضل کبیر" قرار دیتے ہوئے فرمایا:

ا: "يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۔ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۔"

(: پارہ: ۲۱ سورۃ الاحزاب، آیت: ۴۵، ۴۶۔)

"اے نبی یقیناً ہم نے ہی آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے گواہیاں دینے والا، خوشخبریاں سنانے والا آگاہ کرنیوالا اور اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانیوالا اور روشن چراغ آپ مومنوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان کیلئے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔"

(:ترجمہ: محمد جونا گڑھی وھابی۔)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہی نہیں بلکہ فضل کبیر یعنی سب سے بڑا فضل ہے۔

لفظ "رحمت" کی تفسیر سورۃ الانبیاء کی اس آیت سے ہوتی ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں حضور اکرم ﷺ کو "رحمت للعالمین" قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

(پارہ: ۱۷" سورۃ الانبیاء، آیت: ۱۰۷)

"اے نبی ﷺ ہم نے تو تم کو دنیا والوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

(:ترجمہ: مودودی۔)

۲: درج ذیل آیت مبارکہ بھی حضور نبی کریم ﷺ کے اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت ہونے کا واضح ثبوت فراہم کرتی ہے:

"فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ"

"اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم نقصان والے ہو جاتے

("ترجمہ: محمد جونا گڑھی وھابی)

دیوبندیوں کے "حکیم الامت" اشرف علی تھانوی نے اس آیت کے متعلق یوں کہا ہے:

"اکثر مفسرین کے نزدیک فضل اور رحمت سے حضور کا وجود باجود مراد ہے۔

("خطبات میلاد النبی ﷺ" ص: ۶۲، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان۔)

۳: "قرآن مجید" نے حضور ﷺ کو اللہ کا فضل اور رحمت قرار دیتے ہوئے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

"وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا۔"

(پارہ: ۵" سورۃ النساء، آیت: ۸۳۔)

"اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو بجز تھوڑے لوگوں کے تم شیطان کی پیروی کرتے۔" (ترجمہ: تھانوی)

اشرف علی تھانوی صاحب نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں یوں کہا ہے:

"یہاں بھی بقول اکثر مفسرین حضور ہی مراد ہیں۔"

(خطبات میلاد النبی ﷺ" ص: ۶۲، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ،

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ملتان ۔)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک فضل ورحمت کا مفہوم:۔

امام آلوسی (۱۲۱۷، ۱۲۷۰ھ) بیان کرتے ہیں:

"اَخْرَجَ اَبُو الشَّيْخِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ الْفَضْلَ الْعِلْمُ وَالرَّحْمَةَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَ اَخْرَجَ الْخَطِيْبُ وَابْنُ عَسَاكِرَ عَنْهُ تَفْسِيْرَ الْفَضْلِ بِالنَّبِيِّ ﷺ ۔"

("تفسیر روح المعانی" جلد: ۱۱، ص: ۱۴۱، دار احیاء التراث العربی، "تفسیر در منثور" جلد: ٤، ص: ٣٦٨، "تفسیر البحر المحیط" جلد: ٥، ص: ۱۷۱ ۔)

"ابو شیخ نے حضرت عبداللہ بن عباس رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا سے روایت کیا ہے کہ فضل سے مراد علم ہے اور رحمت سے مراد محمد ﷺ ہیں۔ خطیب اور ابن عساکر نے ابن عباس رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا سے نقل کیا ہے کہ فضل سے مراد حضور نبی اکرم ﷺ ہیں۔"

مولوی اشرف علی تھانوی اور فضل ورحمت سے مراد کون؟

آل دیوبند کے "حکیم الامت مجدد الملت" اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے:

"اس مقام پر ہر چند کہ آیت کے سیاق پر نظر کرنے کے اعتبار سے قرآن مجید مراد ہے لیکن اگر ایسے معنٰی عام مراد لئے جائیں کہ قرآن مجید بھی اس کا ایک فرد رہے تو یہ زیادہ بہتر ہے وہ یہ ہے کہ فضل اور رحمت سے مراد حضور (ﷺ) کا قدوم مبارک لیا جائے۔ اس تفسیر کے موافق جتنی نعمتیں اور رحمتیں ہیں خواہ وہ دنیوی ہوں یا دینی اور اس میں قرآن بھی ہے۔ سب اس میں داخل ہو جائیں گی۔ اس لئے کہ حضور (ﷺ) کا وجود باجود اصل ہے تمام نعمتوں کی اور مادہ ہے تمام رحمتوں اور فضل کا۔ پس یہ تفسیر اجمع التفاسیر ہو جائے گی۔"

(خطبات میلاد النبی ﷺ ص: ٦٣، وعظ...... السرور...... قل بفضل اللہ و برحمتہ، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان ۔)

فضل ورحمت کی آمد پر فرح وسرور (خوشی) جتنی بھی ہو وہ کم ہے:۔

دیوبندی مکتب فکر کے جید عالم دین اشرف علی تھانوی صاحب نے سورۂ یونس کی آیت

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نمبر ۵۸ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحمت کے نزول پر خوشی منانے کا حکم کیوں دیا ہے اسکی وجہ کچھ یوں بیان کی ہے:

"پس اس تفسیر کی بنا پر حاصل اس آیت کا یہ ہوگا کہ ہم کو حق تعالیٰ ارشاد فرمار ہے ہیں کہ حضور کے وجود باجود پر خواہ وجود نوری ہو یا ولادت ظاہری اس پر خوش ہونا چاہئے۔ اس لئے کہ حضور (ﷺ) ہمارے لئے تمام نعمتوں کے واسطہ ہیں۔ حتی کہ ہم کو جو روٹیاں دو وقتہ مل رہی ہیں اور عافیت اور تندرستی اور ہمارے علوم یہ سب حضور (ﷺ) ہی کی بدولت ہیں اور یہ نعمتیں تو وہ ہیں جو عام ہیں اور سب سے بڑی دولت ایمان ہے جس کا حضور (ﷺ) سے ہم کو پہنچنا بالکل ظاہر ہے۔ غرض اصل الاصول تمام مواد فضل و رحمت کی حضور (ﷺ) کی ذات بابرکات ہوئی۔ پس ایسی ذات بابرکات کے وجود پر جس قدر بھی خوشی اور فرح ہو کم ہے۔"

(خطبات میلاد النبی ﷺ ص: ٦٣، باب: نعمت عظیمه، مطبوعه ادارة تالیفات اشرفیه، ملتان۔)

میلاد الرسول ﷺ پر فرح و سرور کے اظہار پر صلہ:

حضرت سیدنا عبداللہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کے گھر جب نبی کریم ﷺ کی ولادت مبارکہ ہوئی تو ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے ابولہب کو جا کر نبی کریم ﷺ کی ولادت مقدسہ کی خبر دی تو ابولہب یہ میلاد النبی ﷺ کی خبر سن کر اتنا خوش ہوا کہ اس نے اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کر دیا۔ اگر چہ اس کی موت کفر پر ہوئی اور اسکی مذمت میں پوری سورۃ قرآن مجید میں موجود ہے۔ لیکن میلاد النبی ﷺ پر فرحت و سرور کا جو اسکو بھی فائدہ ہوا وہ سنیے!

"صحیح البخاری" میں ہے:

"قَالَ عُرْوَةُ ثُوَيْبَةُ مَوْلَاةٌ لِأَبِي لَهَبٍ كَانَ أَبُوْلَهَبٍ أَعْتَقَهَا فَأَرْضَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمَّا مَاتَ أَبُوْلَهَبٍ أُرِيَهُ بَعْضُ أَهْلِهِ بِشَرِّ حِيْبَةٍ، قَالَ لَهُ: مَاذَا لَقِيْتَ؟ قَالَ أَبُوْلَهَبٍ: لَمْ أَلْقَ بَعْدَكُمْ غَيْرَ أَنِّيْ سُقِيْتُ فِيْ هٰذِهِ بِعَتَاقَتِيْ ثُوَيْبَةَ

(صحیح البخاری کتاب النکاح، باب وامهاتکم اللاتی ارضعنکم، جلد: ٢، ص: ٧٦٤، "مصنف عبدالرزاق" جلد: ٨، ص: ٤٧٨، "دلائل النبوة للبیهقی" جلد: ١، ص: ١٦٩، "شرح السنة للبغوی" جلد: ٩، ص: ٧٦، "صفوة الصفوة لابن جوزی" جلد: ١، ص: ٦٢، "الروض الانف" جلد:

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

۳،ص: ۹۸،۹۹،"البدایہ والنہایہ" جلد: ۲، ص: ۲۲۹،۲۳۰،"طبقات الکبریٰ لابن سعد" جلد: ۱، ص: ۱۰۸)

''حضرت عروہ فرماتے ہیں ثویبہ ابولہب کی باندی تھی۔ جسے اس نے (حضور نبی کریم ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں) آزاد کردیا تھا۔اس نے حضور ﷺ کو دودھ بھی پلایا، ابولہب کے مرنے کے بعد اس کے بعض اہل نے اسے بہت بری حالت میں خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا مرنے کے بعد تیرا کیا حال رہا؟ ابولہب نے کہا تم سے جدا ہوکر میں نے کوئی راحت نہیں پائی، سوائے اس کے کہ میں تھوڑا سا سیراب کیا جاتا ہوں، اسلئے کہ میں نے (حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں) ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔''

آئمہ ومحدثین کا میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانے کا اس روایت سے استدلال:۔

امت مسلمہ کے جلیل القدر ائمہ ومحدثین نے اس روایت سے میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانے پر استدلال کیا ہے:

۱: حافظ شمس الدین محمد بن عبداللہ جزری (متوفی: ۶۶۰ھ):۔

حافظ شمس الدین محمد بن عبداللہ جزری رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ نے اپنی تالیف "عرف التعریف بالمولد الشریف" میں لکھا ہے:

"فَاِذَا كَانَ اَبُوْلَهَبِ الْكَافِرُ الَّذِیْ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِذَمِّهٖ جُوْزِیَ فِی النَّارِ بِفَرْحِهٖ لَیْلَةَ مَوْلِدِالنَّبِیِّ ﷺ بِهٖ، فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ اُمَّةِ النَّبِیِّ ﷺ یُسَرُّ بِمَوْلِدِهٖ، وَبَذَلَ مَا تَصِلُ اِلَیْهِ قُدْرَتُهٗ فِیْ مَحَبَّتِهٖ ﷺ؟ لَعَمْرِیْ اِنَّمَا یَكُوْنُ جَزَآؤُهٗ مِنَ اللّٰهِ الْكَرِیْمِ اَنْ یُّدْخِلَهٗ بِفَضْلِهٖ جَنَّاتِ النَّعِیْمِ۔

("تاریخ الخمیس" جلد: ۱، ص: ۲۲۲، "سیرت حلبیہ" جلد: ۱، ص: ۱۳۷.)

''حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر خوشی منانے کے اجر میں اس ابولہب کے عذاب میں بھی تخفیف کردی جاتی ہے جس کی مذمت میں قرآن حکیم میں ایک مکمل سورت نازل ہوتی ہے۔تو امتِ محمدیہ کے اُس مسلمان کو ملنے والے اجر وثواب کا کیا عالم ہوگا جو آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی مناتا ہے اور آپ ﷺ کی محبت وعشق میں حسب استطاعت خرچ کرتا ہے خدا کی قسم! میرے نزدیک اللہ تعالیٰ ایسے مسلمان کو اپنے حبیب مکرم ﷺ کی خوشی

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

منانے کے طفیل اپنی نعمتوں بھری جنت عطا فرمائے گا۔"

۲: حافظ الدنیا امام ابن حجر عسقلانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ):

حافظ ابن حجر شہاب الدین ابو الفضل احمد بن علی العسقلانی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ایک عظیم محدث وشارح صحیح البخاری ہیں۔ جن کے متعلق آلِ نجد کے "محقق" زبیر علی زئی نے یوں لکھا ہے:

"مشہور اہلحدیث عالم اور محدث کبیر حافظ ابن حجر العسقلانی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ۔

(ماهنامه الحديث حضرو" شماره: ۹۰، ص: ۲۷.)

آپ (ابن حجر عسقلانی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) نے اس روایت کے تحت لکھا ہے:

"إِنَّ الْعَبَّاسَ قَالَ لَمَّا مَاتَ أَبُوْلَهَبٍ رَأَيْتُهُ فِي مَنَامِيْ بَعْدَ حَوْلٍ فِيْ شَرِّ حَالٍ فَقَالَ مَا لَقِيْتُ بَعْدَكُمْ رَاحَةً إِلَّا أَنَّ الْعَذَابَ يُخَفَّفُ عَنِّيْ فِيْ كُلِّ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ قَالَ وَذَٰلِكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وُلِدَ يَوْمَ الْإِثْنَيْنِ وَكَانَتْ ثُوَيْبَةُ بَشَّرَتْ أَبَالَهَبٍ بِمَوْلِدِهٖ فَأَعْتَقَهَا۔

(فتح الباری شرح صحيح البخاری" جلد: ۹، ص: ۱۱۸.)

"حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے کہ جب ابولہب مر گیا تو میں نے سال کے بعد اسے خواب میں برے حال میں دیکھا اس نے کہا کہ میں نے تمہارے بعد کسی راحت کو نہیں پایا۔ ماسوائے اس کے کہ بے شک سوموار کے دن مجھ پر عذاب ہلکا کر دیا جاتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ یہ اس لئے ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ کا میلاد پیر کے دن ہوا اور ثویبہ نے ابولہب کو آپ کے میلاد کی بشارت دی تو اس نے اسے آزاد کر دیا۔"

۳: حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی (۷۷۷۔۸۴۲ھ):

حافظ شمس الدین محمد بن ناصر الدین دمشقی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ عظیم امام ہیں۔ آل نجد کے "المحدث الفقیہ" بدیع الدین راشدی نے آپ کے متعلق یوں لکھا ہے:

"علم النقاد، إِمَامُ الْجَرْحِ وَالتَّعْدِيْلِ أَبُوْعَبْدِاللّٰهِ شَمْسُ الدِّيْنِ الدِّمَشْقِيُّ

(الهداية المستفيد مقدمه" ص: ٦٤، جلد: ١)

آپ نے "مورد الصادی فی مولد الهادی" کتاب میں یوں لکھا ہے:

"قَدْ صَحَّ أَنَّ أَبَالَهَبٍ يُخَفَّفُ عَنْهُ عَذَابُ النَّارِ فِيْ مِثْلِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ لِإِعْتَاقِهٖ ثُوَيْبَةَ سُرُوْرًا بِمِيْلَادِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَنْشَدَ: إِذَا كَانَ هٰذَا كَافِرٌ جَاءَ

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ذَمُّهُ......وَكَانَتْ يَدَاهُ فِي الْجَحِيْمِ مُخَلَّدًا اَتٰى اَنَّهُ فِيْ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ دَائِمًا ......يُخَفَّفُ عَنْهُ لِلسُّرُوْرِ بِاَحْمَدَا فَمَا الظَّنُّ بِالْعَبْدِ الَّذِيْ طُوْلَ عُمْرِهٖ......بِاَحْمَدَ مَسْرُوْرًا وَمَاتَ مُوَحِّدًا۔"

(حسن المقصد فی عمل المولد للسیوطی"ص: ٦٦۔)

"یہ بات صحت کے ساتھ ثابت ہے کہ ابولہب کیلئے ہر پیر کے دن عذاب میں اس لئے تخفیف کر دی جاتی ہے کہ اس نے حضور نبی کریم ﷺ کے میلاد مبارک کی خوشی میں اپنی لونڈی ثوئیبہ کو آزاد کر دیا تھا (اسکے بعد انہوں نے آقائے دوجہاں کی شان میں نعتیہ اشعار لکھے) جب ایک کافر جس کی مذمت میں قرآنی آیات اتریں کہ اس کے ہاتھ آتش دوزخ میں ہمیشہ کیلئے تباہ ہو جائیں کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ ہمیشہ پیر کے دن احمد مصطفےٰ ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرنے کے صلہ میں اس کے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے پھر اس اللہ کے بندے کیساتھ کیا معاملہ ہوگا جس نے پوری زندگی احمد مصطفےٰ ﷺ کے میلاد شریف پر حالت مسرت وشادمانی میں گزار دی اور دم آخر تک توحید کا پرچم بلند کیے رکھا۔"

۴: شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی (۹۵۸ھ۔۱۰۵۲ھ) :۔

حضرت شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اسی روایت کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"در اینجا سنداست مراهل موالید راکه درشب میلاد آنحضرت ﷺ سرور کنند وبذل اموال نمایند یعنی ابولهب که کافربود، و قرآن بمذمت وے نازل شده، چوں بسرور میلاد آنحضرت ﷺ...... جزاداده شدتاحال مسلمان که مملوست بمحبت وسرور وبذل مال در وے چه باشد

(مدارج النبوۃ"جلد: ۲، ص: ۱۹، مطبوعه النوریه الرضویه پبلشنگ کمپنی لاهور۔)

"یہ روایت موقع میلاد پر خوشی منانے اور مال صدقہ کرنے والوں کیلئے دلیل اور سند ہے۔ ابولہب جس کی مذمت میں ایک مکمل سورت قرآنی نازل ہوئی۔ جب وہ حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں لونڈی آزاد کر کے عذاب میں تخفیف حاصل کر لیتا ہے تو اس مسلمان کی خوش نصیبی کا کیا عالم ہوگا جو اپنے دل میں موجزن محبت رسول ﷺ کیوجہ سے میلاد النبی ﷺ کے دن مسرت (خوشی) اور

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

عقیدت کا اظہار کرے۔"

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ علمائے غیر مقلدین کی نظر میں!

۱: غیر مقلدین کے "امام العصر" ابراہیم میر سیالکوٹی نے لکھا ہے:

"مجھ عاجز کو آپ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) کے علم وفضل اور خدمت علم حدیث اور صاحب کمالات ظاہری وباطنی ہونے کی وجہ سے حسن عقیدت ہے۔ آپ کی کئی ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں۔

(تاریخ اہلحدیث" ص: ۴۴۲، مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ، اردو بازار لاہور)

۲: عبدالرشید عراقی مصنف "چالیس علمائے اہلحدیث" نے لکھا ہے:

"حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو برصغیر پاک وہند کی علمی اور مذہبی تاریخ میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ تقریباً نصف صدی تک آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے دہلی میں کتاب وسنت کی اشاعت اور شرک وبدعت کی تردید میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

(دو روشن ستارے" ص: ۷۳، مطبوعہ نور اسلام اکیڈمی)

ایک اور جگہ یوں لکھا ہے:

"حضرت شیخ کی تصانیف علمی وتحقیقی حیثیت سے بلند پایہ ہیں ان میں بڑا علمی وتحقیقی مواد جمع ہے۔ جو حضرت شیخ نے بڑی تحقیق اور تدقیق سے اپنی کتب میں جمع کیا ہے۔"

(دو روشن ستارے" ص: ۱۰۴)

شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ علمائے دیوبند کی نظر میں!

۱: آل دیوبند کے "حکیم الامت، مجدد الملت" اشرف علی تھانوی نے یوں لکھا ہے:

"بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالت بیداری میں روزمرہ ان کو دربار نبوی میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی ہے۔ ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں انہی میں سے ایک حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے اور صاحب حضوری تھے"

(الافاضات الیومیہ" جلد: ۹، ص: ۱۳۸، ملفوظ نمبر: ۱۳۷،

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مطبوعہ المکتبہ الاشرفیہ جامعہ اشرفیہ فیروزپور روڈ لاہور۔)

۴: مولوی عبدالرشید نعمانی نے یوں لکھا ہے:

"اکابر علمائے دیوبند جن حضرات علماء کی طرف انتساب میں فخر محسوس کرتے ہیں ان میں (سے ایک) شیخ اجل عبدالحق محدث دہلوی

(یزیدکی شخصیت اہل سنت کی نظرمیں" ص: ۱۸۱ مطبوعہ مجلس نشریات اسلام کراچی۔)

۵: مولانا عبدالحی فرنگی محلی لکھنوی (۱۲۶۴ھ، ۱۳۰۴ھ):

لکھتے ہیں:

"پس جب ابولہب ایسے کافر پر آپ کی ولادت کی خوشی کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی تو جو کوئی امتی آپ کی ولادت کی خوشی کرے اور اپنی قدرت کے موافق آپ ﷺ کی محبت میں خرچ کرے کیوں کر اعلیٰ مرتبہ کو نہ پہنچے گا۔

(مجموعة الفتاویٰ" جلد: ۲، ص: ۲۸۲، كتاب الخطر والاباحة، مطبوعه ایچ ایم سعید، کمپنی ،ادب منزل، پاکستان،چوک کراچی)

علمائے اہلحدیث کا اس روایت سے میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانے پر استدلال:

۱: ابن قیم:

نے لکھا ہے:

"وَلَمَّا وُلِدَ النَّبِيُّ ﷺ بَشَّرَتْ بِهِ ثُوَيْبَةُ اَبَا لَهَبٍ وَكَانَ مَوْلَاهَا وَقَالَتْ قَدْ وُلِدَ اللَّيْلَةَ لِعَبْدِ اللّٰهِ اِبْنٌ فَاَعْتَقَهَا اَبُوْلَهَبٍ مَسْرُوْرًا بِهِ فَلَمْ يُضِعِ اللّٰهُ ذَالِكَ لَهُ وَسَقَاهُ بَعْدَ مَوْتِهِ فِي النَّقْرَةِ الَّتِي فِي اَصْلِ اِبْهَامِهِ۔

(تحفة المودود باحكام المولود" ص: ۱۹)

"جب نبی کریم ﷺ کا میلاد شریف ہوا تو ثویبہ نے اس کی بشارت ابولہب کو دی جو اس کا مالک تھا اور کہا کہ رات (حضرت) عبداللہ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے۔ ابولہب نے خوشی میں آکر اسے آزاد کردیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل ضائع نہیں کیا اور موت کے بعد اس کے انگوٹھے سے اسے ایک خاص قسم کا پانی پلایا۔"

قارئین!

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ابن قیم کی اس عبارت سے واضح ہوا کہ میلاد النبی ﷺ پر خوشی و سرور اگر کافر بھی کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا بھی یہ عمل ضائع نہیں کرتا اور اسے قبر میں اس کا اجر ملتا رہتا ہے تو اگر نبی کریم ﷺ کا غلام نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف پر خوشی منائے تو اس کا تو معاملہ ہی جدا ہوگا۔

۲: عبداللہ بن محمد نجدی:

آل نجد کے "شیخ الاسلام و مجدد الدعوۃ" محمد بن عبدالوہاب نجدی کے سگے بیٹے عبداللہ نجدی نے یوں لکھا ہے:

"فَإِذَا كَانَ هٰذَا أَبُوْلَهَبٍ الْكَافِرُ الَّذِيْ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِذَمِّهٖ جُوْزِيَ بِفَرْحِهٖ لَيْلَةَ مَوْلِدِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٖ فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنَ اللّٰهِ يُسَرُّ مَوْلِدِهٖ۔

(مختصر سیرۃ الرسول ﷺ" ص: ۱۷، باب: رضاعہ من ثویبۃ عتیقۃ ابی لہب مطبوعہ دار السلام، ریاض۔)

"جب ابولہب جیسا کافر جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا اس کا یہ حال ہے کہ اسے نبی کریم ﷺ کے میلاد شریف کی خوشی منانے کی وجہ سے جزا دی گئی ہے تو اللہ تعالیٰ کو ماننے والے توحید پرست مسلمان کا درجہ کیا ہوگا جو آپ ﷺ کا میلاد شریف مناتا ہے۔"

علمائے دیوبند کے مفتی رشید احمد لدھیانوی کا میلاد النبی ﷺ پر خوشی منانے پر اس روایت سے استدلال:

آل دیوبند کے "مفتی" اور مستند و معروف عالم رشید احمد لدھیانوی نے لکھا ہے:

"جب ابولہب جیسے کافر کیلئے میلاد النبی ﷺ کی خوشی کیوجہ سے عذاب میں تخفیف ہوگئی تو جو کوئی امتی آپ کی ولادت کی خوشی کرے اور حسب وسعت آپ کی محبت میں خرچ کرے تو کیونکر اعلیٰ مراتب حاصل نہ کرے گا۔

(احسن الفتاویٰ" جلد: ۱، ص: ۳۴۷،۳۴۸، مطبوعہ ایچ ایم سعید، کراچی۔)

حضور ﷺ کے میلاد شریف پر خوشی منانے کا جواز دیوبندی حکیم الامت کی زبان سے:

علمائے دیوبند کے اشرف علی تھانوی نے کہا ہے:

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

"خوب سمجھ لینا چاہئے کہ جب قرآن مجید میں خود حضور کے وجود باجود کی نسبت (کَمَا سَیَجِیْءُ فِیْ تَفْسِیْرِ الْاٰیَةِ مُفَصَّلًا) صیغہ امر "فلیفرحوا" موجود ہے تو اس فرحت کو کون منع کرتا ہے، غرض حضور کی ولادت شریفہ پر فرحت و سرور کو کوئی منع نہیں کر سکتا

(خطبات میلاد النبی ﷺ صفحہ ۵۳ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

یہی اشرف علی تھانوی صاحب نے ایک جگہ یوں لکھا ہے کہ:

"الحاصل حضور ﷺ کا وجود اصل ہے تمام نعمتوں کی اور اس پر شکر اور فرحت مأمور بہ ہے چنانچہ جو آیت (قل بفضل الله وبرحمته فبذالك فليفرحوا) میں نے تلاوت کی ہے، اس میں اسی نعمت کا ذکر اور اس پر فرح (خوشی) کا امر (حکم) ہے۔

(خطبات میلاد النبی ﷺ صفحہ ۵۶ مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

حضور ﷺ کے میلاد شریف پر خوشی منانے کا جواز غیر مقلدین کے ابوالکلام آزاد کی زبان سے:۔

ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے کہ:

"عزیزانِ ملت! ماہِ ربیع الاول کا ورود تمہارے لئے جشن و مسرت کا ایک پیغام لاتا ہے کیونکہ تم کو یاد آجاتا ہے کہ: اسی مہینے کے ابتدائی ہفتوں میں خدا کی رحمتِ عامہ کا دنیا میں ظہور رہا اور اس کے داعی برحق کی پیدائش ہوئی تم مسرتوں اور خوشیوں کے ولولوں میں معمور ہو جاتے ہو"

(ولادتِ نبوی ﷺ صفحہ ۳۵ ناشر بساط ادب ادبی مارکیٹ چوک انار کلی لاہور)

مزید لکھا ہے کہ:

"تم اس (نبی کریم ﷺ) کے ذکر و فکر کی مجلسیں منعقد کرتے ہو اور ان کی آرائش و زینت میں اپنی محنت و مشقت کی کمائی بے دریغ لٹاتے ہو خوشبودار اور تر و تازہ پھولوں کے گلدستے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سجاتے ہو کافوری شمعوں کے خوبصورت فانوس اور برقی روشنی کے بکثرت کنول روشن کرتے ہو عطر و گلاب کی مہک اور اگر بتیوں کا بخور جب ایوانِ مجلس کو اچھی طرح معطر کر دیتا ہے تو اس وقت مدح و ثناء کے زمزموں درود و سلام کے مقدس ترانوں کے اندر اپنے محبوب و مطلوب مقدس کی یاد میں ڈھونڈتے ہو اور بسا اوقات تمہاری آنکھوں کے آنسو اور تمہارے پُر محبت دلوں کی آہیں اس کے اسم مبارک سے والہانہ عشق کرتی اور اس کے عشق سے حیاتِ روحانی حاصل کرتی ہے، پس کیا مبارک ہیں وہ دل جنہوں نے اپنے عشق و شیفتگی کیلئے رب السماوات والارض کے محبوب کو چنا اور کیا پاک و مطہر ہیں وہ زبانیں جو سید المرسلین، رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے مدح و ثناء میں زمزمہ سنج ہوئیں"

(ولادتِ نبوی ﷺ صفحہ ۳۵ ناشر بساطِ ادب ادبی مارکیٹ چوک انار کلی لاہور)

ایک جگہ یوں لکھا کہ:

"ماہ ربیع الاول اگر تمہارے لئے خوشیوں کی بہار ہے تو صرف اس لئے کہ: اسی ماہ میں دنیا کی ضلالت ختم ہوئی اور کلمہ حق کے موسم ربیع شروع ہوا"

(ولادتِ نبوی ﷺ صفحہ ۴۵،۵۵ ناشر بساطِ ادب ادبی مارکیٹ چوک انار کلی لاہور)

سطور بالا میں ہم نے منکرین میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور میلاد شریف پر خوشی کو بدعت و گمراہی کہنے والے حضرات کے معتمد علیہ علماء کی کتب سے اس حقیقت کو ثابت کر دیا ہے کہ: میلاد شریف پر خوشی کرنا جائز و مستحسن ہے ہر ذی شعور اور دانش مند یہ جان گیا ہوگا کہ: مخالفین کا میلاد شریف پر خوشی و مسرت کو بدعت و گمراہی قرار دینا محض تعصب، ضد، انانیت اور "میں نہ مانوں" کا مظاہرہ اور اپنے مسلک کی ڈیڑھ اینچ کی مسجد الگ بنانے اور عوام کے ساتھ دھوکا و فریب کرنے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مسئلہ زیارت قبور
احادیث طیبہ کی روشنی میں

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قرآن وسنت کی تعلیمات کا نچوڑ یہ ہے کہ اصل کامیابی دنیوی کامیابی نہیں بلکہ اصل کامیابی اُخروی کامیابی ہے۔ اس کامیابی کو حاصل کرنے کیلئے اللہ رب العزت اور نبی مکرم، شفیع معظم، نورمجسم ﷺ کی کامل اتباع ہر حال میں ضروری ہے۔

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے:

"وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔"

(پارہ: ۲۷ سورۃ الحشر، آیت: ۷)

"اور جو کچھ تمہیں رسول عطا فرمائیں وہ لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو۔"

(کنز الایمان)

اس آیت مبارکہ سے ثابت ہوا کہ:

"جس بات کا حکم حضور ﷺ ارشاد فرمادیں وہ کرو اور جس بات کا حکم حضور ﷺ نے نہیں دیا اُس کو مت کرو۔"

زیارتِ قبور جائز اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔ احادیثِ مبارکہ میں زیارتِ قبور کو زہد وورع اور تذکیرِ آخرت کیلئے ایک بہترین عمل قرار دیا گیا ہے۔ لیکن کچھ لوگ آدھی حدیث سنا کر اور شرک کی تلوار لہرا کر مسلمانوں کو زیارتِ قبور سے منع کرتے نظر آتے ہیں۔ اور قبور کی زیارت اور فاتحہ (کیلئے قبرستان جانیوالوں کو) مشرک، بدعتی اور قبر پرست ہونے کا الزام لگا کر دائرہ اسلام سے خارج کرتے نظر آتے ہیں۔ ہم اہل سنت وجماعت سمجھتے ہیں کہ یہ ایک انتہائی مکروہ اور بے ہودہ دھندہ ہے (جس پر یہ لوگ عامل ہیں)۔ قرآن وحدیث میں اس طرح کی شدت پسندی اور قبیح حرکات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ بلکہ احادیثِ مبارکہ میں سے ثابت ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ خود شہداء اُحد کی قبور مطہرہ پر تشریف لیجاتے تھے۔ آپ ﷺ کے وصالِ ظاہری کے بعد شیخین کریمین (حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ، حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ) کا بھی یہی معمول وعمل رہا ہے۔ لہٰذا شرک سازی اور بدعتی بنانے والوں کو اپنے ان فتوؤں اور نظریات پر غور اور نظر ثانی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نبی مکرم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے ان لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

زیارتِ قبور اور نبوی عمل:

حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کا عمل مبارک رہا ہے کہ شہداء اُحد کی قبور پر آپ ﷺ

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

تشریف لیجاتے تھے اور وہاں جا کر شہداء اُحد کیلئے دعا فرماتے تھے۔ امام عبدالرزاق (المتوفی ۲۱۱ھ) نے نقل کیا ہے:

۱: "عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَأتِیْ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ رَأسِ الْحَوْلِ فَیَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ۔"

عبد الرزاق: المصنف، باب فی زیارة القبور الرقم: ۶۷۱۶، جلد: ۳، صفحه: ۵۷۳، مطبوعه ادارة القرآن کراچی

عینی: عمدة القاری شرح صحیح البخاری، جلد: ۸، صفحه: ۷۰، مطبوعه دار الفکر بیروت لبنان۔

"حضرت محمد بن ابراہیم التیمی سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سال کے شروع میں شہداء کی قبروں پر تشریف لاتے تھے اور فرماتے: تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کے صلہ میں آخرت کا گھر کیا خوب ہے۔"

اسی طرح حضور ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ﷺ بقیع شریف کے قبرستان میں چلے جاتے اور ان کو سلام کرتے اور بقیع شریف والوں کیلئے دعا فرماتے جیسا کہ درج ذیل حدیث مبارکہ میں صراحت سے ذکر موجود ہے:

"عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ کُلَّمَا کَانَ لَیْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَخْرُجُ مِنْ آخِرِ اللَّیْلِ اِلَی الْبَقِیْعِ فَیَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَاَتَاکُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ۔"

المسلم: الصحیح کتاب الجنائز باب مایقال عند دخول القبور والدعاء لاهلها الرقم: ۹۷۴ صفحه: ۳۹۱ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

النسائی: السنن کتاب الجنائز باب الامر بالاستغفار للمومنین الرقم: ۲۰۴۱، صفحه ۴۰۴ مطبوعه دار السلام النشر والتوزیع الریاض۔

ابن حبان: الصحیح جلد: ۷ صفحه ۴۴۴ الرقم: ۳۱۷۲، مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت لبنان

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ابویعلی: المسند جلد: ۸صفحه: ۱۹۹، الرقم: ٤٧٥٨ مطبوعه دار المامون للتراث دمشق، شام۔

''حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جب بھی ان کے ہاں باری ہوتی تو رات کے آخری حصہ میں آپ بقیع شریف کی طرف نکل جاتے۔ فرماتے: اے مومنو کے گھر! تم پر سلامتی ہو ہمارا اور تمہارا قیامت کے روز اکٹھے ہونے کا وعدہ ہے یا ہم ایک دوسرے پر شفاعت میں انحصار کرنے والے ہیں۔ ان شاء اللہ ہم تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع غرقد والوں کو بخش دے۔''

زیارت قبور اور نبوی ترغیب:

حضور سید دو عالم ﷺ کا صرف معمول مبارک ہی نہ تھا بلکہ آپ ﷺ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو بھی زیارت قبور کی ترغیب و درس دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت سیدنا بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ انہیں سکھایا کرتے تھے کہ جب وہ قبور کی زیارت کیلئے جائیں تو دعا کریں:

''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ۔ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰہُ لَلَاحِقُوْنَ اَسْاَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ''

المسلم: الصحیح کتاب الجنائز باب مایقال عند دخوال القبور والدعاء للاھلھا الراقم: ۹۷۵، صفحہ: ۳۹۲، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

احمد بن حنبل: المسند الرقم: ۲۲۸۸۱ جلد: ۱۳ صفحه: ۲۲، مطبوعه دار الحدیث قاھرہ۔

ابن حبان: الصحیح جلد:۷ صفحه ٤٤٥، الرقم: ۳۱۷۳، مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت، للبنان۔

''اے اہل دیار مومنین و مسلمین! تم پر سلامتی ہو اور ان شاء اللہ ہم بھی ضرور بضرور تم سے ملنے والے ہیں ہم اللہ سے اپنے لئے اور تمہارے لئے عافیت کے طلب گار ہیں۔''

اسی طرح جب ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! جب میں زیارت قبور کے وقت اہل قبور سے کس طرح مخاطب

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہوا کروں؟ حضور پر نور ﷺ نے فرمایا:

"قُوْلِی: اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ۔"

المسلم: الصحیح کتاب الجنائز باب مایقال عند دخول القبور والدعاء لاهلها الرقم: ۹۷٤ صفحه ۳۹۲ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

النسائی :السنن کتاب الجنائز باب الامر بالا ستغفار للمومنین الرقم: ۲۰۳۹ صفحه ٤۰٤، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔

احمد بن حنبل :المسند، الرقم: ۲۵۷۳۱، جلد ۱٤، صفحه: ۱۰٤ مطبوعه دار الحدیث قاهره)

"یہ کہا کرو یعنی اے گھر والو! مومنوں اور مسلمانو! تم پر سلام ہو اللہ تعالی ہم میں سے آگے جانے والوں اور پیچھے رہنے والوں پر رحم فرمائے۔ بے شک ہم تمہیں ملنے والے ہیں۔"

احادیث طیبات میں زیارت قبور کا بیان:

نبی مکرم شفیع معظم ﷺ نے اپنی اُمت کو زیارت قبور کا حکم دیا اور مختلف پہلوؤں سے اس کی ترغیب دلائی۔ بے شمار احادیث مبارکہ اہل سنت وجماعت کے اس مؤقف کی تائید وتوثیق کرتی ہیں۔ ان میں سے چند احادیث مبارکہ نقل کی جاتی ہیں ملاحظہ کریں:

اوّل:

"عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِیْ زِیَارَةِ قَبْرِ اُمِّهٖ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَکِّرُ الْاٰخِرَةَ۔"

الترمذی: الجامع الصحیح ابواب الجنائز عن رسول الله ﷺ باب ماجاء فی الرخصة فی زیارة الرقم: ۱۰۵٤ صفحه، ۳۳۵، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

المنذری :الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف کتاب الجنائز

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

و ما یتقدمها، باب الترغیب فی زیارۃ الرجال القبور، جلد٤ صفحه:١٨٩ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه ،

ابن ابی شیبه : المصنف،کتاب الجنائز باب من رخص فی زیارۃ القبور الرقم: ١١٨٠٨، جلد: ٣ صفحه ٣١،مطبوعه دار الکتب بیروت لبنان۔

"حضرت سلیمان بن بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہیں زیارت قبور سے منع کرتا تھا بلاشبہ اب حضرت محمد ﷺ کو اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کرنے کی اجازت دی گئی ہے پس تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو۔ کیونکہ یہ آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔"

امام ترمذی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"(قَالَ) وَفِی الْبَابِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاَنَسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَ اُمِّ سَلَمَۃَ۔ قَالَ اَبُوْعِیْسٰی: حَدِیْثُ بُرَیْدَۃَ حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ عَلٰی ھٰذَا عِنْدَ اَھْلِ الْعِلْمِ لَایَرَوْنَ بِزِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ بَاْسًا وَھُوَ قَوْلُ ابْنِ الْمُبَارَکِ وَالشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاِسْحَاقَ۔"

الترمذی: الجامع الصحیح ابواب الجنائز عن رسول اللہ ﷺ باب ماجاء فی الرخصة زیارۃ القبور الرقم: ١٠٥٤ مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض

"اس باب میں حضرت ابو سعید، حضرت ابو مسعود، حضرت انس، حضرت ابو ہریرۃ، اور حضرت اُم سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ سے بھی روایات مروی ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں حدیث بریدہ حسن صحیح ہے۔ علماء کا اس پر عمل ہے اور وہ زیارت قبور میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ ابن مبارک، شافعی، احمد اور اسحاق رَحِمَھُمُ اللّٰہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔"

دوم:

"عَنِ ابْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْھَا، وَنَھَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَالَکُمْ، وَنَھَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ، فَاشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَۃِ کُلِّھَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا۔"

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

المسلم: الصحیح کتاب الجنائز باب استئذان النبی ﷺ ربہ عزوجل فی زیارۃ قبرامہ الرقم: ۲۲۶۰ صفحہ:۳۹۳، کتاب الاضاحی باب بیان ماکان من النھی عن اکل لحوم الاضاحی۔۔۔۔۔۔الخ الرقم: ۵۱۱۴ صفحہ ۸۸۱ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

النسائی: السنن کتاب الجنائز باب زیارۃ القبور الرقم: ۲۰۳۴ صفحہ ۲۰۲، کتاب الاشربۃ باب الاذن فی شی منھا الرقم ۵۶۵۵، صفحہ ۱۰۵۰ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

"حضرت عبداللہ بن بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنے والد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا کرتا تھا ان کی زیارت کیا کرو، میں تین دن سے زائد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا کرتا تھا، جتنا مناسب سمجھو اسے اپنے پاس روکے رکھو۔ میں تمہیں مشکیزہ کے علاوہ نبیذ بنانے سے منع کیا کرتا تھا، تمام قسم کے برتنوں سے پیو اور نشا آور چیز نہ پیو۔"

حضرت سیدنا عبداللہ بن بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ہی ایک روایت یوں بھی مروی ہے:

"عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَهَیْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ وَاَنَا اٰمُرُكُمْ بِهِنَّ: نَهَیْتُكُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّ فِیْ زِیَارَتِهَا تَذْكِرَةً وَنَهَیْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ اَنْ تَشْرَبُوْا اِلَّا فِیْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ، فَاشْرَبُوْا فِیْ كُلِّ وِعَاءٍ غَیْرَ اَنْ لَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا وَنَهَیْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ اَنْ تَاْكُلُوْهَا بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوْا وَاسْتَمْتِعُوْا بِهَا فِیْ اَسْفَارِكُمْ۔"

ابو داؤد: السنن اول کتاب الاشربۃ باب فی الادعیۃ الرقم: ۳۶۹۸ صفحہ ۷۴۳، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

النسائی: السنن، کتاب الاشربۃ باب: الاذن فی شی منھا الرقم: ۵۶۵۶ صفحہ: ۱۰۵۰، ۱۰۵۱ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

"حضرت ابن بریدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تین کاموں سے تمہیں منع کیا تھا لیکن اب انکے کرنے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کا تمہیں حکم دیتا ہوں۔ میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا لیکن اب ان کی زیارت کر لیا کرو کیونکہ اس میں نصیحت ہے۔ میں نے تمہیں چمڑے کے سوا دوسرے برتنوں میں نبیذ پینے سے منع کیا تھا، اب ہر برتن میں پی لیا کرو ہاں نشہ لانے والی چیز نہ پیا کرو اور میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع کیا تھا لیکن اب کھا لیا کرو اور اپنے سفر میں اس سے فائدہ اٹھایا کرو۔"

احادیثِ مبارکہ میں زیارت قبور کے فوائد کا بیان:

ابتدائے اسلام میں جب ابھی لوگ نئے نئے شرک وکفر کے اندھیروں سے نکل کر دامن اسلام میں داخل ہوئے تھے۔ اسلئے حضور نبی کریم ﷺ نے کچھ حکمتوں کے پیش نظر مسلمانوں کو زیارت قبور سے روک دیا اور پھر جب بہتر جانا اپنے تشریعی اختیارات کی بناء پر پہلے حکم کو منسوخ فرمادیا اور زیارت قبور کی اجازت بلکہ حکم فرمادیا اور ساتھ ہی قبور کی زیارت کے فوائد وثمرات بھی ارشاد فرمادیے اب وہ احادیث مبارکہ پیش کی جائینگی جن میں زیارت قبور کے فوائد وثمرات کا بیان ہے۔

اوّل:

زیارت قبور اور عبرت کا حصول:

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ سے یوں روایت بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"زُوْرُوْا اِخْوَانَکُمْ وَسَلِّمُوْا عَلَیْھِمْ وَصَلُّوْا عَلَیْھِمْ فَاِنَّ لَکُمْ فِیْھِمْ عِبْرَۃً۔"

دیلمی: مسند الفردوس باب الزای الرقم: ۳۳۴۱ جلد: ۲، صفحہ ۲: ۲۹۴ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان

"اپنے (فوت شدہ) بھائیوں کی زیارت کیا کرو، انہیں سلام کہا کرو اور ان پر رحمت بھیجا کرو بے شک انکی زیارت میں تمہارے لئے عبرت ہے۔"

دوم:

اسی طرح حضرت سیدنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے بھی مروی ہے کہ نبی مکرم شفیع معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِنِّیْ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّ فِیْھَا عِبْرَۃً۔"

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف کتاب الجنائزومایتقدمها، باب الترغیب فی زیارة الرجال القبور،جلد: ٤ ،صفحه ١٨٩ ،مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه ،

"احمد بن حنبل:"المسند الرقم١١٢٦٨ ،جلد :٧ ،صفحه ٦٣٤ ،مطبوعه دار الحدیث قاهره۔

الحاکم: المستدرک علی الصحیحین کتاب الجنائز الرقم:١٣٨٦ ،جلد ١ ،صفحه ٥٣٠ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت،لبنان۔

الهیثمی:مجمع الزوائد کتاب الجنائز باب زیارة القبور جلد٣:صفحه١٤١ الرقم:٤٢٩٩ ،مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت

السیوطی:شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور باب: مایعین علی نکر الموت،صفحه ٣٠ مطبوعه دار المعرفة ، بیروت لبنان۔

"ابن رجب :"اهوال القبور الباب الهادی عشرفی نکر زیارة الموتی والاتعاظ بهم ،صفحه ٢٢٠ ،مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه ایضاً صفحه ٢٨ مطبوعه المکتبه العصریه صیدا،بیروت

''میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا اب میں تم کو قبروں کی زیارت کی اجازت دیتا ہوں کیونکہ اس میں نصیحت اور عبرت (کا حصول) ہے۔''

الامام الحافظ زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (المتوفی ٦٥٦ھ) اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"ورواته محتج بهم فی الصحیح۔"

المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف کتاب الجنائز وما یتقدمها باب الترغیب فی زیارة الرجال القبور ،جلد:٤ صفحه١٨٩ ،مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه۔

سوم:

ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نے ارشاد فرمایا:

"نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّ لَكُمْ فِيْهَا عِبْرَةً"

الطبرانی :المعجم الکبیر جلد۲۳،صفحه۲۷۸،الرقم۶۰۲،مطبوعه دار الاحیاء التراث العربی،بیروت۔

الهیثمی:مجمع الزوائدکتاب الجنائز باب زیارة القبور جلد:۳صفحه۱۴۲،الرقم: ۴۳۰۰ ،مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت)

"میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا پس اب تم زیارت کیا کرو بے شک اس میں تمہارے لئے عبرت ہے۔"

زیارت قبور اور موت کی یاد کا حصول:

قبروں کی زیارت کرنا ایک ایسا عمل ہے جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور اس کے بے شمار فوائد و ثمرات احادیث مبارکہ میں موجود ہیں، مثلاً زیارت قبور موت کی یاد دلاتی ہے جیسا کہ احادیث میں صراحت سے بیان ہے ملاحظہ ہو:

اوّل:

حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا:

"فَزُوْرُوْا الْقُبُوْرَ، فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ۔"

المسلم: الصحیح کتاب الجنائز باب استئذان النبی ﷺ ربه عزوجل فی زیارة قبرامه الرقم: ۲۲۵۹،صفحه ۳۹۲،مطبوعه دار السلام للنشر التوزیع الریاض ۔

ابو داؤد السنن اول کتاب الجنائز فی زیارة القبور الرقم ۳۲۳۴،صفحه ۶۵۸مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

المنذری الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف کتاب الجنائز وما یتقدمها باب الترغیب فی زیارة الرجال القبور، جلد ۴. صفحه۱۸۹، مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

دیلمی: مسند الفردوس باب الزای الرقم:

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

۳۳٤٠ جلد۲، صفحه۲۹۳، مطبوعه دار الکتب العلمیه، بیروت لبننا

ابن ماجه السنن کتاب الجنائز باب ما جا فی نیارة القبور المشرکین الرقم: ۱۵۷۲ صفحه:۲۷۸، مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

قرطبی التنکره فی احوال الموتیٰ وامور الاخر باب ماینکر الموت والاخر ویذ هد فی الدنیا صفحه۱۸ مطبوعه المکتبه الحقانیه پشاور۔

ابن رجب : اهوال القبور واهوال اهلها الی النشور الباب الحادی عشر فی نکر زیارة الموتی والاتعاظ بهم صفحه ۲۲۱، مطبوعه مکتبه رشیدیه جی ٹو روڈ سردار پلاره اکوژه خٹک، ضلع نوشهر ه۔

السیوطی: شرح الصدور فی احوال الموتیٰ والقبور باب: مایعین علی نکر الموت ، صفحه: ۳۰ مطبوعه دار المعرفة بیروت لبنان:

"پس قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ اس سے موت یاد آتی ہے۔"

دوم:

اسی طرح حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ حضور پرنور شافع یوم النشور منزہ عن کل عیوب ﷺ نے فرمایا:

"نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُكُمُ الْمَوْتَ۔"

الحاکم: المستدرک علی الصحیحین کتاب الجنائز جلد ۱۔ صفحه ۵۳۱ الرقم ۱۳۸۸، مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان ۔

"میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا اب ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ وہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہیں۔"

زیارت قبور اور دنیا سے بے رغبتی کا حصول:

دنیا سے بے رغبت ہو جانا یہ بندہ مؤمن کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑی نعمت ہے۔ حضور ﷺ نے اپنی امت کو دنیا سے بے رغبتی کے حصول کیلئے کئی اعمال بتائے ان میں سے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ایک عمل زیارت قبور ہے جس سے بندہ میں دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے۔

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ:

"اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا، فَاِنَّھَا تُزَھِّدُ فِی الدُّنْیَا۔"

ابن ماجه: السنن كتاب الجنائز باب ماجاء فی زيارة القبور الرقم:۱۵۷۱، صفحه ۲۷۸ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض۔

المنذری: الترغيب والترهيب من الحديث الشريف، كتاب الجنائز وما يتقدمها باب الترغيب فی زيارة الرجال القبور، جلد ٤۔ صفحه۱۸۹، مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه ۔

الحاكم: المستدرك على الصحيحين كتاب الجنائز جلد ۱۔صفحه۵۳۱ الرقم ۱۳۸۷ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت لبنان۔

ابن حبان الصحيح الرقم: ۹۸۱ جلد:۳ صفحه ۲۶۱ مطبوعه مؤسسة الرسالة بيروت لبنان۔

قرطبی: التذكرة فی احوال الموتى وامور الآخرة باب مايذكر الموت والآخرة ويزهد فی الدنيا صفحه:۱۸: مطبوعه المكتبة الحقانيه پشاور۔

ابن رجب اهوال القبور واحوال اهلها الىٰ النشور، الباب الحادی عشر فی ذكر زيارة الموتىٰ والاتعاظ بهم، صفحه ۲۲۰، مطبوعه مكتبه رشيديه جی ٹی روڈ سردار پلازه اكوڑه خٹك ضلع نوشهره،

السيوطی: شرح الصدور فی احوال الموتى والقبور باب ماليعين على ذكر الموت، صفحه ۳۰، مطبوعه دار المعرفة ، بيروت لبنان،

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں زیارت قبور سے منع کیا کرتا تھا۔ اب زیارت کرلیا کرو کیوں کہ یہ دنیا میں زاہد (دنیا سے بے رغبت) بناتی ہیں۔"

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

زیارتِ قبور اور آخرت کی یاد کا حصول:

اوّل:

فقیہ الامت حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے فرمایا:

"اَلَا اِنِّیْ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ، فَزُوْرُوْھَا تُذَکِّرُکُمْ اٰخِرَتَکُمْ۔"

دارقطنی: السنن کتاب الاشربة وغیره الرقم ٤٦٧٩ صفحه ٤٦٨٤٦٧ مطبوعه موسسة الرساله بیروت لبنان

احمد بن حنبل: المسند جلد ۳: صفحه ٤١٥ الرقم ٤٣١٩ مطبوعه دار الحدیث قاهره. مصر.

ابن ابی شیبه المصنف کتاب الجنائز باب فی زیارة القبور جلد ۰۳ صفحه ۳۱، الرقم ۱۱۸۰۹ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت.

"آگاہ ہو جاؤ! بے شک میں نے تمھیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کیا کرو یہ تمھیں آخرت یاد دلائے گی۔"

دوم:

"عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: زُوْرُوا الْقُبُوْرَ، فَاِنَّھَا تُذَکِّرُکُمُ الْاٰخِرَۃَ"

ابن ماجه السنن کتاب الجنائز باب ماجاء فی زیارة القبور الرقم ۱۵٦۹ صفحه ۲۷۸، مطبوعه دار اسلام للنشر والتوزیع الریاض.

"حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبروں کی زیارت کیا کرو کیوں کہ اس سے آخرت کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔"

سوم:

خلیفہ چہارم امیر المؤمنین حضرت سیدنا مولا علی شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِنِّیْ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا تُذَکِّرُکُمُ الْاٰخِرَۃَ۔"

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ابن ابی شیبه: المصنف کتاب الجنائز باب فی زیارة القبور جلد ۳: صفحه ۳۰ الرقم: ۱۱۸۰۵ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبننان.

احمد بن حنبل المسند جلد ۱۰، صفحه ۵۹۲ الرقم: ۱۲۳۵ مطبوعه دار الحدیث قاهره مصر

ابویعلیٰ المسند الرقم ۲۷۸ جلد ۱، صفحه ۲۴۰ مطبوعه دار المامون التراث دمشق شام۔

"میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلائے گی۔"

احادیث مبارکہ میں زیارت قبور کی فضیلت کا بیان:

نبی کریم ﷺ نے مختلف اعمال کے کرنے پر فضائل بیان فرمائے ہیں کہ تم فلاں کام کرو گے تو تم اس فضیلت کو پالو گے ایسے ہی زیارت قبور پر بھی حضور نبی کریم ﷺ نے ترغیب دیتے ہوئے فرمائے، ملاحظہ ہوں:

زیارت قبور نیکیوں میں اضافے کا باعث:

حضرت بریدہ اسلمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ نبی کرم، شفیع معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِنِّیْ کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ ثَلاثٍ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَلْتَزِدْکُمْ زِیَارَتُهَا خَیْرًا۔"

النسائی السنن کتاب الضحایاباب الاذان فی ذیلك الرقم: ۴۴۳۴ صفحه ۸۴۷ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

الحاکم المستدرك علی الصحیحین کتاب الجنائز، جلد ۱، صفحه ۵۳۲ الرقم ۱۳۹۱ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت،

ابن حبان الصحیح الرقم: ۵۳۹۰ جلد ۱۲، صفحه ۲۱۲ مطبوعه مؤسسة الرساله، بیروت لبنان۔

"میں تمہیں تین چیزوں سے منع کیا کرتا تھا ان میں سے ایک قبروں کی زیارت تھی لیکن

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اب قبروں کی زیارت کیا کرو اور اس زیارت سے اپنی نیکیاں بڑھاؤ۔"

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ زیارت سے نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور جو عمل نیکیوں میں اضافہ کا باعث ہو اور وہ بھی فرمان مصطفےٰ ﷺ کے مطابق تو بھلا وہ عمل کفر و شرک کیسے ہوسکتا ہے۔

زیارت قبور دل کی نرمی کا باعث:

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ نبی مکرم، شفیع معظم ﷺ نے فرمایا:

"نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ ثُمَّ بَدَالِیْ اَنَّهَا تُرِقُّ الْقَلْبَ......فَزُوْرُوْهَا۔"

احمد بن حنبل: المسند جلد ۸، صفحه ۵۲۰ الرقم ۱۳۴۲۱ مطبوعه دار الحدیث قاهره،

ابو یعلیٰ المسند الرقم ۳۷۰۷ جلد ٦ صفحه ۳۷۲ مطبوعه دار المامون للتراث دمشق، شام

البیهقی: السنن الکبریٰ باب زیارة القبور جلد ٤، صفحه ۱۲۸۵ الرقم ۷۱۹۸ مطبوعه دار الحدیث قاهره مصر.

"میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا پھر مجھے خیال آیا یہ دل کو نرم کرتی ہے......سو اب تم قبروں کی زیارت کرو۔"

زیارت قبور خشیت الٰہی کا باعث ہیں:

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہی مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اِنِّیْ کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَمَنْ شَاءَ اَنْ یَّزُوْرَ قَبْرًا فَلْیَزُرْهُ فَاِنَّهٗ یُرِقُّ الْقَلْبَ وَیُدْمِعُ الْعَیْنَ وَیُذَکِّرُ الْاٰخِرَةَ۔"

الحاکم: المستدرک علی الصحیحین کتاب الجنائز جلد ۱ صفحه ۵۳۲ الرقم ۱۳۹٤ مطبوعه دار الکتب العلمیه.

"بے شک میں نے تمہیں زیارت قبور سے منع کیا تھا، اب جو بھی قبور کی زیارت

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کرنا چاہے اُسے اجازت ہے کہ وہ زیارت کرلے کیونکہ زیارت دل کو نرم کرتی ہے، آنکھوں سے (خشیتِ الٰہی میں) آنسو بہاتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔"

ان سب احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ جس عمل سے نیکیوں میں اضافہ ہو، جس عمل سے دلوں میں نرمی پیدا ہو اور جس عمل سے خشیتِ الٰہی پیدا ہو وہ عمل کبھی بھی کفر یہ اور شرکیہ نہیں ہوسکتا۔

اجتماعی صورت میں زیارت قبور کا ثبوت عمل نبوی سے:

جب ہم اہل سنت وجماعت زیارتِ قبور کے جواز پر احادیث سے دلائل کے انبار لگا دیتے ہیں تو کچھ لوگ پھر یہ بولی بولتے نظر آتے ہیں کہ اجتماعی صورت میں قبور کی زیارت کو جانا یہ کس حدیث سے ثابت ہے؟ تو ان کے اس وہم کے ازالہ کیلئے درج ذیل حدیث مبارکہ کا مطالعہ چشم کشا ہوگا جس میں حضورِ پُرنور شافع یوم النشور ﷺ ایک ہزار صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے اجتماع کیساتھ اپنی والدہ سیدہ، طیبہ، طاہرہ، حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کی قبر منور ومطہر پر تشریف لے گئے۔

"عَنْ بُرَیْدَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: زَارَ النَّبِیُّ ﷺ قَبْرَ اُمِّہٖ فِیْ اَلْفِ مُقَنَّعٍ فَلَمْ یُرَبَاکِیًا اَکْثَرَ یَوْمَئِذٍ"

الحاکم: المستدرك على الصحيحين كتاب الجنائز جلد: ۱، صفحه ۵۳۱، الرقم ۱۳۸۹، كتاب التواريخ جلد ۲، صفحه ۶۶۱ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت لبنان۔

"حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ایک ہزار مجاہدین (صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ) کیساتھ اپنی والدہ محترمہ کی قبر مبارک کی زیارت کی اور اُس دن سے بڑھ کر حضورِ پُرنور ﷺ کو روتا ہوا نہیں دیکھا گیا۔"

امام حاکم (المتوفی ۴۰۵ھ) اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ۔"

الحاکم: المستدرك على الصحيحين كتاب الجنائز جلد: ۱، صفحه ۵۳۱، الرقم ۱۳۸۹، كتاب التواريخ جلد ۲، صفحه ۶۶۱ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت لبنان۔

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

"یہ حدیث مبارکہ بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔"

زیارت قبور کے لئے دور سے سفر کر کے جانے کا ثبوت عمل نبوی سے:

"عَنْ رَبِيْعَةَ يَعْنِي ابْنَ الْهُدَيْرِ قَالَ: مَا سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدِيْثًا قَطُّ غَيْرَ حَدِيْثٍ وَاحِدٍ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نُرِيْدُ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ حَتّٰى إِذَا أَشْرَفْنَا عَلٰى حَرَّةِ وَاقِمٍ فَلَمَّا تَدَلَّيْنَا مِنْهَا فَإِذَا قُبُوْرٌ بِمَحْنِيَةٍ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَقُبُوْرُ إِخْوَانِنَا هٰذِهِ؟ قَالَ: قُبُوْرُ أَصْحَابِنَا فَلَمَّا جِئْنَا قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ قَالَ: هٰذِهِ قُبُوْرُ إِخْوَانِنَا۔"

ابو داؤد: السنن كتاب المناسك باب زيارة القبور الرقم ٢٠٤٣ صفحه ٢١٣ مطبوعه دار السلام للنشر والتوزيع الرياض

احمد بن حنبل: المسند جلد ٢ صفحه ٤٤ الرقم ١٣٨٧ مطبوعه دار الحديث قاهره مصر

"ربیعہ بن ہدیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ کو رسول اللہ ﷺ سے ہرگز کوئی حدیث روایت کرتے ہوئے نہیں سنا سوائے ایک حدیث کے میں عرض گزار ہوا کہ وہ کونسی ہے؟ فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کیساتھ قبور شہداء کی زیارت کے ارادے سے نکلے یہاں تک کہ ہم حرہ واقم نامی ٹیلے پر چڑھ گئے جب ہم اُترے تو ساتھ ہی متعدد قبریں تھیں۔ ہم عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا ہمارے بھائیوں کی قبریں یہی ہیں؟ فرمایا یہ ہمارے ساتھیوں کی قبریں ہیں۔ جب ہم قبور شہداء کے پاس پہنچے تو فرمایا یہ ہمارے بھائیوں کی قبریں ہیں۔"

وہ لوگ جو دور سے زیارت قبور کیلئے سفر کر کے جانے کو شرک سے تعبیر کرتے ہیں ان کو اس حدیث مبارکہ سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔

علامہ ابن الحاج الفاسی المالکی (المتوفی ۷۳۷ھ) رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

"إِنَّ زِيَارَةَ قُبُوْرِ الصَّالِحِيْنَ مَحْبُوْبَةٌ لِأَجْلِ التَّبَرُّكِ مَعَ الْإِعْتِبَارِ فَإِنَّ بَرَكَةَ الصَّالِحِيْنَ جَارِيَةٌ بَعْدَ مَمَاتِهِمْ كَمَا كَانَتْ فِيْ حَيَاتِهِمْ وَالدُّعَاءُ عِنْدَ قُبُوْرِ الصَّالِحِيْنَ وَالتَّشَفُّعُ بِهِمْ مَعْمُوْلٌ بِهٖ عِنْدَ عُلَمَائِنَا الْمُحَقِّقِيْنَ مِنْ أَئِمَّةِ الدِّيْنِ۔"

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

ابن الحاج المدخل جلد ۲، صفحه ۲۵۵ مطبوعه دار الفکر بیروت لبنان۔

"حصول برکت کیلئے قبور صالحین کی زیارت مستحب عمل ہے کیونکہ صالحین کی برکات جس طرح انکی زندگی میں فیض رساں ہوتی ہیں اسی طرح ان کے وصال کے بعد بھی جاری رہتی ہے اور صالحین کی قبروں کے پاس دعا کرنا اور ان سے شفاعت طلب کرنا آئمہ دین اور علماء محققین کا معمول رہا ہے۔"

آغاز اسلام میں زیارت قبور کی ممانعت کی وجہ:

علامہ بدرالدین عینی حنفی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

"وَالْاُمَّةُ مُجْمِعَةٌ عَلٰی زِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّنَا ﷺ وَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَتٰی قَبْرَهُ الْمُكَرَّمَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا بَكْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَبَتَاه وَمَعْنَى النَّهْيِ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اِنَّمَا كَانَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ عِنْدَ قُرْبِهِمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَاتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ مَسَاجِدَ فَلَمَّا اسْتَحْكَمَ الْاِسْلَامُ وَقَوِيَ فِيْ قُلُوْبِ النَّاسِ وَاُمِنَتْ عِبَادَةُ الْقُبُوْرِ وَالصَّلَاةُ اِلَيْهَا نُسِخَ النَّهْيُ عَنْ زِيَارَتِهَا لِاَنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَتُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا۔"

بدر الدین عینی عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری جلد۸ مطبوعہ دار الفکر بیروت لبنان۔

"اُمت کا نبی کریم ﷺ اور حضرت سیدنا ابوبکر، حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کی قبور کی زیارت پر اجماع ہے۔ اور حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا جب سفر سے واپس لوٹتے تو حضور نبی کریم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کرتے اور عرض کرتے:

"یارسول اللہ ﷺ! آپ پر سلامتی ہو، اے حضرت ابوبکر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ آپ پر سلامتی ہو، اے میرے والد کرم! (حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ) آپ پر سلامتی ہو۔"

اور زیارت قبور سے منع کی وجہ آغاز اسلام میں لوگوں کا بتوں کی پوجا کے دور کا قریب ہونا اور قبروں کو سجدہ گاہ بنالینا تھا، لیکن جب دین اسلام مستحکم ہو گیا اور لوگوں کے دلوں میں ایمان

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مضبوط ہوگیا اور قبروں کی عبادت اور ان کی طرف منہ کرکے نماز پڑھنے کا اندیشہ جاتا رہا تو زیارت قبور کی نہی (ممانعت) کا حکم منسوخ کردیا گیا کیونکہ یہ (زیارت قبور) آخرت کی یاد دلاتی ہے اور دنیا سے بے رغبتی پیدا کرتی ہے۔

حضرت ابن حبیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ:

"لَا بَأْسَ بِزِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَالْجُلُوْسِ إِلَيْهَا، وَالسَّلَامِ عَلَيْهَا عِنْدَالْمُرُوْرِ بِهَا وَقَدْ فَعَلَ ذَالِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔"

بدر الدين عينی عمدة القاری شرح صحيح البخاری جلد۸ صفحه ۷۰ مطبوعه دار الفكر بيروت لبنان۔

"زیارت قبور کرنے ان کے پاس بیٹھنے اور قبروں کے پاس سے گزرتے ہوئے ان پر سلام کرنے میں کوئی حرج نہیں بے شک نبی کریم ﷺ نے اسی طرح کیا ہے۔"

اسی طرح امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

"سُئِلَ مَالِكٌ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ؟ فَقَالَ: قَدْ كَانَ نُهِيَ عَنْهُ ثُمَّ أُذِنَ فِيْهِ فَلَوْ فَعَلَ ذَالِكَ إِنْسَانٌ وَلَمْ يَقُلْ إِلَّا خَيْرًا لَمْ أَرَ بِذَالِكَ بَأْسًا۔"

بدر الدين عينی عمدة القاری شرح صحيح البخاری جلد۸ صفحه ۷۰ مطبوعه دار الفكر بيروت لبنان۔

"امام مالک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیارت قبور کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: بے شک اس عمل سے پہلے منع کیا گیا تھا پھر اس کی اجازت ہوگئی اگر کوئی شخص زیارت قبور کرے اور خیر کے سوا کچھ نہ کہے تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

شبِ براُت
نجات کی رات

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہ شعبان المعظم میں ایک رات ایسی بھی آتی ہے۔ جو بڑی بابرکت اور بزرگی والی رات ہے۔اس کے کئی نام ہیں۔

(1) لیلۃ الصک: یعنی دستاویز والی رات۔

(2) لیلۃ المبارکۃ: یعنی برکتوں والی رات۔

(3) لیلۃ الرحمۃ: یعنی اللہ رب العزت کی رحمت خاصہ کے نزول کی رات۔

(4) لیلۃ البراءۃ: یعنی جہنم سے چھٹکارہ ملنے اور بری ہونے کی رات۔

(ملا علی قاری: البیان فی بیان فضل النصف من شعبان ولیلۃ القدر من رمضان ص ٥ مطبوعہ دارالکتب صدف پلازہ محلہ جنگی پشاور)

مگر عرف عام میں یہ رات شب براءت کے نام سے مشہور و معروف ہے۔ جو عربی اور فارسی کے دو لفظوں کا مجموعہ ہے۔ "شب" کے معنی فارسی میں رات کے ہیں اور "براءت" عربی کا لفظ ہے۔ جس کے معنی بری ہونے کے ہیں۔ چونکہ اس رات میں لاتعداد وان گنت لوگ رحمت خداوندی کے طفیل دوزخ سے بری ہوتے ہیں اور نجات پاتے ہیں اس لئے اس رات کو "شب براءت" کہتے ہیں۔

(۱) مغفرت ہی مغفرت:۔

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی مکرم نور مجسم شہنشاہ دوعالم شفیع معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ۔

(الترمذی: الجامع الصحیح، ابواب الصوم، باب: ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، رقم الحدیث: ٧٣٩ ص ٢٤٦ مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض۔ ابن ماجہ: السنن، ابواب اقامۃ الصلوات والسنۃ فیہا، باب: ماجاء فی لیلۃ

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

النصف من شعبان رقم الحديث :١٣٨٩،ص٢٤٤ص٢٤٥ مطبوعه دار السلام للنشر و التوزيع الرياض.

التبريزی: مشكوة المصابيح،باب:قيام شهر رمضان ص ١١٤ص ١١٥ مطبوعه اصح المطابع و كارخانه تجارت كتب بالمقابل آرام باغ كراچی.

ابن ابی شيبه: المصنف،كتاب الدعاء،باب:ماقالوافی ليلة النصف من شعبان و مايغفر فيها من الذنوب جلد ٧ص١٣٩ مطبوعه مكتبه امداديه ملتان

الهندی: كنز العمال فی سنن الاقوال والافعال،كتاب الفضائل الباب الثامن: فی فضائل الامكنة والازمنة ،الفصل الثانی: فی فضائل الازمنه والشهور رقم الحديث :٣٥١٧٥ جلد ١٢ ص ١٤٠ مطبوعه مكتبه رحمانيه اقراء سنٹر غزنی سٹريٹ اردو بازار لاهور.

الخازن :لباب التأويل فی معانی التنزيل المعروف به تفسير خازن زيرآيت : انا أنزلناه فی ليلة مباركة (سوره الدخان آيت:٣پاره ٢٥)جلد ٤ ص ١٢٠ مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ شعبان معظم کی چودھویں رات (شبِ براءت) کو آسمانِ دنیا کی طرف تجلی خاص فرماتا ہے اور (قبیلہ) بنی کلب کی بکریوں کے جتنے بال ہیں اس سے زیادہ تعداد میں (میری امت کی) مغفرت فرماتا ہے۔

(۲) دوزخ سے آزادی کی رات:

قالت عائشة دخل علیّ رسول الله ﷺ فوضع عنه ثوبيه ثمّ لم يستتمّ ان قام فلبسهما فاخذتنی غيرة شديدة ظننت انه يأتی بعض صويحباتی فخرجت اتبعه فادركته بالبقيع الغرقد يستغفر للمؤمنين والمؤمنات والشهدآء فقلت بابی وامی انت فی حاجة ربك وانا فی حاجة الدنيا۔ فانصرفت فدخلت حجرتی ولی نفس عال ولحقنی رسول الله ﷺ فقال: ماهذا النفس يا عائشة؟ فقلت بابی و

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

امیّ انبعتنی فوضعت عنك ثوبك ثمّ لم تستتم ان قمت فلبستهما فأخذتنی غیرة شدیدة ظننت انّك تاتی بعض صویحباتی حتیٰ رایتك بالبقیع تصنع ماتصنع فقال یا عائشة ان کنت تخافین ان یحیف الله علیك ورسوله ،بل اتانی جبریل علیه السلام ،فقال هذه اللیلة لیلة النصف من شعبان و للهِ فیها عتقآء من النّار بعدد شعور غنم کلب۔

(البیهقی: شعب الایمان باب:فی الصیام ما جاء فی لیلة النصف من شعبان رقم الحدیث:۳۸۳۷ جلد۳ ص ۳۸۳ ص ۳۸٤ دارالکتب العلمیه بیروت لبنان۔

المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف ،کتاب الأدب وغیره باب:الترهیب من التهاجر والتشاحن والتدابر جلد۳ ص ۳۰۷ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه۔

ملاعلی قاری:التبیان فی بیان فضل لیلة النصف من شعبان و لیلة القدر من رمضان باب:مایقال من الدعاء فی هذه اللیلة ص ۱٦ مطبوعه دارالکتب صدف پلازه محله جنگی پشاور)

ترجمہ: حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور اپنے کپڑے اتارے تھوڑی دیر گزرنے نہ پائی تھی کہ آپ ﷺ نے ان کو پھر پہن لیا، مجھ کو یہ خیال آیا کہ آپ ﷺ اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی اور کے پاس جارہے ہیں اس لئے مجھے بہت غیرت آئی، میں آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے ہولی، جاکر دیکھا تو آپ ﷺ جنت البقیع میں مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے استغفار کر رہے ہیں، میں نے دل میں کہا کہ آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان جائیں آپ ﷺ خدا کے کام میں مصروف ہیں اور میں دنیا کے کام میں، میں وہاں سے واپس اپنے حجرے میں چلی آئی (اس آنے جانے میں) میرا سانس پھول گیا اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور دریافت فرمایا یہ سانس کیوں پھول رہا ہے؟ میں

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ قربان ہوں آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ نے جلدی سے دوبارہ کپڑے پہن لئے۔ مجھ کو یہ خیال کر کے سخت رشک ہوا کہ آپ ﷺ ازواج مطہرات میں کسی اور کے پاس تشریف لے گئے ہیں نوبت یہاں تک پہنچی کہ میں نے آپ ﷺ کو خود بقیع غرقد میں جادیکھا کہ آپ ﷺ کیا کر رہے ہیں آپ نے فرمایا: عائشہ کیا تمہارا یہ خیال تھا کہ خدا اور خدا کا رسول تمہارا حق ماریں گے؟ (اصل بات یوں ہے) جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ یہ رات شعبان المعظم کی پندرہویں رات (یعنی شب براءت) ہے اور خداوند عالم اس رات میں بہت سے لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے جو کہ قبیلہ کلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔

نکتہ عظیمہ:۔

مناظر اسلام، ضیغم اسلام، بحر علم و عرفان، ولی کامل، عالم باعمل، شیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا پیر مفتی محمد عنایت اللہ قادری رضوی حامدی سانگلوی رحمۃ اللہ علیہ (خلیفہ اجل شہزادہ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام علامہ مفتی محمد حامد رضا خاں قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ) ان احادیث کی تشریح میں یوں فرماتے ہیں۔

"عرب میں بنی کلب کا قبیلہ سب قبیلوں سے زیادہ بکریاں پالتا تھا اور حضور شہنشاہ دو جہان فخر عالمیان، باعث تخلیق این و آن سیاح لامکان ﷺ نے ان بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ لوگوں کی مغفرت ارشاد فرمائی ہے، سبحان اللہ! کیسی مبارک رات ہے یہاں یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ اہل سنت و جماعت ہی اہل نجات و اہل فلاح ہیں کیونکہ اتنی تعداد میں بخشش اہلسنت و جماعت کے افراد کی ہی بخشش ہو سکتی ہے دوسرا کوئی گروہ اتنی کثرت تعداد میں ہے ہی نہیں۔ کہتے ہیں کہ عرب میں اس قبیلہ کے پاس بیس ہزار بکریاں تھیں اب اندازہ لگائیں کہ بیس ہزار بکریوں کے بال کتنے ہوں گے؟ ان کا شمار کرنا عقل انسانی سے ماوراء ہے، اسی طرح اس رات میں کتنے لوگ جہنم سے آزاد کیے جاتے ہیں وہ بھی عقل انسانی سے باہر ہیں۔ لہذا مسلمانوں کو اس مقدس اور بابرکت رات میں زیادہ سے نیکیوں اور دعاؤں میں مشغول رہنا چاہیے۔"

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(افادات و ملفوظات حضرت شیر اہل سنت مرتب محمد افضال حسین نقشبندی غیر مطبوعہ)

(۳) شب براءت مخلوق پر فضل خداوندی:۔

عن ابی ثعلبة رضی الله عنه ان النبی ﷺ قال: یطلع الله الی عباده لیلة النصف من شعبان فیغفر للمومنین و یمهل الکافرین و یدع اهل الحقد بحقد هم حتی یدعوه

(المنذری: الترغیب والترهیب من الحدیث الشریف کتاب الادب وغیره باب: الترهیب من التهاجر والتشاحن و التدابر جلد۳ ص۳۰۸ مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

الهندی: کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، کتاب الفضائل، الباب الثامن: فی فضائل الامکنة والازمنة الفصل الثانی: فی فضائل الازمنة والشهور رقم الحدیث: ۳۵۱۷۸ جلد ۱۲ ص ۱٤۱ مطبوعه مکتبه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور۔

الهیثمی: مجمع الزوائد و منبع الفوائد کتاب الأدب باب: ماجاء فی الشحناء رقم الحدیث: ۱۲۹٦۲ جلد۸ ص۷۸ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان۔

الطبرانی: المعجم الکبیر جلد ۲۲ ص۲۲۳ مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت لبنان

ابن قانع: معجم الصحابة، باب: الجیم، ابوثعلبة الخشنی جلد۱ ص ۱٤۰ رقم الحدیث: ۲٦٤ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان۔

ابن ابی عاصم: السنة جلد۱ جلد ۳۵٦ مطبوعه دار الصمیعی للنشر والتوزیع الریاض

ترجمہ:۔ حضرت سیدنا ابوثعلبہ الخشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب شعبان کی چودھویں شب (یعنی شب براءت) ہوتی ہے تو

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف نظرِ رحمت ڈال کر مسلمانوں کی مغفرت فرماتا ہے اور کافروں کو مہلت دیتا ہے اور کینہ پروروں کو ان کا کینہ دور کرنے کے لیے بلاتا ہے، یہاں تک کہ وہ (اللہ تعالیٰ کو پکار اٹھتے ہیں) اور اپنا کینہ چھوڑ دیتے ہیں۔

(۴) منادی کی ندا ہے کوئی بخشش کا طالب:۔

عن عثمان بن ابی العاص عن النبی ﷺ قال اذا کان لیلۃ النصف من شعبان نادی مناد ھل من مستغفرٍ فاغفر لہ ھل من سائل فاعطیہ فلا یسال احدٌ شیاءً

(البیھقی :شعب الایمان،باب:فی الصیام۔ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان رقم الحدیث:۳۸۳۶ جلد ۳ ص ۳۸۳ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان۔

الھندی:کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال کتاب الفضائل ،الباب الثامن:فی فضائل الامکنۃ والازمنۃ الفصل الثانی:فی فضائل الازمنۃ و لشھور رقم الحدیث:۳۵۱۷۳ جلد ۱۲ ص ۱۴۰ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اقراسنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاھور۔

ملاعلی قاری:التبیان فی بیان فضل لیلۃ النصف من شعبان ،باب:فضل ھذہ اللیلۃ ،ص۱۳ مطبوعہ دار الکتب صدف پلازہ محلہ جنگی پشاور۔

ترجمہ: حضرت سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب شعبان المعظم کی پندرہویں شب (یعنی شب براءت) ہوتی ہے تو (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ کیا کوئی مغفرت کا طالب ہے کہ میں اس کی مغفرت کروں؟ کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ میں اس کو عطا کروں؟ اس وقت اللہ تعالیٰ سے جو مانگتا ہے اس کو ملتا ہے۔

(۵) یہ کونسی رات ہے؟

عن العلاء بن الحارث انَّ عائشۃ قالت قام رسول اللہ ﷺ من اللیل

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

يصلّي فأطال السجود حتّٰى ظننت انه قد قبض فلما رايت ذالك قمت حتّٰى حرّكت ابهامه فتحرّك فرجعت فلما رفع الىّ راسه من السجود و فرغ من صلوٰته قال يا عائشة او يا حميراء اظننت انّ النبي قد خاس بك قلت لا و الله يا رسول الله ولكني ظننت انّك قبضت لطول سجودك فقال اتدرين اىّ ليلة هٰذه؟ قلت الله ورسوله اعلم قال هٰذه ليلة النصف من شعبان انّ الله عزو جل يطلع على عباده في ليلة النصف من شعبان فيغفر للمستغفرين و يرحم المسترحمين و يؤخر اهل الحقد كما هم۔

(المنذری :الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف کتاب الصوم باب الترغیب فی صوم شعبان و ماجاء فی صیام النبی ﷺ له و فضل لیلة نصفه جلد ۲ ص ۷۳ ص ۷٤، مطبوعه مکتبه رشیدیه سرکی روڈ کوئٹه

البیهقی :شعب الایمان باب فی الصیام ماجاء فی لیلة النصف من شعبان رقم الحدیث:۳۸۳٥ جلد ۳ ص ۳۸۲ مطبوعه دار الکتب العلمیه بیروت لبنان۔

ترجمہ: حضرت علاء بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رات کو اٹھے اور نماز پڑھنے لگے اور اتنے لمبے سجدے کیے کہ مجھے یہ خیال ہوا کہ آپ ﷺ کی روح پرواز کر گئی ہے۔ میں نے جب یہ معاملہ دیکھا تو میں اٹھی اور آپ ﷺ کے پاؤں کے انگوٹھے پاک کو حرکت دی، اس میں حرکت ہوئی میں واپس لوٹ آئی جب آپ ﷺ نے سجدے سے سر اقدس اٹھایا اور نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اے عائشہ یا فرمایا اے حمیراء کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ اللہ کا نبی ﷺ تمہاری حق تلفی کرے گا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ خدا ایسی بات نہیں ہے در حقیقت مجھے یہ خیال ہوا کہ شاید آپ ﷺ کی روح مبارک پرواز کر گئی ہے کیونکہ آپ ﷺ نے سجدے لمبے کیے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جانتی بھی ہو یہ کون سی رات ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا یہ شعبان المعظم کی پندرھویں شب (یعنی شب برات) ہے، اللہ تعالیٰ اس رات اپنے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بندوں پر نظرِ رحمت فرماتا ہے اور بخشش چاہنے والوں کی مغفرت فرماتا ہے اور طالبین رحم پر رحم فرماتا ہے اور کینہ پروروں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔

(۶) ہے کوئی رزق کا طالب:۔

عن علی بن ابی طالب قال قال رسول اللہ ﷺ: اذا كانت ليلة النصف من شعبان، فقوموا ليلها وصوموا نهارها فانّ الله ينزل فيها لغروب الشمس الى سماء الدنيا، فيقول: ألا من مستغفرلي فاغفر له ألا مسترزق فارزقه ألا مبتلىً فاعافيه ألا كذا ألا كذا، حتّٰى يطلع الفجر۔

(ابن ماجه: السنن كتاب الصلاة (ابواب اقامة الصلوات والسنة فيها) باب: ماجاء في ليلة النصف من شعبان رقم الحديث: ۱۳۸۸ ص ۲۴۴ مطبوعه دار السلام للنشرو التوزيع الرياض

التبريزی: مشكوٰة المصابيح باب: قيام شهر رمضان الفصل الثالث ص ۱۱۵ مطبوعه اصح المطابع و كارخانه تجارت كتب بالمقابل آرام باغ كراچی۔

الديلمی: مسند الفردوس و هو الفردوس بمأ ثور الخطاب باب: الألف رقم الحديث: ۱۰۰۷ جلد ۱ ص ۲۵۹ مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت لبنان۔

المنذری: الترغيب والترهيب من الحديث الشريف كتاب الصوم باب: الترغيب في صوم شعبان وماجاء في صيام النبی ﷺ له و فضل ليلة نصفه جلد ۲ ص ۷۴ مطبوعه مكتبه رشيديه سركی روڈ كوئٹه

الهندی: كنز العمال في سنن الاقوال والافعال، كتاب الفضائل، الباب الثامن: في فضائل الامكنة والازمنة، الفصل الثانی: في فضائل الازمنة والشهور رقم الحديث: ۳۵۱۷۲ جلد ۱۲ ص ۱۴۰ مطبوعه مكتبه رحمانيه اقراء سنٹر غزنی سٹريٹ اردو بازار لاهور۔

ملا علی قاری: التبيان في بيان فضل ليلة النصف من شعبان و ليلة القدر

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

من رمضان باب:فضل هذه الليلة ص ١١ مطبوعه دار الكتب صدف پلازه محله جنگی پشاور

ترجمہ:حضرت سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب پندرہ شعبان المعظم کی شب (یعنی شب براءت) آئے تو رات قیام (عبادت) کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو، پس بے شک سورج غروب ہوتے ہی آسمان دنیا پر اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت نازل فرما کر ارشاد فرماتا ہے۔ ہے کوئی تم میں سے مغفرت طلب کرنے والا؟ کہ میں اس کو بخش دوں ہے کوئی تم میں سے رزق مانگنے والا؟ کہ میں اس کو رزق دوں ہے کوئی مصیبت زدہ؟ کہ میں اس کو عافیت دوں، ہے کوئی ایسا آوازیں طلوع فجر تک مسلسل آتی رہتی ہیں، مسلسل آتی ہیں۔

(۷) چار مبارک راتیں:۔

عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله ﷺ اربع لیالیهنّ کایامهنّ وایامهنّ کلیالیهنّ یبر الله فیهنّ القسم و یعتق فیهنّ النسم و یعطی الجزیل لیلة القدر و صباحها ولیلة عرفة و صباحها ولیلة النصف من شعبان و صباحها و لیلة الجمعة و صباحها۔

(الهندی:کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال کتاب الفضائل،الباب الثامن:فی فضائل الامکنة والازمنة الفصل الثانی:فی فضائل الازمنة والشهور رقم الحدیث:۳۵۲۰۹ جلد ۱۲ ص ١٤٤ مطبوعه رحمانیه اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاهور۔

ملا علی قاری:التبیان فی بیان فضل لیلة النصف من شعبان و لیلة القدر من رمضان ص ٥٨ مطبوعه دار الکتب صدف پلازه محله جنگی پشاور

ترجمہ:حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چار راتیں ایسی ہیں کہ وہ اپنے دنوں کی طرح ہیں اور ان کے دن ان کی راتوں کی طرح ہیں۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہیں (یعنی فضیلت میں ایک جیسے ہیں) اللہ تعالیٰ ان اوقات میں اپنے بندوں پر خصوصی فضل و کرم تقسیم فرماتا ہے جہنم سے آزادی بانٹتا ہے اور بے بہا اجر عطا فرماتا ہے، اور وہ دن اور راتیں یہ ہیں۔

(۱) شب قدر اور اس کا دن

(۲) شب عرفہ اور اس کا دن

(۳) شب براءت اور اس کا دن

(۴) شب جمعہ اور اس کا دن

شب براءت میں نبی کریم ﷺ کی دعا:۔

اُم المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ شب براءت کی رات نبی کریم ﷺ نے لمبے لمبے سجدے کیے اور میں نے آپ ﷺ کو سجدوں میں یہ دعا مانگتے سنا:

اعوذ بعفوك من عقابك واعوذ برضاك من سخطك و اعوذ بك منك جلّ و جهك لا احصى ثناءً عليك انت كما اثنيت على نفسك

"اے اللہ! میں تیرے عفو کی پناہ چاہتا ہوں تیری سزا سے اور تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں تیرے غصہ سے اور پناہ چاہتا ہوں تیری سختیوں سے۔ اے اللہ! میں تیری تعریف کا شمار نہیں کر سکتا، میری ذات ایسی ہی بلند و بالا ہے جیسے تو نے خود فرمایا"

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے صبح عرض کیا یارسول ﷺ آپ رات کو یہ دعا پڑھ رہے تھے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یاعائشہ تعلّمیھنّ؟ فقلت نعم، فقال تعلّمیھن و علّمیھنّ فانّ جبریل علیہ السلام علّمنیھنّ وامرنی اَن اردّدھنّ فی السّجود

(المنذری: الترغیب والترھیب من الحدیث الشریف کتاب الأدب و غیرہ باب: الترھیب من التھاجر والتشاحن والتدابر جلد ۳ ص۳۰۸ مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ترجمہ: اے عائشہ! تم اس دعا کو یاد کرو گی؟ میں نے عرض کیا کہ ضرور، آپ ﷺ نے فرمایا سیکھ لو مجھ کو یہ کلمات جبریل علیہ السلام نے سکھائے ہیں اور کہا ہے کہ سجدہ میں ان کو بار بار پڑھا کرو۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کیا لفظ ''عشق'' کی نسبت

نبی کریم ﷺ کی طرف کرنا ناجائز ہے؟

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

سوال: کیا لفظ "عشق" کی نسبت نبی پاک ﷺ کی طرف کرنا ناجائز ہے؟ ایک وہابی کہتا ہے حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

جواب: سید الاولین و الآخرین، سید الانبیاء و سید الاتقیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات کے ساتھ محبت و عشق کا ہونا ایمان کی شرائط میں سے ہے اسی لئے اول سنت نبی کریم ﷺ سے حد درجہ پیار اور والہانہ محبت (عشق) کرتے ہیں اور عاشق رسول اور عاشق شاہ بطحہ جیسے القابات کو اپنے لئے موجب فخر محسوس کرتے ہیں لیکن اس پر بھی وہابیوں کی اکثریت اور کئی دیوبندی بھی طرح طرح کے آوازے کستے نظر آتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ لفظ عشق کی نسبت سرکار کی طرف کرنا ناجائز ہے تو کوئی بدعت کہتا ہے اور کوئی لفظ عشق کا غلط مفہوم بیان کر کے اپنی خباثت اور شقاوت قلبی کا ثبوت فراہم کرتا ہے عشق کی نسبت نبی پاک ﷺ کی طرف کرنا بالکل جائز ہے۔

لفظ عشق کی تحقیق:۔

عشق کے لغوی معنی ہیں۔ حد سے بڑھ کر محبت کرنا، شدید محبت وغیرہ ہیں۔

(۱) المنجد میں ہے عشقہ عشقاً و عشقاً و معشقاً بہت محبت کرنا، محبت میں حد سے بڑھ جانا، صفت مذکر عاشق۔

(المنجد عربی ،اردو ص ٦٥٤ مطبوعه دار الاشاعت کراچی)

(۲) عِشق: گہرا جذباتی لگاؤ، محبت، الفت

(ع۔ش) ص ٩٩٥ جهانگیر اردو لغت جامع ترین مطبوعه جهانگیر بکس)

(۳) عِشق: (ع) مذکر، کسی شے کے ساتھ حد سے بڑھ کر محبت کرنا

(نور اللغات حصه دوم صفحه ٧١١ مولوی نور الحسن نیر اردو لغت مطبوعه نیشنل بك فاؤنڈیشن اسلام آباد)

(۴) عِشق:: کسی شے سے بے حد محبت کرنا (لغات فارسی مترجم ص 582)

(۵) عِشق:: (مذ) محبت ۔ دیوانگی کی حد تک پہنچی ہوئی محبت۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(جامع نسیم اللغات اردو ص797مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز پرائیویٹ لمیٹڈپبلیشرز لاہور)

(۶)عِشق::(ع)مذکرکسی شے کے ساتھ حد سے بڑھ کر محبت کرنا

(جامع اردو لغات از سید شہاب الدین دسنوی ص668مطبوعہ بک شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان)

(۷) عِشق:شدید محبت

(رافع اللغات ص473از ڈاکٹر فرمان فتح پوری)

(۸) عَشِقَه (س) عِشْقاً و عَشَقاً و مَعْشَقاً

بہت محبت کرنا،محبت میں حد سے بڑھنا صفت مذکر عاشِق

(مصباح اللغات ص554از ابو الفضل عبدالحفیظ بلیاوی مکتبہ الخلیل)

(۹)عِشق۔(مذکر)حد سے زیادہ محبت

(اظہر اللغات اردو ص399مطبوعہ اظہر پبلیشرز لاہور)

(۱۰)عِشق:۔شدت محبت فریفتگی،والہانہ چاہت

(القاموس الجدید ص468مطبوعہ ادارہ اسلامیات لاہور)

لفظ عشق کا استعمال:

(۱)عبدالرشید عراقی وہابی نے لکھا ہے:

"حدیث کے ساتھ ان (ابوالقاسم سیف بنارسی) کو غیر معمولی محبت اور عشق تھا

(چالیس علماء اہلحدیث ص214مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور)

مزید لکھا ہے کہ:(ابوالقاسم سیف بنارسی کو) نظریہ اہلحدیث سے تو عشق تھا

(چالیس علمائے اہلحدیث ص217مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور)

لفظ عشق کی نسبت نبی پاک ﷺ کے لیے خود وہابیوں کی کتب میں:۔

(۱)وہابیوں کے شیخ الاسلام ثناءاللہ امرتسری نے لکھا ہے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

"دراصل یہ ناپسندیدہ انقلاب اسی عشق محمدی ﷺ کے کرشمے ہیں جس نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو عرب کے لوگوں سے صحابی کا لقب دلایا تھا

(اہلحدیث کا منهب ص100 مطبوعہ دار الکتب السلفیہ لاہور)

(۲) مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ہند کے اپنے وقت کے سیکرٹری عبدالعزیز نے لکھا ہے کہ

"خداوند قدوس کی قوت انبعاث جس نے ہمیشہ مجددین کو مبعوث کیا پھر کارفرما ہوئی اور اس نے مولانا اسماعیل شہید ۔۔۔ جیسے مصلحین و مجددین کو پیدا کیا ۔۔۔۔ افغانستان جیسے جاہد ملک میں عاشقان رسول اور شیدایان سنت کی ایک ایسی جماعت پیدا کردی

(فیصلہ مکہ ص۲۳ لاہور)

(۳) غیر مقلدین کے "ابوبکر غزنوی" نے لکھا ہے کہ:

بئر معونہ کے قصہ میں عامر بن طفیل (رئیس بن عامر) کے پاس حضور کا والا نامہ پیش کرنے والے عاشق رسول حضرت حرام کے جب عامر بن طفیل نے نیزہ مارا اور وہ پار ہوگیا

(داؤد غزنوی ص39 مطبوعہ فاران اکیڈمی لاہور)

(۴) آل نجد کے امام العصر ابراہیم میر سیالکوٹی نے لکھا ہے:

"پس لازم ہے کہ طالب زیارت آنحضرت ﷺ کی عظمت و محبت اپنے دل میں سب مخلوق سے زیادہ بٹھا دے اور اس میں شوق زیارت کا چراغ ہمیشہ جلائے رکھے یہاں تک کے حضرت بلال کی طرح عشق و محبت کا درجہ حاصل ہو جائے

(سراجا منیرا ص18 مطبوعہ فاران اکیڈمی لاہور)

(۵) عبدالمجید خادم سوہدروی لکھتا ہے:

رسول اللہ ﷺ کے عہد سعید میں اور آپ کے بعد جملہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عہد مبارک میں کتاب و سنت ہی پر تعامل رہا وہ سب بادہ عشق رسول ﷺ میں اس قدر مخمور و سرشار نظر آتے تھے کہ کسی بات اور کسی معاملے میں آنحضرت ﷺ کے قول و عمل کے خلاف چلنا انہیں سخت ناگوار اور تکلیف دہ تھا

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(سیرۃ ثنائی ص43مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور)

(۶)آل نجد کے امام الکلام ابوالکلام آزاد نے لکھا ہے:

"پس کیا مبارک ہیں وہ دل جنہوں نے اپنے عشق و شفتگی کے لئے رب السماوات والارض کے محبوب کو چنا"

(ولادت نبوی ﷺ ص۳۶مطبوعہ بساط ادب ادبی مارکیٹ لاہور)

تھوڑا آگے جا کر یوں لکھا ہے۔

"بلاشبہ محبت نبوی اور عشق محمدی کے یہ پاک ولولے اور یہ مخلصانہ شوق تمہاری زندگی کی سب سے قیمتی متاع ہے

(ولادت نبوی ﷺ صفحہ ۳۷ مطبوعہ بساط ادب لاہور)

۷)ایک غیر مقلد ثناءاللہ امرتسری کے متعلق لکھتا ہے:

بندہ کبریا ثناء اللہ

عاشق مصطفیٰ ثناءاللہ

(سیرۃ ثنائی ص۳۰۵فتاوی ثنائیہ جلد اول ص۶۳)

۸)وہابیوں کے حکیم صادق سیالکوٹی نے لکھا ہے

"قرآن اور سنت کے شمس و قمر تو قیامت تک روشن اور تاباں رہیں گے گہنا ئیں گے بھی نہیں یہ لامثال خیر کثیر ہے حضرت خاتم النبیین ﷺ کی جس ردائی عطا کے عشاق عامل ہیں اور عمل کی صورت میں اپنے پیارے رسول کی خیر کثیر بن گئے ہیں

(ساقی کوثر ص۲۶ ص۲۷ مطبوعہ نعمانی کتب خانہ لاہور)

۹)غیر مقلدین کے "شیر پنجاب" مولوی منظور نے کہا ہے:

میں عاشق نبی کریم ﷺ دا ہاں

میں کی کراں تھے شاواں نوں

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(گلدستہ شیر پنجاب مولانا منظور احمد ص48مطبوعہ نعمانی کتب خانہ)

۱۰) غیر مقلد حافظ محمد ارشد کی بیٹی نے لکھا ہے:

"عاشق رسول جناب قاضی محمد سلمان منصور پوری"

(مخدوم العلماء مولانا محمد اسماعیل سلفی ص 144 مطبوعہ دار الدعوۃ السلفیہ لاہور)

۱۱) غیر مقلد صمصام نے لکھا ہے

نہ شوق توحید تے نہ شوق نماز دا

نہ روزے دا شوق نہ حج نیاز دا

نہ عشق رسول نہ کتاب قرآن دا

سینے تے ہتھ بدھے جائیں

(گلشن صمصام ص۵۶ص۵۷ مطبوعہ ملک سنز فیصل آباد)

۱۲) نور حسین گرجاکھی نے کہا ہے

سر چک محمدؐ ا رب آکھے تاں نبیؐ سوہنے اُٹھ بہن گے نی

مونہوں منگ نہ منگ منظور کرساں عاشق تا معشوق دے رہن گے نی

(فضائل مصطفی ﷺ ص ۴۳ مطبوعہ ادارہ احیاء السنۃ گرجاکھ گوجرانولہ)

۱۳) مؤرخ اہلحدیث کا لقب پانے والے اسحاق بھٹی نے تذکرہ مولانا محمد غلام رسول قلعوی میں اس جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چاہت کا اظہار اور عاشقانہ آہ وزاری کرنا باب کے تحت لکھا ہے:

اپنے عشق سے جل بل گیا جی

کہو اس درد دا دارو کروں کی

(تذکرہ مولانا غلام رسول قلعوی ص439ص440مطبوعہ مولانا غلام رسول ویلفیئر سوسائیٹی قلع میہاں مگھو)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

محمد ﷺ اے میری تو بہ دے دشمن
تساڈے عشق نوں تو بہ نہ ممکن
میرا لوں لوں لیا ہے عشق نے مل
سائی تو بہ دی ہوئی ہے مشکل

۱۴) عبدالمجید سوہدروی نے ابوالکلام آزاد کے حوالے سے لکھا ہے کہ آزاد نے کہا

"جو لوگ خدائے تعالیٰ کا نام وردِ زبان رکھتے ہیں اور اکثر اوقات اللہ اللہ پکارتے رہتے ہیں مگر رسول اللہ ﷺ اور آپ کی سنت شریفہ سے عشق (والہانہ محبت) نہیں رکھتے وہ نہ تو قرآن کو سمجھتے ہیں اور نہ خدا کی ہستی۔ (سیرت آزاد ص ۴۰)

۱۵) ابوبکر غزنوی نے لکھا ہے کہ

حضور ﷺ کا عشق حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سیکھنا چاہیے

(خطبات ومقالات ص26مطبوعہ طارق اکیڈمی فیصل آباد)

لفظ عشق کی نسبت نبی پاک ﷺ کے لیے خود دیوبندیوں کی کتب میں:۔

۱) دیوبندی "شیخ الحدیث" زکریا کاندھلوی نے لکھا ہے

"مشہور قصیدہ بہاریہ میں سے چند اشعار پیش کرتا ہوں یہ قصیدہ بہت طویل ہے ڈیڑھ سو سے زائد اشعار اس قصیدہ کے ہیں۔۔۔ جس سے حضرت اقدس کی والہانہ محبت اور عشق نبوی کا اندازہ ہوتا ہے"

(تبلیغی نصاب عکسی فضائل درود شریف ص۱۲۳ مطبوعہ ادارہ اشاعت دینیات حضرت نظام الدین نئی دہلی)

۲) جمیل احمد بالاکوٹی دیوبندی نے لکھا ہے

"اہل اللہ کا تمام وقت یاد الٰہی میں کرتا ہے وہ عشق رسول اللہ ﷺ میں محو و دست ہوتے ہیں"

(ایک مرد صالح ص8مطبوعہ مکتبہ زا دالفردوس گوجرانوالہ)

۳) دیوبندی مفکر اسلام ابوالحسن ندوی نے لکھا ہے:

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

درد مندوں کی دوا ہے عشق محبوب خدا
کاش مل جائے مجھے بھی عشق نور مصطفیٰ

(سوانح حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا ص 183 مطبوعہ مجلس نشریات اسلام کراچی)

۴)عبدالمعبود دیوبندی نے لکھا ہے:
عشق رسول ﷺ اہل صدق وصفا کا سرمایہ حیات اور وسیلہ نجات ہے حضرت جہلمی میں عشق رسول ﷺ میں وارفتگی وشیفتگی بدرجہ اتم پائی جاتی تھی۔

(ماہنامہ حق چار یار اشاعت خاص عبداللطیف جہلمی ص ۱۰۳ مضمون پیکر صدق وصفا)

۵)طٰہٰ عابد دیوبندی نے کہا
(ضیاء القاسمی) پکے اور سچے عاشق رسول ﷺ تھے (آواز قاسمی ص ۲۸ مطبوعہ مکتبہ راشدیہ لاہور)

۶)ماسٹر عمر دیوبندی نے انوار بہلویہ میں عنوان قائم کیا ہے:
محبت وعشق رسول مقبول ﷺ

(انوار بہلویہ مختصر سوانح حیات عبداللہ بہلوی دیوبندی ص ٤٤ مطبوعہ معہد الخلیل الاسلامی کراچی)

۷) خالد محمود مانچسٹری نے لکھا ہے:
"علمائے دیوبند کس قدر عشق رسول میں سرشار ہیں یہ اہل علم اور اہل محبت سے مخفی نہیں حضرت مولانا سید محمد بدر عالم بھی عشاق رسول کے اس قافلے میں ملتے ہیں

(مضامین وسوانح حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی جمع ترتیب محمد اکبر شاہ بخاری مقدمہ خالد محمود مانچسٹروی ص 40 مطبوعہ ادارۃ المعارف کراچی)

۸)روح اللہ نقشبندی غفوری نے لکھا ہے کہ عاشق رسول اللہ ﷺ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو زیارت نبی ﷺ

(بزرگان چشتیہ کو خواب میں زیارت نبی ﷺ ص 139 مطبوعہ مکتبہ عمر فاروق شاہ فیصل کالونی کراچی)

۹) مومن خان عثمانی دیوبندی نے لکھا ہے:

"حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کا عشق رسول تھوڑا آگے جا کر لکھتا ہے۔

"حضرت اسلع بن شریک کا عشق رسول تھوڑا آگے جا کر لکھتا ہے۔

حضرت اسلع بن شریک کا عشق رسولؐ

۱۰) دیوبندیوں کے عماد الدین محمود نے لکھا ہے۔

سلطان صلاح الدین ایوبی کا عشق رسولؐ۔

(عشق رسول ﷺ کے ایمان افروز واقعات ص 75 مطبوعہ القاسم اکیڈمی جامعہ ابوھریرۃ نوشھر)

۱۱) دیوبندی پیر ذوالفقار احمد نقشبندی نے ایک کتاب مسمی بہ عشق رسول اللہ ﷺ لکھی ہے جس میں جگہ بہ جگہ عشق رسول لکھا ہے

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس امت کے سرخیل امام اور عشق رسول ﷺ میں سب سے آگے بڑھنے والے ہیں

(عشق رسول ﷺ ص 87 مطبوعہ مکتبہ الفقیر فیصل آباد)

۱۲) ایک دیوبندی عبدالحمید سواتی کے متعلق لکھتا ہے۔

داعی ہے دین حق کا وہ عاشق نبی کا ہے

شمشیر حق بیاں مرا عبدالحمید ہے

(ماھنامہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کا مفسر قرآن نمبر 833)

۱۳) عابد میاں دیوبندی نے لکھا ہے

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

دل میں ہے میرے عشق رسول عربی کا

پروانہ ہوں میں شمع رخ پاک نبی کا

(رحمة اللعالمین ص ۱۰۴،۱۰۵،۱۰۶،مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب قرآن محل آرام باغ کراچی)

نوٹ: اس کتاب پر چودہ جید دیوبندی علماء کی تقاریر ہیں جن میں سے چند کے نام پیش خدمت ہیں کفایت اللہ دھلوی، انور شاہ کاشمیری، اصغر حسین دیوبندی، شبیر احمد عثمانی، عبدالشکور لکھنوی وغیرہ وغیرہ

۱۴)اشرف علی تھانوی کے خلیفہ عنایت علی شاہ نے لکھا ہے

عنایت کر فزوں عشق محمد ﷺ یا خدا مجھ کو"

(باغ جنت حصہ دوم ص442مطبوعہ الفیصل اردو بازار لاہور)

۱۵)ایک دیوبندی مولوی نے لکھا ہے کہ

پورا عالم سوگوار ہے ختم نبوت مومنٹ کے سچے عاشق رسول سے محروم ہوگئی۔

(فاتح قادیانیت نمبر منظور احمد چنیوٹی ص177)

وہابیوں کا رسول اللہ ﷺ پر بہتان:۔

وہابی کا یہ کہنا کہ حدیث میں لفظ عشق کی نسبت نبی پاک ﷺ کی طرف کرنے کی ممانت آئی ہے یہ ایسا ہی بدترین جھوٹ اور بہتان ہے جیسا کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب شہادت القرآن میں جھوٹ میں شیطان کو مات کرتے ہوئے لکھ دیا کہ:

صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جن کی نسبت بخاری میں لکھا ہے

کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی کہ ھذا خلیفة اللہ المھدی

(شہادة القرآن ص41)

حالانکہ لفظ عشق روایات میں موجود ہے

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

من عشق فعف وکتم فمات مات شهیدا

(تاریخ بغداد جلد ۵ ص 156 ص 262 جلد ۶ ص 50 ص 51 جلد ۱۳ ص 184 مقاصد الحسنۃ ص 426 مطبوعہ بیروت)

اسی روایت کو وہابیوں کے امام ابن قیم نے بھی نقل کیا ہے۔

(زادالمعاد جلد ۳ ص 154)

الحمد اللہ ہم نے اپنا موقف خود دیوبندی وہابی اکابر کی کتب سے نقل کر دیا ہے وہابیوں کو لفظ عشق پر فتوے بازی کرنے سے پہلے اپنے گھر کی بھی خبر لینی چاہیے!

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

الامام اسماعیل بن اسحاق الجہضمی القاضی المالکی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۹۹......۲۸۲ھ)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام ونسب اور ولادت:۔

امام ابو اسحاق اسماعیل بن اسحاق بن اسماعیل بن حماد بن زید بن درہم الازدی البصری البغدادی ۱۹۹ھ یا ۲۰۰ھ کو بصرہ (عراق) میں پیدا ہوئے۔ آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ مشہور محدث بصرہ حماد بن زید کی اولاد میں سے ہیں۔ بنو ازد سے تعلق کی وجہ سے ازدی کہلاتے ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ التاسعۃ، جلد ۲، صفحہ ۱۴۹، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

شیوخ:

آپ کے اساتذہ وشیوخ کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں:

(۱) عبداللہ بن مسلمۃ القعنبی (۲) مسلم بن ابراہیم الفراہیدی

(۳) احمد بن المعدل الفقیہ المالکی (۴) علی بن المدینی

(۵) محمد بن عبداللہ الانصاری (۶) عبداللہ بن رجاء الغدانی

(۷) حجاج بن منہال الانماطی (۸) اسماعیل بن ابی اویس

(۹) سلیمان بن حرب (۱۰) مسدد بن مسرہد

(۱۱) یحیٰی الحمانی (۱۲) ابی مصعب الزہری

(۱۳) احمد بن عبداللہ بن یونس (۱۴) ابو بکر بن ابی شیبہ

(۱۵) قاری عیسٰی بن میناء (۱۶) ابو النعمان محمد بن الفضل السدوسی

(۱۷) محمد بن المثنی (۱۸) نصر بن علی الجہضمی

رحمہم اللہ

یہ سارے کے سارے اپنے فن کے امام اور قابل اعتماد راوی تھے۔

تحصیل علوم:

حافظ الذہبی لکھتے ہیں کہ آپ نے بچپن ہی سے علم حاصل کرنا شروع کر دیا تھا۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة: اسماعیل القاضی جلد ۱۰، صفحہ ۳۰۷، مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

حافظ ذہبی لکھتے ہیں:

اخذ الفقه عن احمد بن المُعَذّل و طائفة

آپ نے فقہ احمد بن المعذل اور علماء کے ایک گروہ سے حاصل کی۔

(سیر اعلام النبلاء ترجمة: ۲۳۷۳، اسماعیل القاضی جلد ۱۰، صفحہ ۴۰۷ مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ تذکرة الحفاظ، الطبقة التاسعة جلد ۲ صفحہ ۱۴۹ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور)

و اخذ علم الحدیث و علله عن علی بن المدینی

اور (آپ نے) علم حدیث اور علل حدیث کا فن علی بن مدینی سے حاصل کیا۔

(تذکرة الحفاظ، الطبقة التاسعة جلد ۲، صفحہ ۱۴۹، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور)

آپ نے علم قرأت قالون سے سیکھا۔

(تذکرة الحفاظ، الطبقة التاسعة جلد ۲، صفحہ ۱۴۹، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور)

تلامذہ:

آپ کے شاگردوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، ان میں سے چند مشہور شاگردوں کے نام درج ذیل ہیں۔

(۱) ابو القاسم البغوی　(۲) یحییٰ بن محمد بن صاعد
(۳) عبد اللہ بن احمد بن حنبل　(۴) ابو بکر بن النجاد
(۵) ابو بکر شافعی　(۶) حسن بن محمد بن کیسان
(۷) ابو محمد بن الحسن البربہاری　(۸) موسیٰ بن ہارون

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(۹) ابو سہل ابن زیاد (۱۰) اسماعیل بن محمد الصفار

(۱۱) قاضی حسین بن اسماعیل المحاملی (۱۲) ابراہیم بن محمد بن عرفہ النحوی نفطویہ

(۱۳) ابوبکر بن الانباری (۱۴) محمد بن خلف بن حیان القاضی

(۱۵) ابو القاسم اسماعیل بن یعقوب بن ابراہیم بن احمد بن البختری البغدادی وغیرہم

رحمہم اللہ

فقاہت:

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ بہت سے لوگوں نے آپ سے علم فقہ کو سیکھا۔

خلیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ آپ فقیہ تھے۔

(تذکرۃ الحفاظ ، الطبقۃ التاسعۃ جلد۲ ، صفحہ۱۴۹ ، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور)

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

فاق اھل عصرہ فی الفقہ

آپ فقہ میں اپنے زمانے کے علماء سے فائق تھے۔

(سیر اعلام النبلاء ترجمۃ: ۲۳۷۳ ، اسماعیل القاضی جلد۱۰ ، صفحہ۴۰۷ ، مطبوعہ دارالحدیث قاہرہ)

مقام ومرتبہ:

محدثین کرام اور ہر فن کے علماء آپ کی تعریف وتوثیق میں رطب اللسان تھے۔

(۱) حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے بارے میں لکھتے ہیں:

الامام ، العلامۃ ، الحافظ ، شیخ الاسلام

(سیر اعلام النبلاء ترجمۃ ۲۳۷۳ ، اسماعیل القاضی جلد۱۰ ، صفحہ۴۰۷ ، مطبوعہ دارالحدیث قاہرہ)

(۲) دوسری جگہ یوں فرماتے ہیں:

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اسماعیل القاضی الامام شیخ الاسلام...... الحافظ صاحب التصانیف وشیخ مالکیۃ العراق وعالمھم

شیخ الاسلام، امام، حافظ اسماعیل قاضی رحمۃ اللہ علیہ (بہت سی) کتابوں کے مصنف اور عراق میں بسنے والے مالکیوں کے شیخ اور عالم ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ الطبقۃ التاسعۃ جلد۲، صفحہ۱۴۹، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاھور)

(۳) خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:

وکان اسماعیل فاضلًا عالمًا، متقنًا فقیھًا

اور (امام) اسماعیل قاضی عالم ثقہ (اور) فقیہ تھے۔

(تاریخ بغداد، رقم الترجمۃ: ۳۳۱۸، جلد۶، صفحہ۲۸۲، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت، لبنان)

(۴) ابن مجاہد کہتے ہیں کہ میں نے (امام نحو) المبرِّد کو فرماتے ہوئے سنا:

اسماعیل القاضی أعلم منّی بالتصریف

(امام) اسماعیل قاضی علم صرف مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔

(۱۔ سیر اعلام النبلاء ترجمۃ ۲۳۷۳، اسماعیل القاضی جلد۱۰، صفحہ۴۰۸ مطبوعہ دارالحدیث قاھرہ، ۲۔ تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ التاسعۃ جلد۲، صفحہ۱۴۹، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ أردو بازار لاھور)

(۵) عن یحییٰ بن أکثم و رأی اسماعیل القاضی مقبلًا فقال: قد جاءت المدینۃ۔

ایک دفعہ یحییٰ بن اکثم نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو بولے اسماعیل قاضی رحمۃ اللہ علیہ کیا آئے ہیں سارا مدینہ ہی آ گیا ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ، الطبقۃ التاسعۃ جلد۲، صفحہ۱۴۹، مطبوعہ مکتبہ

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

رحمانیہ اُردو بازار لاہور)

(۶) خود حضرت امام اسماعیل قاضی رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو یوں بیان کرتے ہیں:

أتيت يحيىٰ بن اكثم ، وعنده قوم يتناظرون ، فلما رآني ، قال: قد جاءت المدينة

میں یحییٰ بن اکثم کے پاس آیا ان کے پاس کچھ لوگ مناظرہ کر رہے تھے جب انہوں نے مجھے دیکھا تو کہا: سارا مدینہ ہی آ گیا ہے۔

(سير اعلام النبلاء ترجمة: ٢٣٧٣ ، اسماعيل القاضي جلد ١٠ ، صفحه ٤٠٨ ، مطبوعه دار الحديث قاهره)

(۷) خطیب بغدادی کہتے ہیں:

استوطن بغداد و ولي قضاءها الى أن توفي و تقدم حتى صار علمًا

انہوں نے بغداد کو اپنا وطن بنا لیا تھا اور وہاں وفات تک عہدۂ قضاء پر متمکن رہے۔ اپنے اقران واماثل پر سبقت لے گئے اور آسمانِ علم پر آفتاب نصف النہار بن کر چمکے۔

(تذكرة الحفاظ ، الطبقة التاسعة ، جلد ٢ ، صفحه ١٤٩ ، مطبوعه مكتبه رحمانيه أردو بازار لاهور)

(۸) كان وافر الحرمة، ظاهر الحشمة، كبير الشان ، يقع حديثه عاليًا في الغيلانيات

آپ بہت زیادہ معزز، ظاہر الحشمت، کبیر الشان تھے آپ کی حدیث غیلانیات میں عالی ہے۔

(سير اعلام النبلاء ، ترجمة: ٢٣٧٣ ، اسماعيل القاضي جلد ١٠ ، صفحه ٤٠٨ ، مطبوعه دار الحديث قاهره)

تصانیف:

آپ نے کتب بھی تصنیف فرمائیں، جن میں سے بعض کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) احکام القرآن (۲) معانی القرآن

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(۳) کتاب فی القراءات (۴) جزء فیہا احادیث ایوب السختیانی

(۵) مسند حدیث مالک بن انس (۶) فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ

اب آپ کی تصانیف کے بارے میں علماء کی آراء پیش خدمت ہیں۔

احکام القرآن:۔

الامام، الحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۶۳ھ) نے لکھا علی بن محسن القاضی نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ ہمیں طلحہ بن محمد بن جعفر الشاھد نے خبر دی فرمایا:

فمنها كتابه في أحكام القرآن، وهو كتاب لم يسبقه اليه أحد من أصحابه الى مثله

چنانچہ ان میں سے آپ کی ایک تصنیف "احکام القرآن" کے متعلق ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ جس کی مثل آپ کے ہم عصر علماء میں سے کسی نے بھی نہ پائی تھی۔

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة: ۳۳۱۶، جلد ٦، صفحہ ۲۸۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

معانی القرآن وکتاب فی القراءات:

الامام، الحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۶۳ھ) نے لکھا:

ومنها كتابه في القراءات، وهو كتاب جليل القدر عظيم الخطر، ومنها كتابه في معاني القرآن، وهذان الكتابان يشهد بفضيله فيهما واحد الزمان

اور ان میں سے آپ کی ایک کتاب "قراءت " کے متعلق ہے۔ یہ ایسی کتاب ہے جو جلیل القدر اور عظیم الفوائد ہے۔ اور ان میں سے آپ کی ایک کتاب "معانی القرآن" کے متعلق ہے اور یہ دونوں ایسی کتابیں ہیں جن کی وجہ سے زمانے کے علماء آپ کی فضیلت کے گواہ ہو جاتے ہیں۔

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة: ۳۳۱۶، جلد ٦، صفحہ ۲۸۳، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

مسلک ومذہب:

حضرت امام اسماعیل بن اسحاق الجھضمی القاضی رحمۃ اللہ علیہ مسلکاً "مالکی المذہب" تھے۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جیسا کے حافظ ذہبی، ابن جوزی اور خلیب بغدادی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم کی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے آپ کے مالکی المذہب ہونے پر اقوال علماء پیش خدمت ہیں:

(۱) الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

وتفقه به مالكية العراق

اور آپ سے عراق کے مالکی فقہانے فقہ کو سیکھا۔

(سير اعلام النبلاء، رقم الترجمة: ۲۳۷۳، اسماعيل القاضي جلد ۱۰، صفحه ۴۰۷، مطبوعه دار الحديث قاهره)

(۲) حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ ہی لکھتے ہیں:

صاحب التصانيف وشيخ مالكية العراق وعالمهم

آپ بہت سی کتابوں کے مصنف اور عراق میں بسنے والے مالکیوں کے شیخ اور عالم ہیں۔

(تذكرة الحفاظ، الطبقة التاسعة، جلد ۲، صفحه ۱۴۹ مطبوعه مكتبه رحمانيه اردو بازار لاهور)

(۳) الامام الحافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البغدادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۶۳ھ) تحریر کرتے ہیں:

كان اسماعيل فاضلًا عالمًا، متقنًا فقيهًا على مذهب مالك بن انس، شرح مذهبه ولخصه، واحتج له

(امام) اسماعیل (بن اسحاق) فاضل عالم ثقہ تھے اور امام مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب (مسلک) پر چوٹی کے فقیہ تھے۔ ان کے مذہب (مالکیہ) کی شرح فرمائی اور پھر اس کی تلخیص بھی کی اور ان کے لئے دلائل جمع کیے۔

(تاريخ بغداد، رقم الترجمة: ۳۳۱۸ جلد ۶، صفحه ۲۸۲، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان)

یہی بات الشیخ الامام جمال الدین ابی الفرج عبدالرحمٰن بن علی الجوزی رحمۃ اللہ علیہ

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(المتوفی ۵۹۷ھ) نے لکھی ہے:

(المنتظم فی تواریخ الملوک والامم، سنة: ۲۸۲، ذکر من توفی فی هذه السنة من الأکابر جلد۷، صفحه۲۸۹، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان)

یحیی الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذھبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

(۱۔ سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة: ۲۳۷۳، اسماعیل القاضی جلد۱۰، صفحه۴۰۷، مطبوعه دارالحدیث قاهره، ۲۔ تذکرة الحفاظ، الطبقة التاسعة، جلد۲، صفحه۱۴۹، مطبوعه مکتبه رحمانیه اردو بازار لاهور)

(۲) حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وتقدم حتی صار علمًا، و نشر مذهب مالك بالعراق

اور آپ اس علم (فقہ) میں اتنے بڑھے کہ اس علم کے سردار کہلائے، اور آپ نے عراق میں امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذہب (مالکیہ) کی اشاعت فرمائی (اس کو پھیلایا)

(سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة: ۲۳۷۳، اسماعیل القاضی جلد۱۰، صفحه۴۰۸، مطبوعه دارالحدیث قاهره)

اسی بات کو خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیل سے لکھا ہے:

اخبرنا علی بن المحسن القاضی، اخبرنا طلحة بن محمد بن جعفر الشاهد، قال: اسماعیل بن اسحاق کان منشؤه البصرة، وأخذ الفقه علی مذهب مالك عن احمد ابن المعذل، وتقدم فی هذا العلم حتی صار علمًا فیه، ونشر من مذهب مالك وفضله ما لم یکن بالعراق فی وقت من الأوقات، وصنف فی الاحتجاج لمذهب مالك والشرح له ما صار لأهل هذا المذهب مثالا یحتذونه، و طریقًا یسلکونه

علی بن محسن القاضی نے ہمیں خبر دی وہ کہتے ہیں کہ ہمیں طلحہ بن محمد بن جعفر الشاہد نے خبر دی فرمایا کہ اسماعیل بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے بصرہ میں پرورش پائی اور انہوں نے احمد بن معذل

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کی فقہ حاصل کی۔ وہ اس علم میں اتنے بڑھ گئے کہ وہ اس علم میں سردار کہلائے اور آپ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو پھیلایا اور اسے وہ فضیلت بخشی جو عراق میں پہلے کسی وقت میں بھی نہ ہوئی تھی، نیز آپ نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب پر دلائل سے مزین ایک کتاب تصنیف فرمائی اور اسی مذہب کی ایک ایسی شرح بھی لکھی جس کی مثال اس مذہب والوں کے لئے پہلے موجود نہ تھی اور جس کی وہ پیروی کرتے۔

(تاریخ بغداد، رقم الترجمہ: ۳۳۱۸، جلد۶، صفحہ۲۸۳، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

(۵) خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فمن قوم یحملون الحدیث، ومن قوم یحملون علم القرآن والقراءات والفقه الی غیر ذلك مما یطول شرحه، فأما سداده فی القضاء وحسن مذهبه فیه وسهولة الأمر علیه تغنی عن ذکره۔

چنانچہ کچھ لوگ آپ سے حدیث سیکھتے اور کچھ لوگ علم قرآن، کچھ قراءات اور کچھ فقہ وغیرہ سیکھتے جس کی شرح طویل ہے۔ البتہ آپ کے احسن فیصلے اور آپ کے مذہب کا حسن اور آپ پر معاملات کا سہل ہوجانا...... آپ کے ذکر کے لئے کافی ہے۔

(تاریخ بغداد، رقم الترجمۃ: ۳۳۱۸، جلد۶ صفحہ۲۸۳، ۲۸٤ مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

مرویات:

آپ نے کئی احادیث کو روایت کیا ہے ان میں سے چند مرویات یہ ہیں:

اوّل: اخبرنا ابو الحسن احمد بن محمد بن احمد بن موسی بن هارون بن الصلت الاهوازی، حدثنا الحسین بن اسماعیل المحاملی، حدثنا اسماعیل بن اسحاق، حدثنا عبداللّٰه بن رجاء، حدثنا عمران القطان، عن عمرو بن عبدالله، عن قابوس بن ابی ظبیان، عن ابیه، عن عائشة قالت: کان رسول الله ﷺ

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

لایدع رکعتی الفجر فی السفر ولا فی الحضر، ولافی الصحتولا فی السقم۔

ترجمہ:۔ قابوس بن ابی ظبیان سے روایت ہے وہ اپنے ابا جان سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں فرمایا:

رسول اللہ ﷺ سفر میں اور حضر میں، تندرستی میں اور علالت میں فجر کی دو رکعتیں کبھی نہیں چھوڑا کرتے تھے۔

دوم: اخبرنا علی بن محمد بن عبداللہ المعدل، اخبرنا محمد بن عمرو بن البختری الرزاز، حدثنا اسماعیل بن اسحاق، حدثنا سلیمان بن حرب، حدثنا شعبة، عن حبیب بن ابی ثابت، عن سعید بن جبیر، عن ابن عباس، عن النبی ﷺ قال:

من سمع النداء فلم یجب فلا صلاۃ له

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے اذان سنی پھر جواب نہیں دیا تو اس کی نماز ہی نہیں۔

سوم: اخبرنا ابراھیم بن مخلد بن جعفر، حدثنا محمد بن احمد بن ابراھیم الحکیمی، حدثنا اسماعیل بن اسحاق، حدثنا اسماعیل بن ابی اویس، حدثنا مالك عن یحییٰ ابن سعید، عن سعید بن المسیّب انه سمعه یقول:

انزلت هذه الآیة: فَإِنَّهُ كَانَ لِلْأَوَّابِينَ غَفُورًا

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ بلاشبہ انہوں نے حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے ہوئے سنا کہ

یہ آیت اس شخص کے بارے میں نازل کی گئی جو گناہ کرے پھر توبہ کرے، پھر گناہ کرے پھر توبہ کرے۔

چہارم: اخبرنا القاضی ابو عمر القاسم بن جعفر بن عبدالواحد الهاشمی بالبصرة حدثنا علی بن اسحاق الماورالی، حدثنا اسماعیل بن اسحاق، حدثنا

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

الفروی، اخبرنا مالك، عن نافع، عن ابن عمر قال: ماشبعت منذ قتل عثمان۔

ترجمہ:۔ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب سے حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کئے گئے ہیں میں نے کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھایا۔

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة: ۳۳۱۸، جلد۶، صفحه ۲۸۲، ۲۸۳، مطبوعه دارالکتب العلمیه، بیروت، لبنان)

اہلبیتِ نبوت سے محبت وعقیدت:

اہلسنت وجماعت کے تمام ائمہ خواہ وہ ائمہ تفسیر ہوں، خواہ ائمہ حدیث ہوں، خواہ ائمہ فقہ ہوں یا خواہ ائمہ تصوف ہوں سب کے سب نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام واہلبیتِ عظام رضی اللہ عنہم سے محبت وعقیدت رکھتے تھے اور رکھتے ہیں امام اسماعیل بن اسحاق الجہضمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت و عقیدتِ اہلبیت کی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

قال نفطویه: كان اسماعيل كاتب محمد بن عبدالله بن طاهر، فحدثني ان محمدًا ساله عن حديث: "انت مني بمنزلة هارون من موسى" وحديث: "من كنت مولاه"۔ فقلت: الأوّل أصح، والآخر دونه۔ قال: فقلت لاسماعيل: فيه طرق، رواه البصريون والكوفيون

فقال: نعم، وقد خاب وخسر من لم يكن علي مولاه۔

ترجمہ: نفطویہ کہتے ہیں اسماعیل، محمد بن عبداللہ بن طاہر کے کاتب تھے چنانچہ انہوں نے مجھے بیان کیا کہ محمد نے ان سے حدیث: (نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا) تم میرے لئے ایسے ہو جیسے حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت سیدنا ہارون علیہ السلام تھے اور حدیث: (نبی کریم ﷺ نے فرمایا) جس کا میں مولا ہوں (اس کا علی مولا ہے) کے متعلق پوچھا تو میں (اسماعیل) نے کہا کہ پہلی حدیث اصح (زیادہ صحیح) ہے اور دوسری اس سے کم۔ تو میں نے (اسماعیل سے) کہا اس میں اور بھی طرق ہیں جن کو بصریوں اور کوفیوں

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

نے روایت کیا ہے تو آپ نے فرمایا: ہاں، "ناکام ہوا اور نامراد ہوا وہ شخص جس کے علی مولا نہیں ہیں"

(الذهبي: سير اعلام النبلاء، رقم الترجمة: ۲۳۷۳ ، اسماعيل القاضي جلد ۱۰ ، صفحه ۴۰۸ ، مطبوعه دار الحديث قاهره)

اللہ تعالیٰ کے ہاں مقام و منزلت:

آپ کا اللہ تعالیٰ کے ہاں کیا مقام و مرتبہ تھا اس پر یہ واقعہ بڑی گہری مماثلت رکھتا ہے:

یوسف بن یعقوب کہتے ہیں کہ:

قرأت توقيع المعتضد الى عبيد الله بن سليمان بن وهب الوزير۔ واستوص بالشيخين الخيرين الفاضلين: اسماعيل بن اسحاق الازدي، وموسى بن اسحاق الخطمي خيراً، فانهما ممن اذا اراد الله باهل الأرض سوءًا دفع عنهم بدعائهما۔

میں نے معتضد کا خط پڑھا جو اس نے عبید اللہ بن سلیمان بن وہب وزیر کے نام لکھا تھا کہ میں تمہیں دو بہترین بزرگ ہستیوں: (۱) قاضی اسماعیل بن اسحاق ازدی (۲) اور قاضی موسیٰ بن اسحاق الخطمی سے حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ بلاشبہ یہ دونوں ان لوگوں میں سے ہیں کہ جب بھی اللہ تعالیٰ زمین والوں پر عذاب کا ارادہ فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے عذاب کو اہل زمین سے ان دونوں کی دعا کی وجہ سے دور کر دیتا ہے۔

(۱۔ تاريخ بغداد، رقم الترجمة: ۳۳۱۸ جلد ٦ ، صفحه ۲۸۵، صفحه ۲۸٦، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت، لبنان

۲۔ سير اعلام النبلاء رقم الترجمة: ۲۳۷۳، اسماعيل القاضي جلد ۱۰، صفحه ۴۰۸ ، مطبوعه دار الحديث قاهره۔

۳۔ المنتظم في تواريخ الملوك والامم، سنة ۲۸۲، ذكر من توفى فى هذه السنة من الأكابر جلد ۷ ، صفحه ۲۸۰ ، صفحه ۲۸۱، مطبوعه دار الكتب العلميه بيروت ، لبنان

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

آپ کے لیے قیام تعظیمی:

نفطویہ بیان کرتے ہیں کہ:

کنت مع المبرد فمر به اسماعیل بن اسحاق القاضی، فوثب الیه و قبل یده وانشده:

فلما بصرنا به مقبلا

حللنا الحبی وابتدرنا القیاما

فلا تنکرن قیامی له

فان الکریم یجل الکراما

میں مبرد کے ساتھ تھا تو اسماعیل بن اسحاق قاضی ان کے پاس سے گزرے تو وہ ان کی طرف لپکے اور ان کے ہاتھوں کو چوم لیا اور یہ شعر پڑھے:۔

"پس جب ہم نے ان کو آتے ہوئے دیکھا تو ہم نے اپنے کپڑے سمیٹ لئے اور ہم فوراً کھڑے ہو گئے چنانچہ تم ہرگز انکار نہ کرنا میرے ان کے لئے قیام کا کیونکہ بلاشبہ کریم کے لئے تکریم کا اظہار ہونا ہی چاہیے"۔

(تاریخ بغداد، رقم الترجمۃ: ۳۳۱۸، جلد۶، صفحہ۲۸۶، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

اس واقعہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ بزرگوں کے ہاتھوں کو چومنا، بوسہ دینا اور ان کے لئے تعظیماً کھڑے ہو جانا شرک و بدعت نہیں بلکہ جائز ہے ورنہ اتنا بڑا محدث بھلا چپ رہ سکتا تھا؟

منصب قضاء:

آپ دونوں شرقی و غربی بغداد کے قاضی کے عہدہ پر فائز ہوئے، احمد بن کامل فرماتے ہیں کہ اسماعیل بن اسحاق بغداد کی دونوں جانبوں کے قاضی تھے۔ ابو العباس محمد بن یعقوب الاصم فرماتے ہیں کہ اسماعیل بن اسحاق تقریباً پچاس سال قضاء کے منصب پر فائز رہے جب آپ کا وصال ہوا اس وقت بھی آپ قاضی کے عہدہ پر ہی متمکن تھے۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(تاریخ بغداد، رقم الترجمة: ۳۳۱۸ جلد٦ صفحه۲۸٤، ۲۸٥ و صفحه ۲۸۷، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان)

وصال:

آپ کا وصال باکمال ذی الحجہ کے مہینے کے ختم ہونے سے آٹھ دن قبل منگل کی رات نماز عشاء کے آخری وقت ۲۸۲ھ میں ہوا

(۱۔ تاریخ بغداد، رقم الترجمة: ۳۳۱۸، جلد٦، صفحه۲۸۷، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت، لبنان

۲۔ سیر اعلام النبلاء، رقم الترجمة: ۲۳۷۳، اسماعیل القاضی جلد۱۰، صفحه۴۰۸، مطبوعه دارالحدیث قاهره)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سید ہجویر مخدوم امم

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حق گو، دل جو، صدق شعار، رفعت مدار شخصیتیں صدر اسلام سے لے کر آج تک بساط ارض پر رونق افروز رہی ہیں، انہیں میں سے حضور قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، حجۃ الکاملین، سید الواصلین، امام الصالحین، محبوب المحبین، سید العاشقین، امام المتکلمین، امیر المتقین، رہبر السالکین جمیل الاجملین، شیخ الکاملین مخدومنا و مخدوم امم سیدنا سید علی بن عثمان الجلابی الغزنوی المعروف۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جن کی شان میں ڈاکٹر محمد اقبال لکھتے ہیں:

سید ہجویر مخدوم امم — مرقد او پیر سنجر را حرم
بند ہائے کوہسار آساں گسیخت — در زمین ہند تخم سجدہ ریخت
عہد فاروق از جمالش تازہ شد — حق ز حرف او بلند آوازہ شد
پاسبان عزت ام الکتاب — از نگاہش خانۂ باطل خراب
خاک پنجاب از دم او زندہ گشت — صبح ما از مہر او تابندہ گشت
عاشق و ہم قاصد طیار عشق — از جبینش آشکار اسرار عشق

ولادت باسعادت:۔

آپ کا اسم گرامی علی، والد ماجد عثمان اور دادا علی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ شہزادہ دارا شکوہ قادری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جلاب اور ہجویر غزنی شہر کے دو محلے تھے آپکی والدہ ماجدہ ہجویر محلہ میں رہائش پذیر تھیں، اور آپ کے والد گرامی جلاب کے رہنے والے تھے، پیدائش آپکی نانا کے مکان واقع ہجویر میں ہوئی، والد کی وفات کے بعد غالباً آپ نے اپنی والدہ کے پاس ہجویر محلہ میں رہائش اختیار کرلی تھی، اس لیے ہجویری کہلائے، آپ کی سن ولادت میں تذکرہ نگاروں کا اختلاف پایا جاتا ہے۔

مورخ لاہور جناب محمد دین کلیم قادری صاحب لکھتے ہیں کہ:

"کسی قدیم تاریخ سے آپ کی تاریخ ولادت نہیں معلوم ہوسکی اور نہ ہی حتماً اس کی تصدیق ہوسکی ہے، نفحات الانس مؤلفہ مولانا عبدالرحمن جامی اور سفینۃ الاولیاء مصنفہ شہزادہ دارا شکوہ میں بھی آپ

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کی تاریخ ولادت درج نہیں ہے۔

خزینۃ الاصفیاء، حدیقۃ الاولیا، تحقیقات چشتی تاریخ مخزن پنجاب، ہسٹری آف لاہور اور تاریخ لاہور وغیرہ کتب جو کہ لاہور کے اولیائے عظام سے تقریباً متعلق ہیں، آپ کی تاریخ ولادت پر کوئی روشنی نہیں ڈالتیں۔ "داتا گنج بخش" میں منشی محمد الدین فوق نے قیاساً آپ کی تاریخ ولادت ۴۰۰/۴۰۱ ہجری بمطابق 1009ء/1010ء درج کی گئی ہے۔

(سیرت داتا گنج بخش ص۱۷ مطبوعہ نوری کتب خانہ بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور)

مندرجہ بالا سن ولادت کی تائید میں مؤرخین (غزنوی دور کے ایک مؤرخ یعقوب غزنوی کی کتاب "رسالہ ابدالیہ" میں سے) جس بات سے قیاساً استدلال کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ: ایک مرتبہ سلطان محمود غزنوی کی موجودگی میں حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے ہندوستان کے ایک فلسفی سے مناظرہ کیا اور اپنے بیان کے اعجاز اور اپنی علمی استعداد کی بنا پر فلسفی آپ سے شکست کھا گیا، اس وقت آپ عین جوانی کے عالم میں تھے، اور آپ کی عمر اکیس برس تھی، محمود غزنوی چونکہ ۴۲۱ھ میں فوت ہوا اس لیے اس روایت کی بنا پر آپ کا سن ولادت ۴۰۰ھ قرار دیا گیا ہے۔

مولانا شاہ قاری احمد قادری پیلی بھیتی لکھتے ہیں کہ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۳۷۳ھ میں بمقام غزنی پیدا ہوئے۔

(گنج بخش فیض عالم ص ۱۸ مطبوعہ اویسی بکسٹال پیپلز کالونی گوجرانوالہ)

شجرۂ نسب:۔

آپ نجیب الطرفین سید زادے ہیں آپ کا شجرۂ نسب چند واسطوں سے نواسہ رسول ﷺ حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جا ملتا ہے، حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ دو صاحبزادوں سے چلتا ہے، ان میں سے بڑے صاحبزادے سیدنا حسن مثنیٰ رضی

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ آپکی اولاد میں سے ہیں۔ اور چھوٹے صاحبزادے حضرت زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، آپ رحمتہ اللہ علیہ حضرت زید شہید رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد میں سے ہیں۔

حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کا شجرہ نسب آپ کی سوانحاتی کتب میں یوں مرقوم ہے:

"سید علی ہجویری ابن سید عثمان ابن سید علی ابن سید عبدالرحمن ابن شاہ شجاع ابن ابوالحسن ابن حسین اصغر ابن سید زید شہید ابن امام حسن مجتبیٰ ابن سیدنا علی المرتضیٰ"

تعلیم وتربیت:۔

آپ نے ایسے ماحول میں آنکھ کھولی جب کہ غزنی دنیائے اسلام کے ممتاز اور معروف علماء وفضلاء کا گہوارہ تھا۔ غزنی میں کئی ایک مدرسے تھے، جن میں تعلیم وتربیت کا معقول انتظام تھا، اس لیے ہی دور دور کے علاقوں سے طلباء غزنی میں آکر تعلیم حاصل کرتے تھے، آپ نے بھی غزنی میں ہی ابتدائی تعلیم حاصل کی اس کے بعد آپ نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے عراق، بغداد، شام اور دمشق کے علماء وفضلاء کی صحبت اختیار کی، اور اس کے علاوہ طوس، طبرستان، آذربائیجان، خوزستان اور ترکستان کے طویل وعریض سفر کیے، جن علماء وفضلاء سے آپ نے غزنی اور دیگر مقامات میں رہ کر علم حاصل کیا ان کی تفصیل مؤرخ لاہور جناب محمد دین کلیم قادری کے قلم سے پیش خدمت ہے لکھتے ہیں:

"جن لوگوں سے آپ نے علم دین حاصل کیا ان کی تفصیل اس طرح ہے"

(1) ابوالفضل محمد بن حسن ختلی:۔

المتوفی ۴۶۰ھ بمطابق ۱۰۶۷ء آپ اس زمانہ کے مشہور بزرگ، سنت کے عاشق اور شریعت کے شیدا تھے، داتا صاحب ایک مدت تک ان کی صحبت سے فیض یاب ہوتے رہے اور ان کی توجہ سے روحانیت کے بیشتر مدارج طے کیے،

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

۲) شیخ ابو القاسم عبدالکریم ہوازن قشیری:

المتوفی ۴۶۵ھ/۱۰۷۲ء اپنے وقت کے امام اور بوعلی دقاق کے مرید اور داماد بھی تھے، روحانیت میں ان کا پایہ بہت بلند ہے، آپ کے عہد کے علماء اور فضلاء مشکل مقام پر آپ سے ہی رجوع کیا کرتے تھے، علم و فضل میں یگانہ روزگار تھے، اپنے مریدوں کو روحانی مقامات سے گزارنے میں ایک منفرد حیثیت کے مالک تھے، آپ کی ایک تصنیف کا نام رسالہ قشیریہ ہے، مولانا جامی آپ کے حالات صاحب کشف المحجوب کے حوالے سے لکھتے ہیں، مقام مہند علاقہ خراسان میں مزار اقدس موجود ہے۔

۳) شیخ ابو سعید ابو الخیر:

المتوفی ۴۴۰ھ، ۱۰۴۸ء نام نامی فضل الدین ابو الخیر ہے، فارسی رباعی حضرات میں منفرد حیثیت کے مالک تھے، ان کے مرشد طریقت شیخ ابو الفضل بن حسن سرخسی ہیں، جن کا نیشاپور میں قیام تھا، نفحات الانس میں آپ کا تفصیلی تذکرہ موجود ہے، وفات ۴۴۰ھ درج کی ہے، اور ولادت ۳۵۷ھ مطابق ۹۶۷ء ہے۔

۴) امام ابو العباس احمد اشقانی:

المتوفی ۴۷۹ھ مطابق ۱۰۸۶ء آپ علم اصول و فروع کے امام تھے، حضرت داتا صاحب فرماتے ہیں، کہ بعض علوم میں آپ میرے استاد تھے، وہ بڑے صاحب دل اور اپنے زمانہ کے فاضل جلیل تھے، دن کا بہت سا حصہ درس و تدریس میں گزارتے اور بقیہ عبادات میں اکابر اہل تصوف میں شمار ہوتے تھے، مولانا جامی نے آپ کا تذکرہ صاحب کشف المحجوب کے حوالے سے کیا ہے۔

۵) ابو العباس احمد بن محمد قصاب:

آپ ماوراء النہر کے قدیم بزرگوں کے صحبت یافتہ تھے، جس سے آپ نے کسب فیض کیا، کشف و کرامات اور زہد و تقویٰ میں بہت مشہور تھے، باوجود امی ہونے کے تصوف اور اصول

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

دین میں آپ کی گفتگو بڑی پر حکمت ہوتی تھی۔

۶) خواجہ ابو احمد مظفر بن احمد بن حمدان:

آپ بڑے پائے کے شیخ طریقت اور صاحب کشف کرامت بزرگ تھے، عموماً فنا و بقا کے مسئلے پر گفتگو فرمایا کرتے تھے، حضرت داتا صاحب نے ان سے بھی کسب فیض کیا، نفحات الانس میں تحریر ہے کہ شیخ ابو سعید ابوالخیر آپ کی بہت تعریف کرتے تھے،

۷) ابو جعفر محمد بن مصباح صدلانی:

فرماتے ہیں وہ روسائے تصوف میں سے تھے، تحقیق میں ان کی زبان اچھی ہے، حسین بن منصور سے محبت کرتے تھے، میں نے ان سے ان کی بعض تالیف پڑھیں، مکہ میں مجاور تھے، مصر میں وفات پائی، اور قبر حضرت زقاق مصری کے پہلو میں بنی (نفحات الانس ص ۱۶۳)

۸) شیخ ابوالقاسم بن عبداللہ بن علی گورگانی:

نام گرامی علی ہے یگانہ روزگار اور وحید العصر ہستی تھے، تین واسطوں سے ان کا سلسلہ سید الطائفہ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ بغدادی سے جاملتا ہے، حضرت داتا گنج بخش صاحب بعض مشکل مسائل دریافت کرنے کے لیے آپ کی خدمت میں پہنچے تو دیکھا کہ آپ ایک ستون سے ہمکلام تھے، وفات شیخ ۴۶۹ھ بمطابق ۱۰۷۱ء ہے، مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے حالات کشف المحجوب سے نقل کیے ہیں۔

۹) باب فرغانی:

آپ کا نام نامی عمر تھا۔ فرغانہ میں امامت گزیں تھے، حضرت سید علی ہجویری نے فرغانہ جا کر آپ سے استفادہ کیا، آپ صاحب کرامت بزرگ تھے، بلکہ حضرت داتا صاحب نے آپ کو اوتاد الارض (زمین کی میخیں) کے لقب سے ملقب فرمایا ہے۔

(سیرت داتا گنج بخش ص ۲۵، ص ۲۶ مطبوعہ نوری کتب خانہ بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور)

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مرشد طریقت:

آپ نے روحانی فیوض و برکات حضرت شیخ ابوالفضل محمد بن حسن ختلی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیے اور کافی عرصہ ان کی خدمت عالی میں رہے۔ اور شرف بیعت حاصل کیا، آپ کے پیر طریقت شیخ الطائفہ حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ سے منسلک تھے، اور کامل ترین ولی اللہ اور روحانی تصرفات کے حامل تھے، شیخ کامل کو پاکر آپ نے اللہ رب العزت کے سر سجود و سجدۂ شکر ادا فرمایا، سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر و مرشد کے علم مقام کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:

"صوفیہ متاخرین میں سے اوتاد کی زینت اور عابدوں کے شیخ ابوالفضل محمد بن الحسن الختلی ہیں، طریقت میں میری اقتداء (بیعت) ان ہی سے ہوئی، علم تفسیر اور روایات (حدیث) کے عالم تھے، اور تصوف میں حضرت جنید کا مذہب رکھتے تھے۔ حضرت (شیخ ابوالحسن علی بن ابراہیم) حصری رحمۃ اللہ علیہ کے رازدار مرید تھے، ابو عمرو قزوینی اور ابوالحسن سالبہ کے ہم عصر تھے، صحیح گوشہ نشینی کے لیے ساٹھ سال تک تنہائی کی تلاش میں پھرتے رہے اور مخلوق کے ذہنوں سے اپنا نام محو کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

زیادہ تر جبل لکام میں قیام پذیر رہے، عمر طویل پائی، اپنی ولادت کی بہت سی دلیلیں اور نشانیاں رکھتے تھے، لیکن صوفیہ کی رسوم اور لباس کے پابند نہ تھے، اور رسوم میں جکڑے ہوئے صوفیوں سے درشتی سے پیش آتے تھے، میں نے ان سے زیادہ کسی کو باہیبت نہیں دیکھا"

(کشف المحجوب فارسی، باب فی ذکر آئمتھم من المتاخرین صفحہ ۱۷۳ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور،
گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب صفحہ ۲۵۶ مطبوعہ صابری بکڈپو دیو بند یو۔پی)

داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد حضرت شیخ ختلی رحمۃ اللہ علیہ کا جس روز وصال مبارک ہوا آپ وہاں حاضر تھے اور شیخ ختلی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی گود میں جان جان آفرین کے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سپردگی اس منظر کو خود یوں بیان فرماتے ہیں:

"حضرت شیخ ختلی رحمۃ اللہ علیہ بروز وصال بیت الجن میں تھے، یہ ایک گاؤں ہے گھاٹی پر جو بانیار (رود بانیاں) اور دمشق کے درمیان واقع ہے۔ دم رحلت ان کا سر میری گود میں تھا اور میرا دل انسانی فطرت کے مطابق ایک سچے دوست کی جدائی پر رنجیدہ تھا، اس حالت میں انھوں نے فرمایا: اے بیٹا! میں تمہیں اعتقاد کا ایک مسئلہ بتاتا ہوں، اگر اس پر مضبوطی سے عامل رہو گے تو تمام تکلیفوں سے محفوظ رہو گے۔ یہ سمجھ لیجئے کہ تمام مواقع اور حالات میں نیک و بد کو پیدا کرنے والا خدائے عزوجل ہے، لہٰذا اس کے کسی فعل پر کبیدہ نہ ہونا اور رنج کو اپنے دل میں جگہ نہ دینا اس کے سوا اور کوئی وصیت نہیں کی اور جاں بحق تسلیم ہو گئے"

(کشف المحجوب فارسی ،باب فی ذکر آئمتھم من المتاخرین صفحہ ۱۷۳ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور،
گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب صفحہ ۲۰۷ مطبوعہ صابری بکڈپو دیو بند یو۔پی)

داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ طریقت رحمۃ اللہ علیہ کا وصال مبارک ۴۶۰ھ بمطابق ۱۰۶۷ء آپ اپنے پیر و مرشد سے حد درجہ عشق اور محبت رکھتے تھے، جو اپنے شیخ سے سنتے اس کو لکھ لیتے۔ کشف المحجوب میں فرماتے ہیں:

"میرے پیر و مرشد نے حضرت حبیب بن سلیم الراعی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بہت سی روایات مجھ سے بیان کی تھیں۔ لیکن اس وقت اس سے زیادہ نقل کرنا ممکن نہیں کیونکہ میری کتابیں غزنی میں رہ گئی ہیں اور میں دیارِ ہند میں ناجنسوں کی صحبت میں گرفتار ہوں"

دوسرے مقام پر تحریر فرماتے ہیں:

"میرے پیر و مرشد ہمیشہ مریدوں کو یہ تلقین کیا کرتے تھے، کہ دیکھو جب تک نیند کا غلبہ نہ ہو جائے سویا مت کرو اور جب سو کر اٹھو تو دوبارہ جلدی سونے کی کوشش نہ کرو، کہ خوابِ ثانی حق پرست مرید پر حرام ہے"

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

پھر فرمایا: "میرے شیخ پر اللہ تعالیٰ رحمت کے پھول برسائے۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو غریق رحمت کرے۔

ریاضات ومجاہدات:۔

جیسا کہ زمانہ سلف سے دستور تھا کہ مرید اپنے پیر ومرشد کے ساتھ سفر وحضر میں ساتھ رہتے ان کے ساتھ تکالیف ومصائب برداشت کرتے اسی طرح آپ نے بھی اپنے پیر ومرشد شیخ ختلی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ رہے اور ان کے ساتھ ہی مصائب وآلام برداشت کیے اور مرشد کے فرمان کے مطابق ریاضت ومجاہدات میں خوب حصہ لیا۔ سلوک ومعرفت کی منازل طے کرنے میں جو مصائب اور تکالیف پیش آتی ہیں آپ نے خندہ پیشانی سے برداشت کیں۔ اس دوران جن صبر آزما حالات سے آپکو گزرنا پڑا اور جن جن حوادث سے آپ کو دوچار ہونا پڑا، ان کی تفصیل آپکی شہرہ آفاق تصنیف لطیف کشف المحجوب شریف میں موجود ہے، اپنی اس ریاضت ومجاہدات اور صفائے قلب کی بدولت آپ قرب رسول اور حضوری مصطفیٰ ﷺ نصیب ہوئی اور آپ نے دو مرتبہ نبی مکرم، شفیع معظم، نور مجسم شہنشاہ دو عالم ﷺ کی خواب میں زیارت کی۔

سیر وسیاحت:۔

بزرگان سلف صوفیائے کرام اور علمائے عظام کی سیر وسیاحت کا مطلب دنیا جہاں کی بے سود گرداوری نہ تھا۔ وہ کوئی خاص مقصد لے کر باہر نکلتے تھے، اور جب تک اس میں کمال حاصل نہ کر لیتے تھے واپس نہ آتے تھے، کوئی اشاعت دین کی غرض سے باہر نکلا ہے تو کوئی حصول علم کی خاطر تا کہ اس میں کمال حاصل کر کے خلق خدا کو صراط مستقیم دکھا سکے۔

حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمتہ اللہ علیہ نے غزنی کے بزرگوں سے بھی بہت کچھ حاصل کیا تھا وہ ریاضت وجفاکشی حصول تجربہ اور حصول علم کی خاطر اپنے پیر ومرشد کے ساتھ بھی کئی ممالک میں تشریف لے گئے اور تنہا بھی کئی مقامات پر گئے، حرمین شریفین کی زیارت سے بھی مستفید ہوئے۔ اس کے علاوہ آپ خراسان، ماوراء النہر، آذربائیجان وغیرہ کی سیاحت میں جہاں کے شیوخ سے بھرپور استفادہ فرمایا، بغداد، سرخس، فارس، طوس، کرمان، جبل السلام، خورستان، نیشاپور، مدائن، بسطام، طبرستان میں بھی تشریف لے گئے اور وہاں کے کبار علماء وصوفیاء سے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کسب فیض کیا۔ فقط خراسان میں آپ تین سو مشائخ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فیوض و برکات سمیٹے۔ آپ چالیس سال تک متواتر سیر و سیاحت فرماتے رہے اور نماز پنجگانہ باجماعت ادا فرماتے رہے۔ جمعۃ المبارک بھی ادا فرماتے۔

کشف المحجوب شریف میں جہاں آپ نے احکام و مسائل بیان کیے ہیں۔ وہاں ہی اپنے مختلف شہروں اور ملکوں کے سفر کے واقعات بھی تحریر فرمائے ہیں۔ جن سے کچھ پیش خدمت ہے۔

سفر خراسان کا ذکر:

داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے سفر خراسان کا ذکر خیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

میں نے خراسان کے ایک گاؤں جس کو کمندور کہتے ہیں۔ ایک آدمی کو دیکھا جس کو ادیب کمندی کہتے تھے، یہ بزرگ شخص بیس سال تک پاؤں کے بل کھڑا رہا اور سوائے نماز کے کبھی نہیں بیٹھا تھا، لوگوں نے کھڑا رہنے کا سبب پوچھا جواب دیا مجھے ابھی تک یہ درجہ حاصل نہیں ہوا کہ خدا کے مشاہدہ میں بیٹھنے کی عزت حاصل کر سکوں۔ (کشف المحجوب)

سفر شام کا ذکر:۔

اپنے سفر شام کا ذکر خیر یوں فرماتے ہیں۔

"میں ملک شام میں تھا کہ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کے سرہانے سو گیا خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں مکہ معظمہ میں حاضر ہوں اور نبی اکرم ﷺ باب بنی شیبہ سے داخل ہو رہے ہیں اور ایک سن رسیدہ بوڑھے شخص کو گود میں لیے ہوئے ہیں۔ میں دوڑتا ہوا خدمت اقدس میں پہنچا پائے اقدس کو بوسہ دیا اور دل میں قیاس کرنے لگا کہ یہ سن رسیدہ کون ہے؟ آنحضرت ﷺ کو میرے دل کی کھٹک معلوم ہو گئی ارشاد ہوا یہ شخص تیرا اور تیری قوم کا امام ہے یعنی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ"

(کشف المحجوب فارسی باب فی ذکر ائمتهم من تبع التابعین الی یومنا ص ۱۰۱ مطبوعہ النوریہ الرضویہ پبلشنگ کمپنی لاہور،

گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب ص ۱۰۳ مطبوعہ صابری بک ڈپو دیوبند

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(جو ملی)

سفر آذربائیجان کا ذکر:

داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنے سفر آذربائیجان کا ذکر خیر کچھ یوں فرماتے ہیں: "میں ایک دفعہ آذربائیجان کے پہاڑوں میں پھر رہا تھا کہ وہاں ایک درویش کو دیکھا جو نہایت دردمندی سے اشعار پڑھ رہا تھا اشعار پڑھنے کے بعد اس کا رنگ متغیر ہو گیا اور وہ ایک پتھر پر بیٹھ گیا اور میرے دیکھتے دیکھتے بے ہوش ہو کر گر پڑا اور جان جان آفریں کے سپرد کر دی"

سفر فلسطین کا ذکر:۔

آپ اپنے سفر فلسطین کا سفر یوں بیان کرتے ہیں: "میں دو درویشوں کے ہمراہ ابن العلاء سے ملنے کے لیے جانب فلسطین روانہ ہوا راستے میں ہم نے آپس میں مشورہ کر لیا کہ ہر شخص اپنے دل میں کوئی خواہش رکھے اور دیکھیں کہ کیا شیخ ہمارے باطن کی خبر دیتے ہیں میری خواہش یہ تھی کہ مجھے حسن بن منصور کی مناجات کے اشعار چاہییں۔ میرے پہلے ساتھی کی خواہش تھی کہ اس کا مرض طحال جاتا رہے اور دوسرا ساتھی حلوائے صابونی کھانا چاہتا تھا، جب ہم رملہ (فلسطین) میں شیخ کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے فرمایا کہ کاغذ لاؤ، ایک کاغذ لایا گیا جس پر حسن بن منصور کے اشعار لکھے تھے وہ مجھے دے دیا دوسرے درویش کے پیٹ پر ہاتھ ملا اس کا مرض طحال جاتا رہا، تیسرے سے کہا کہ حلوائے صابونی سپاہیوں کی غذا ہوتی ہے درویشوں کی نہیں اور درویشوں کو ایسی خواہش زیب نہیں دیتی یا تو سپاہی ہو جاؤ یا درویش، اور پھر زندگی کے مطابق کام کرو"

سفر دمشق کا ذکر:۔

کشف المحجوب شریف میں اپنے سفر دمشق کا ذکر یوں فرماتے ہیں: "میں اپنے مرشد کے ہمراہ بیت الجن سے دمشق کو جا رہا تھا بارش کی وجہ سے زمین پر کیچڑ ہو گیا تھا۔ جس سے چلنے میں مشکل پیش آ رہی تھی، مگر اس کے باوجود جب بھی میری نگاہ شیخ کے پاجامہ یا جوتی پر جاتی تھی، وہ بالکل خشک نظر آتے تھے میں نے اس کے متعلق آپ سے دریافت کیا فرمایا جب سے میں نے ہمت کو توکل کے راستے سے اٹھا لیا ہے تب سے اللہ تعالیٰ نے میرے قدموں کو ان آلائشوں سے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

پاک کردیا ہے"

(کشف المحجوب فارسی،باب فی فرقهم فی مذاهبهم،الکلام فی نکرکراماتهم
ص ۲۰۰،مطبوعه النوریه الرضویه،پبلشنگ کمپنی لاهور،
گنج مطلوب، ترجمه کشف المحجوب ص ۳۶۰، مطبوعه صابری بك ڈپو
دیو بند یو.پی)

سفر طوس کا ذکر:۔

طوس کے سفر کا ذکر یوں بیان فرماتے ہیں:"ایک معاملہ حل کرنے کے لیے میں شیخ ابوالقاسم گورگانی کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے طوس پہنچا،دیکھا کہ وہ اپنے مکان کی مسجد میں بالکل تنہا ہیں،اور ایک ستون سے ہمکلام ہیں،میں نے عرض کیا،اے شیخ! آپ یہ بات کس کو سنا رہے ہیں،فرمایا: اے بیٹا! ابھی ابھی اللہ پاک نے اس ستون کو مجھ سے ہمکلامی کی قوت عطا فرمادی تھی یہاں تک کہ اس نے مجھ سے سوال کیا اور میں اس کا جواب دے رہا تھا۔

(کشف المحجوب فارسی،باب فی فرقهم فی مذاهبهم،الکلام فی نکرکراماتهم
ص ۲۰۰،مطبوعه النوریه الرضویه،پبلشنگ کمپنی لاهور،
گنج مطلوب، ترجمه کشف المحجوب ص ۳۶۰، مطبوعه صابری بك ڈپو دیو
بند یو.پی)

سفر ماوراء النہر کا ذکر:۔

اپنے سفر ماوراء النہر کا ذکر تحریر فرماتے ہیں:"احمد حماد سرخسی نے اپنے رفیق سفر سے دریافت کیا کہ تم نکاح کیوں نہیں کرتے اس نے کہا کہ ضرورت محسوس نہیں ہوتی فرمایا: کیوں کہ میں اپنے آپ سے غائب رہتا ہوں،اور جب حاضر ہوتا ہوں تو اپنے نفس کو ایسے رکھتا ہوں کہ ایک روٹی کو ہزار حور سے بہتر سمجھتا ہوں،پس میں دل کے شغل سے بہتر اور کوئی شغل نہیں سمجھتا"

سفر ترکستان کا ذکر:۔

داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے سفر ترکستان کا ذکر یوں فرماتے ہیں:" میں نے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ترکستان میں دیکھا کہ سرحد اسلام کے نزدیک ایک شہر میں ایک پہاڑی تھی جس کے اندر آگ لگ گئی تھی اس کے دہکتے ہوئے پتھروں میں سے نوشادر اُبل اُبل کر باہر آ رہا تھا، اس آگ میں ایک چوہا تھا جو اس آگ میں زندہ رہ سکتا تھا اگر اس کو باہر نکال لیا جاتا تو وہ ہلاک ہو جاتا"

سفرِ ہندوستان کا ذکر:۔

آپ اپنے سفرِ ہندوستان کا ذکر یوں فرماتے ہیں: "میں نے زہر قاتل کے اندر ایک کیڑا دیکھا جو اسی میں ہی زندہ رہ سکتا تھا اگر اس کو زہر سے نکال لیا جائے تو مر جاتا ہے۔"

لقب "گنج بخش" کی وجہ تسمیہ:

جب مدینہ منورہ میں بارگاہِ رسالت ﷺ سے خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کو ہندوستان جانے کا حکم اور تبلیغ اسلام کی شمع روشن کرنے کی بشارت ملی تو آپ اجمیر شریف جاتے ہوئے لاہور پہنچے اور سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار پر حاضری دی اور چلہ کشی کی آج بھی داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ میں دائیں جانب ایک حجرۂ اعتکاف موجود ہے۔ یہ وہی حجرۂ عالیہ ہے جس میں سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے چھٹی صدی ہجری کے اوائل میں اعتکاف (چلہ) فرمایا تھا، چلہ پورا ہونے کے بعد جب آپ الوداعی حاضری دے کر روانہ ہو رہے تھے تو آپ کی زبان مبارک پر یہ شعر جاری تھا۔

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا

ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

(ضرورت مرشد جلد ۱، مرتب: صوفی محمد اقبال قریشی، ص ۸۳، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

بس اسی دن سے لوگوں نے آپ کو گنج بخش کہنا شروع کر دیا۔

وصال باکمال:۔

وہ آفتاب جو غزنی کے ایک محلے ہجویر میں طلوع ہوا تھا اور جس نے ۴۳۱ھ میں لاہور

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

میں آ کر اپنی روشنی سے اللہ کے ہزاروں بندوں کو منور کیا تھا۔ اب اسے لاہور میں اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ دین اسلام کی تبلیغ کرتے ہوئے ۳۴ سال سے زائد ہو چکے تھے، اور ۹۲ سال کی عمر کے لگ بھگ پہنچ چکی تھی، ۳۴ سال کی تبلیغ نے نہ صرف لاہور بلکہ پورے پنجاب اور پاک و ہند کے ہر گوشہ میں اسلام کا غلغلہ بلند کر دیا تھا۔ دور دور سے لوگ لاہور میں آ کر داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ سے مستفیض ہو رہے تھے، ایک تو یہ کیا کہ غیر مسلموں کو اسلام میں داخل کیا، ان کے دلوں میں ایمان کی شعاعیں روشن فرمائیں، ان کے مزاج میں استقلال پیدا کیا اور دوسری طرف یہ اہم کارنامہ انجام دیا کہ اسلام کی تعلیم سے ان کو واقف کرایا، قرآن کی تعلیم سے روشناس کرایا اور ان کے ذہنوں میں سرکار دو عالم ﷺ کی پیروی اور محبت کا جذبہ پیدا کیا، ۳۴ سال اللہ تعالیٰ کے حکم سے دین مصطفیٰ ﷺ کی تبلیغ کرتے ہوئے اس دنیائے فانی سے عالم جاودانی کو تشریف لے گئے۔ تاریخ وفات مؤرخین نے ۹ صفر ۴۶۵ھ ۲۷ء؁۱۰ء بیان کی ہے، البتہ آپ کا سالانہ عرس ہر سال ۱۹، ۲۰ صفر کو منایا جاتا ہے۔ جس زمانہ میں حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دنیا سے پردہ فرمایا اس وقت لاہور میں سلطان ابراہیم غزنوی حکومت کر رہے تھے۔ یہ سلطان محمود غزنوی کی اولاد میں سے تھے۔ اور غزنویوں نے غوریوں کی مخالفت کے بعد لاہور میں اپنی حکومت قائم کر لی تھی۔ چنانچہ غزنویوں کی پنجاب میں حکومت کا سلسلہ اس وقت تک چلتا رہا جب تک غوریوں نے اس علاقہ پر قبضہ نہیں کیا۔

حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کچھ دن کھلی اور کچی رہی، اس کے بعد سلطان ابراہیم غزنوی نے مقبرہ تعمیر کرایا، جس میں بعد کو وقتاً فوقتاً تبدیلیاں اور ترمیمیں ہوتی رہیں۔ "کشف المحجوب" جو آپ کی تصنیف ہے اس میں بیان کیا گیا ہے کہ جب آپ لاہور آئے تھے، اس وقت سلطان محمود غزنوی کے فرزند سلطان ناصر الدین مسعود لاہور پر حکومت کر رہے تھے، اور وفات کے وقت ان کے بیٹے سلطان ابراہیم ظہیر الدولہ کی حکومت تھی اور انہیں نے آپ کا مقبرہ تعمیر کرایا تھا۔ اس کے بہت عرصہ بعد خانقاہ کا فرش اور ڈیوڑھی سلطان جلال الدین اکبر بادشاہ نے تعمیر کرائی تھی۔

Scanned with CamScanner

Ataunnabi.com

(گنج بخش فیض عالم ص ۶۰۰۵۹۔مطبوعہ اویسی بک سٹال پیپلز کالونیگوجرانوالہ)

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حجۃ الاسلام الشاہ امام
حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ
حیات وخدمات

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، شیخ الاسلام والمسلمین، مجدد دین وملت، الشاہ، امام احمد رضا خاں قادری، حنفی رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے حجۃ الاسلام، شہزادہ اعلیٰ حضرت، حضرت، علامہ مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری، حنفی رحمۃ اللہ علیہ ماہ ربیع الاول ۱۲۹۲ھ بمطابق ۱۸۷۵ء میں اپنے دادا خاتمۃ المحدثین، امام المتکلمین علامہ محمد نقی علی خاں رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۷ھ، ۱۸۸۰ء) کے گھر محلہ سوداگراں بریلی شریف (یو۔پی) میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی قدر، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادے کا نام حدیث مبارکہ کے مطابق محمد رکھا اور بحساب حروف ابجد اسم "محمد" کے اعداد سے آپ کا سال پیدائش ۱۲۹۲ھ ظاہر ہوا۔ محمد نام پر ہی عقیقہ ہوا عرف "حامد رضا" رکھا گیا۔ اس طرح آپ کا پورا نام محمد حامد رضا ہوا اور خان حسب ونسب کی نشاندہی کرتا ہے۔ خاص نے آپ کو حجۃ الاسلام کا لقب دیا جو حقیقت میں آپ کے علم وفضل کا اقرار ہے۔ اس کے علاوہ خواص سے آپ کو "شیخ الانام" اور جمال الاولیاء" جیسے خطاب بھی عطا ہوئے۔ آپ کی عمر ابھی صرف چھ سال کی تھی کہ آپ کے دادا جان (جو اپنے وقت کے عظیم عالم دین تھے) کا انتقال ہو گیا۔

تعلیم وتربیت:

حجۃ الاسلام مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے جب اپنی آنکھیں کھولیں تو اپنے اردگرد قرآن وسنت کی حکمرانی کو پایا، فقہ حنفی کا سکہ ہر سو چلتا ہوا نظر آیا۔ دین اسلام کی حمایت اور ہر باطل سے عداوت کو گھٹی میں سمایا۔ آپ نے علم وعرفان کے ماحول میں پرورش پائی۔ آپ کی ولادت کا سال ۱۲۹۲ھ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر کا بیسواں سال تھا۔ علم وعرفان کا آفتاب افق آسمان پر جگمگا رہا تھا، عالم اسلام وعالم اہل سنت میں آپ کا نام ایک عظیم محقق کے نام سے جانا پہچانا جاتا تھا۔ آپ کے شیخ طریقت سید آل رسول قادری مارہروی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹۷ھ، ۱۸۷۹ء) اور آپ کے والد ماجد امام المتکلمین مولانا محمد نقی علی خان قادری رحمۃ اللہ علیہ بقید حیات تھے۔ بریلی شریف اور مارہرہ شریف میں شریعت وطریقت کا

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

آفتاب چمک رہا تھا جس کی ضیاء سے سارا ہندوستان جگمگا رہا تھا۔ اس ماحول مشک بار میں آپ کی (مولانا حامد رضا خاں کی) تربیت شروع ہوئی۔

حجۃ الاسلام مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آباؤ اجداد کی قدیم روایات کے مطابق اپنے والد ماجد (اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ) سے تمام کتب پڑھیں، آپ کی ذہانت و فطانت کا یہ عالم تھا کہ صرف انیس سال کے مختصر اور قلیل وقت میں تمام علوم میں فارغ التحصیل ہو گئے۔

(حیات مولانا احمد رضا خان بریلوی صفحہ ۲۱۲ از پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ)

اعلیٰ حضرت مولانا امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان میں تربیت کا یہ انداز رہا ہے کہ درسیات کی تکمیل کے بعد حضور پرنور شافع یوم النشور منزہ عن کل عیوب صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس و عظمت کے تقدس پر جان چھڑکنے کا جذبہ، فرق ہائے باطلہ کی دلائل سے خوب تردید اور فقہ حنفی کے مطابق فتویٰ نویسی بقدر طاقت کی مشق برسوں کرائی جاتی ہے۔ بالکل اسی انداز میں حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کی گئی۔ درسیات سے فراغت کے بعد ہی ۱۳۱۲ھ، ۱۸۹۵ء سے اپنے عم مکرم قوت بازوئے اعلیٰ حضرت، شہنشاہ سخن، استاذ زمن مولانا محمد حسن رضا خان حسن قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال ۱۳۲۶ھ، ۱۹۰۸ء تک اپنے والد نامدار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت و صحبت میں تربیت کے مراحل طے کرتے ہوئے۔ اس دوران ہی آپ نے علمی و تحقیقی مضامین لکھنے شروع کر دیئے۔ استفتاء کے جوابات بھی دیئے اور تصنیف و تالیف کا تحقیقی کام بھی جاری رہا۔ آپ کے فتاویٰ جات قرآن و سنت اور فقہ حنفی کے اقوال سے پُر اور خوب محققانہ ہوتے تھے۔

درس و تدریس:۔

حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف (یو۔پی) میں درجۂ اعلیٰ میں صدر المدرسین اور شیخ الحدیث کی مسند پر فائز و متمکن

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

رہے۔ تفسیر بیضاوی شریف کے درس میں آپ حجۃ الاسلام کا کوئی ثانی نہ تھا۔

۱۳۲۳ھ میں اپنے والد گرامی کے ساتھ پہلی بار حج وعمرہ کی سعادت حاصل کی۔ مدینۃ الرسول میں حضرت علامہ سید احمد برزنجی رحمۃ اللہ علیہ اور مکہ معظمہ میں حضرت شیخ محمد سعید بابصیل رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ درس میں بھی شرکت فرماتے رہے۔ آپ کے علمی وتحقیقی مزاج کو دیکھ کر کئی اکابر علماء اور محققین نے آپ حجۃ الاسلام کو اپنی اسناد سے بھی بہرہ ور فرمایا، شیخ الفقہ، علامہ خلیل احمد خربوطی رحمۃ اللہ علیہ جن کو عظیم محقق اور فقیہ، علامہ سید طحطاوی سے صرف دو واسطوں سے اسناد حاصل تھیں۔ آپ نے حجۃ الاسلام کو فقہ حنفی کی سند عطا فرمائی۔ جو کہ حجۃ الاسلام کے اعلیٰ پایہ کے فقہ حنفی کے ماہر ہونے کی دلیل ہے۔

بیعت وخلافت:۔

حضرت حجۃ الاسلام مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے سلسلہ عالیہ قادریہ میں زبدۃ العارفین، عمدۃ الواصلین، حضرت سید ابوالحسن احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ کی خدمات دینیہ اور حق پر چٹان تو کیا پہاڑ کی طرح ڈٹ جانے کے جذبہ وعمل کو دیکھ کر آپ کے شیخ طریقت، حضرت سید ابوالحسن احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خلافت کے تاج مقدس سے بہرہ ور فرمایا۔ حضور سیدی اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کو جمیع سلاسل عالیہ میں (جس قدر خود ان کو اجازت تھی) اجازت فرمائی اور تمام اوراد واعمال واشغال کا مجاز کیا۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نائب ومظہر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ:۔

جس طرح اس جہان فانی میں لوگوں کو اپنی پوری اولاد میں سے ایک لائق بیٹے پر ناز ہوتا ہے اور وہ والدین کی آنکھوں کا تارا ہوتا ہے۔ اسی طرح اعلیٰ حضرت امام اہل سنت، مجدد برحق، الشاہ امام احمد رضا خان قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اپنے فرزند اکبر حجۃ الاسلام مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ پر بڑا ناز تھا اور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ آپ سے بڑی محبت اور پیار فرماتے تھے اور ناز فرمائیں بھی کیوں نہ ایسا بیٹا کوئی ہر گھر میں پیدا ہوتا ہے؟ نہیں بلکہ ایسے بیٹے تو

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں اور خوش بختوں کو ہی عنایت فرماتا ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جس طرح اپنے والد ماجد امام المتکلمین مولانا نقی علی خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے وارث وامین اور ان کی مسند کے عظیم جانشین تھے۔ اسی طرح حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے والد ماجد کی مسند کے حقیقی جانشین مقرر ہوئے۔ آپ اپنے والد ماجد کی پوری زندگی میں انکے معاون ومددگار اور ان کے ہم راز ودست راست رہے۔ وہابیوں، دیوبندیوں، قادیانیوں رافضیوں، نیچریوں اور ندویوں کے ہر موڑ پر تعاقب سے لے کر تصدیقات حسام الحرمین اور الدولۃ المکیۃ کی تصدیقات تک ہر لمحہ آپ کے ہم رکاب وہمرکار رہے۔ حتیٰ کہ حرمین شریفین کی حاضری میں بھی اپنے والد ماجد کے ساتھی وہمسفر رہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بھی آپ پر پورا پورا اعتماد تھا بلکہ آپ حجۃ الاسلام کی تحقیقات علمیہ وخدمات دینیہ کو خوب سراہتے تھے۔ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ پر سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو کیسا اعتماد تھا اس واقعہ سے خوب نکھر کر سامنے آئے گا۔ حضرت علامہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب محبی نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بذریعہ خط پوکھیرا ضلع مظفر پور (جواب ضلع سیتامڑھی بہار میں ہے) ایک جلسہ کے لیے دعوت دی۔ آپ کثرت مشاغل علمیہ اور دینی مصروفیات کی بنا پر پوکھیرا تشریف نہ لے جاسکے۔ مگر آپ نے حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی نیابت میں پوکھیرا روانہ فرمایا اور ایک گرامی نامہ بھی تحریر کر کے ساتھ روانہ فرمادیا جس میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا:۔

> "اگرچہ میں اپنی دینی مصروفیات کی بناء پر حاضری سے معذور ہوں مگر حامد رضا کو بھیج رہا ہوں، یہ میرے قائم مقام ہیں، ان کو حامد رضا نہیں احمد رضا ہی سمجھا جائے"۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اس گرامی نامہ کے ساتھ اپنا ایک قیمتی جبہ بھی حضرت محبی کی نذر بھیجا۔ یہ جبہ آج بھی صاحب سجادہ مولانا حافظ محمد حمید الرحمٰن کے پاس موجود ہے، عرس کے موقع پر اس جبہ کی زیارت ہوتی ہے۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(تذکرہ جمیل صفحہ ۱۲۲ از مولانا ابراهیم خوشتر صدیقی رضوی مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد کراچی)

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نائب ومظہر اور قائم مقام کیوں نہ ہوں جب سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ خود ارشاد فرماتے ہیں:۔

حَامِدٌ مِنِّیْ اَنَا مِنْ حَامِد

حمد سے ہم کماتے یہ ہیں۔

(الاستمداد علیٰ اجیال الا رتداد صفحہ ۶۷ مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد، کراچی)

یعنی حامد مجھ سے ہے اور میں حامد سے ہوں

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے شہزادہ اکبر کے متعلق یوں فرمانا ایک طرف تو آپ کی حجۃ الاسلام سے انتہاء درجے کی محبت اور ناز کی دلیل ہے اور دوسری طرف آپ کی ایک زبردست کرامت کا بھی اظہار کرتا ہے وہ یہ کہ آپ کے چھوٹے صاحبزادے، مفتی اعظم ہند، حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ایک ہی اولاد نرینہ تھی جو بچپن ہی میں فوت ہوگئی تھی اور سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا خاندانی سلسلہ آپ کے شہزادہ اکبر مولانا حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ سے آگے چلا اور آج خاندان اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے ہی آگے چل رہا ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا جانشین حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو مقرر کیا اور اپنی نماز جنازہ پڑھانے کی بھی انہیں کے لیے وصیت ارشاد فرمائی۔

(وصایا شریف صفحہ ۸ از: مولانا حسنین رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ الیکٹرک ابوالعلائی پریس آگرہ)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے ایک جمعہ قبل لوگوں کو اپنا مرید کرنا چھوڑ کر حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کرنے کی تلقین وہدایت یوں ارشاد فرمائی:

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

"ان کی بیعت میری بیعت ہے، ان کا ہاتھ میرا ہاتھ، ان کا مرید میرا مرید، ان سے بیعت کرو"۔

حاضری حرمین شریفین:۔

کون سا مسلمان ہے جس کے دل میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی حاضری وزیارت کا شوق نہ مچلتا ہو۔ کون ہے جس کے دل میں مہبط انوار الٰہیہ کی حاضری کی تڑپ نہ ہو۔ حجۃ الاسلام مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے پہلا سفر حج تو اپنے والد ماجد سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ۱۳۲۳ھ، ۱۹۰۵ء میں ادا فرمایا، اس سفر میں آپ کے ہمراہ آپ کی والدۂ محترمہ اور عم مکرم حضرت مولانا محمد رضا خان صاحب بھی تھے۔ سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس وانور اور مطہر میں حاضری کے لیے حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کس طرح بے قرار رہتے تھے اس کا کچھ اندازہ آپ کے اس شعر سے ہوتا ہے:

اب تو مدینے میں لے بلا گنبد سبز دے دکھا
حامد و مصطفیٰ تیرے ہند میں ہیں غلام دو

آپ بکثرت درود وسلام کا وظیفہ کرتے اور سرکار کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کو انتہا درجے کا عشق اور محبت تھی۔ جب بھی سرکار کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک کسی سے سنتے یا خود بیان کرتے آنکھوں سے اشکوں کا سیل رواں جاری ہو جاتا اور لب پر درود وسلام ہوتا۔ آپ کے عشق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی دلیل آپ کا دین اسلام کی خاطر زندگی کا لمحہ لمحہ صرف فرمانا ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار اور محبت ایمان کی علامت ونشانی ہے۔ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت ومحبت کو اپنے لیے سرمایہ حیات وافتخار جانتے تھے اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور آن کی خاطر دل وجان سے قربان ہونے کے لیے ہر لمحہ تیار رہتے تھے۔

سرکار کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے در اقدس پر حاضری کی کیفیت اپنے ایک شعر میں یوں بیان کرتے ہیں:

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حضور روضہ ہوا جو حاضر تو اپنی سج دھج یہ ہوگی حامد
خمیدہ سر بند آنکھیں، لب پر میرے درود وسلام ہوگا

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری بار سفر زیارت حرمین شریفین کا شرف ۱۳۴۴ھ میں حاصل کیا۔

زہد وتقویٰ:۔

حضرت حجۃ الاسلام مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ متقی، پارسا اور نہایت ہی پرہیزگار شخصیت کے مالک تھے۔ جوں ہی تدریس واستفتاء کی سرگرمیوں سے آپ کو فرصت ملتی آپ ذکر الٰہی اور اوراد ووظائف میں مصروف ہو جاتے۔ آپ کے جسم اقدس پر ایک پھوڑا نکل آیا جس کا آپریشن ناگزیر تھا۔ ڈاکٹر نے بے ہوشی کا انجکشن لگانے کا کہا آپ نے فرمایا مجھے کتنی دیر بے ہوش رکھا جائے گا۔ ڈاکٹر نے کہا دو گھنٹے بے ہوش رکھا جائے گا۔ آپ نے سختی سے منع فرما دیا اور کہا کہ آپ مجھے دو گھنٹے بے ہوش رکھنا چاہتے ہیں جبکہ میں تو ایک لمحہ کے لیے بھی یاد الٰہی سے غافل نہیں رہ سکتا یہ کہہ کر منع فرمایا اور کہا کہ تم آپریشن کرو میں تکلیف اور درد کو برداشت کروں گا بالآخر ہوش کے عالم میں ہی دو گھنٹے تک آپریشن ہوتا رہا اور آپ نے اس تکلیف اور درد کے دوران بھی ذکر الٰہی اور درود شریف کا ورد جاری رکھا۔ یہاں تک کے آپریشن ختم ہو گیا۔ یہ منظر اور نظارہ دیکھ کر آپ کی ہمت واستقامت پر ڈاکٹر حیران وششدر رہ گیا۔

(افادات وملفوظات شیر اهل سنت، مرتب: محمد افضال حسین نقشبندی، غیر مطبوعه)

اس سخت تکلیف کے دوران صبر کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا اور نہ ہی زبان پر حرف شکایت لانا بلکہ ہنستے مسکراتے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والے غم اور تکلیف کو برداشت کرنا یہ ان اللہ والوں کا ہی خاصا ہے، آپ کا بے ہوشی کا انجکشن صرف اس لیے نہ لگوانا کہ دو گھنٹے اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل ہو جاؤں گا اور سخت تکلیف برداشت کر لینا اور ہوش میں آپریشن کروانا اور مسلسل یاد الٰہی میں رہنا اور زبان کو درود پاک سے تر رکھنا آپ کے کمال تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے قرب

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

پر بہترین دلیل ہے۔

سیرت و کردار:۔

انسانی زندگی کا سب سے بڑا کمال ان صفات و خصائل کا دلآویز مجموعہ ہوتا ہے جن میں سے کچھ اخلاقی خوبیاں ہیں اور کچھ اسلامی شمائل و خصائل، صورت کے حسن اور زیبائی سے زیادہ انھیں کمالات کا اجتماع انسان کی زندگی میں مطلوب و مقصود ہے۔ خدائے تعالیٰ کے فضل و رحمت سے جس کو یہ دولت میسر آگئی وہ دین و دنیا میں کامیاب زندگی کا مالک ہے جاننے والے جانتے ہیں کہ اسلام نے مکارم اخلاق پر کس قدر زور دیا ہے۔ نبی کریم، شفیع معظم، نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعثت کا ایک مقصد مکارم اخلاق کی تکمیل و تعلیم بھی قرار دیا۔

اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ

ترجمہ: "بے شک میں اس لیے مبعوث کیا گیا ہوں کہ مکارم اخلاق کی تکمیل کروں"۔

(القضاعی: مسند الشھاب، رقم الحدیث:۱۱۶۵ جلد۲ صفحہ۱۹۲، ۱۹۳۔ مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ دمشق)

اُمت محمدیہ کی وہ نمایاں ہستیاں جو کائنات میں سیرت نبوی کی متحرک تصویریں تھیں۔ اخلاق و عادات کی خوبیوں کا مرقع رہیں دیکھنے والوں کا اس حقیقت پر اتفاق ہے کہ حضرت حجۃ الاسلام مولانا مفتی محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کو خدائے لم یزل نے خوبصورت و حسین بنانے کے ساتھ ساتھ پسندیدہ اخلاق سے بھی نوازا تھا آپ بلند پایہ اخلاق کے مالک، متواضع تھے۔ اپنے و بیگانے سب ہی آپ کے حسن سیرت اور حسن اخلاق و کردار کے معترف تھے۔ آپ عشاقان مصطفیٰ اور غلامان مصطفیٰ کے لیے سایہ ثمر دار اور شاخ گل کی مانند لچک دار تھے اور ہر گستاخ و بے ادب کے لیے برہنہ تلوار تھے جیسا کہ فرماتے بریلی کے تاجدار تھے اور حجۃ الاسلام اس شعر کے پورے آئینہ دار تھے:۔

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینہ میں غار ہے
کسے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(حدائق بخشش حصہ دوم صفحہ ۱۸۲ مطبوعہ پروگریسو بکس 40۔ بی اُردو بازار لاہور)

جس طرح اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے وار سے ہر گستاخ و بے ادب کے محلات میں زلزلہ بپا ہو جاتا تھا۔ اسی طرح حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی للکار سے بھی ہر گستاخ و بے ادب کے در و دیوار کانپ اٹھتے، بلکہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ہر شاگرد سے بد دین خوب گھبراتے تھے۔ جس کا ذکر خود سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

تیرے رضا پہ تیری رضا ہو اس سے غضب تھراتے یہ ہیں
بلکہ رضا کے شاگردوں کا نام لیے گھبراتے یہ ہیں
نجدیہ میں ہلچل رہے ان کی جیسے مل ان پہ چلاتے یہ ہیں

(الاستمداد علی اجیال الارتداد صفحہ ۶۷، ۶۹ مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد کراچی)

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدوں اور شاگردوں سے بڑی محبت اور شفقت فرماتے تھے۔ ایک بار کا واقعہ ہے کہ آپ کلکتہ کے طویل سفر سے تھکے ہوئے بریلی شریف پہنچا ابھی سواری سے اترے بھی نہ تھے کہ بہاری پور کے ایک آدمی نے جو پہلے سے بریلی شریف پہنچ چکا تھا اور اس کا بڑا بھائی آپ کا مرید تھا اور اس وقت بستر مرگ پر پڑا تھا اس نے آپ کی بارگاہ میں عرض کیا:

"حضور روز ہی دیکھ جاتا ہوں لیکن چونکہ حضور سفر پر تھے اس لیے دولت کدے پر معلوم کر کے واپس مایوس لوٹ جاتا تھا میرے بھائی حضور کے مرید ہیں اور سخت بیمار ہیں چل نہیں سکتے، ان کی بڑی تمنا ہے کہ کسی صورت اپنے مرشد کا دیدار کر لوں"۔

اس آدمی کا اتنا کہنا تھا کہ آپ نے گھر کے سامنے تانگہ رکوا کر اس پر بیٹھے بیٹھے ہی اپنے چھوٹے صاحبزادے محمد حماد رضا خان نعمانی میاں رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۳۳ھ، ۱۹۱۶ء) کو آواز دی اور فرمایا کہ یہ سامان اتروا لو میں بیمار کی عیادت کر کے آتا ہوں اور آپ فوراً اس شخص کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا کلکتہ سے بریلی شریف کا طویل سفر طے کر کے کئی روز کے بعد گھر پہنچنا اور سفر کی تھکاوٹ کو نظر انداز کر کے اور اپنے آرام کو بالائے طاق رکھ کر اپنے ایک مرید کے پاس عیادت کے لیے تشریف لے جانا آپ کے اخلاق حسنہ اور کردار کی بلندی ورفعت پر دال ہے۔

جب شب برأت آتی تو سب شاگردوں، مریدوں، خادموں، بچوں، بڑوں، ہمسائیوں سے معافی مانگتے اور کہتے "اگر میری طرف سے کوئی بات ہوگئی ہو تو معاف کردو اور کسی کا حق رہ گیا ہو تو بتادو"۔

الغرض حجۃ الاسلام فرمان خدا: " اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ "

ترجمہ: کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔

(کنزالایمان)(پارہ :۲۶ سورۃ الفتح آیت :۲۹)

اور فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم "الحب فی اللہ والبغض فی اللہ"

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہی محبت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہی بغض"۔

(دیلمی، مسند الفردوس وهو الفردوس بمأثور الخطاب، باب الحاء رقم الحدیث:۲۷۸۶ جلد۲ صفحہ۱۵۵ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔

مہمان نوازی وتکریم سادات کرام:۔

مہمانوں کی پذیرائی سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کا عام دستور تھا۔آپ کا دولت کدہ مہمانوں کے لیے ہمیشہ مہمان خانہ اور طلباء کے لیے لنگر خانہ رہا۔ ہر آنے والا آپ کے دستر خواں کا خوشہ چیں ہوتا۔آپ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا اپنے معاصر بلکہ اصاغر علماء کے ساتھ بھی یہ معمول تھا کہ آپ مہمانوں کی ضروریات کا خود خیال کرتے۔جلسوں میں وہ امور جو خدام اور کارکنان کے ذریعے انجام دیے جاتے آپ خود انجام دیتے تھے۔

مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۹ھ) سے مولانا ابراہیم خوشتر روایت کرتے ہیں کہ:

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

''دارالعلوم منظر اسلام کا عظیم الشان اجلاس بریلی شریف میں ہو رہا تھا علماء کا ہجوم' مریدین' معتقدین کا شاندار اجتماع تھا ہر شخص کی پذیرائی کا اُس کی حیثیت کے مطابق انتظام تھا کہ علی الصباح مولانا محمد عارف اللہ قادری میرٹھی نے دستک دی، دروازہ جو کھولا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ خود حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ گرم پانی کا لوٹا لیے وضو کے لیے ایستادہ تھے''۔

(تذکرہ جمیل صفحہ ۱۷۵ از مولانا ابراہیم خوشتر صدیقی رضوی مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد کراچی)

سادات کرام خصوصاً مارہرہ شریف کے صاحبزادگان و مخدوم زادگان کے سامنے تو بچھے جاتے اور اُن کا ادب اس طرح بجالاتے جس طرح ایک غلام اپنے آقا کا ادب بجالاتا ہے۔ حضرت اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کی حد درجہ کی انسیت والفت تھی۔ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ہر جلسہ خصوصاً بریلی شریف کے جلسوں میں ان کا خوب تعارف کراتے اور آداب بجالاتے۔

حسن صورت:۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے خداداد حسن و جمال کا حال یہ تھا کہ ہندوستان کے اکابر علماء متفقہ فیصلہ دیتے کہ نگاہوں نے آپ سے زیادہ حسین وجمیل چہرہ نہیں دیکھا پھر اس پر لباس کی سج دھج مزید برآں ہوتی تھی۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوؤں سے ایسا روشن تھا کہ بس دیکھنے والے کا یہی دل کرتا کہ وہ حضرت کے روشن چہرہ کو دیکھتا ہی رہے۔ آپ کے پروجیہہ اور پررونق چہرہ کو دیکھ کر نہ جانے کتنے غیر مسلم حتی کہ عیسائی پادری بھی آپ کے نورانی چہرہ کو دیکھ کر داخل اسلام ہوئے۔

۱۹۳۳ء میں حضرت خواجہ غریب نواز، معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے موقع پر اجمیر شریف کئی بڑے ہندو کایست صرف حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا نورانی چہرہ دیکھ کر مشرف باسلام ہوئے، وہ یہ کہتے تھے کہ:۔

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

"یہ روشن چہرہ بتاتا ہے کہ یہ حق وصداقت اور روحانیت کی تصویر ہیں" یہی نہیں ۔ جے پور، گوالیر، چتوڑ گڑھ اور اودے پور کے راجگان بھی آپ کی ایک جھلک دیکھنے کے منتظر رہتے تھے۔ آپ جب کبھی اپنے مریدوں کے ہاں یا پروگراموں کے سلسلہ میں ان علاقوں میں تشریف لے جاتے، تو کئی راجگان آپ کی زیارت کے لیے وہاں موجود ہوتے۔ کئی بدمذہب اور بے دین صرف آپ کا چہرہ دیکھ کر ہی تائب ہو جاتے۔

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ بریلی شریف جانے والے اپنے مریدوں سے فرمایا کرتے تھے:

"وہاں بریلی شریف اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے جامعہ میں جا کر اُن کے بڑے صاحبزادہ صاحب حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ مولانا محمد حامد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ضرور کیا کرنا وہ قطب الوقت ہیں"۔

حضرت امیر ملت سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے حد درجہ محبت تھی جب آپ لاہور تشریف لائے تو امیر ملت سرکار آپ کو اپنے ہمراہ علی پور سیداں شریف بھی لے گئے تھے۔

(مجلہ فکر سوا د اعظم، جمادی الاولیٰ ۱٤٣٦ھ جلد٤ شمارہ نمبر٥ صفحہ ٢٠)

یہ تو تھا آپ کے چہرہ کا حال مگر ان کی شگفتہ باتوں کا بھی یہ عالم ہوتا کہ منہ سے پھول جھڑتے تھے، آپ جس محفل یا جلسہ میں تشریف فرما ہوتے آپ ہی جانِ محفل ہوتے۔ آپ کا بیان ہزاروں دلوں کی اُجڑی بستیوں پر ابر کرم بن کر برستا اور آپ کے تقریباً ہر خطاب میں کئی بدمذہب و بے دین تائب ہوتے نظر آتے اور کئی متزلزل نظریات والے اپنے نظریات میں چٹان جیسی پختگی لے کر جاتے۔ الغرض آپ کا حسن و جمال، عمامہ کی بندش داڑھی کی وضع قطع اور پاکیزہ صاف ستھرا لباس، بزرگی اور علم و تحقیق کے عطر سے معطر خطاب ایسا ہوتا کہ ہزاروں لوگ جلسہ گاہ میں اُمنڈ پڑتے۔

عربی زبان وادب پر ملکۂ تام:۔

جیسے حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کا حسن و جمال شہرہ آفاق اور بے مثل و مثال تھا اسی طرح

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بلکہ اسی سے بھی کئی گنا بڑھ کر آپ کی زبان دانی، فصاحت و بلاغت، نثر نگاری، شاعری، علم و فضل، تفقہ فی الدین اور خصوصاً عربی زبان و ادب پر عبور اور مہارت تامہ تھا۔

خلیفہ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ مفتی محمد اعجاز ولی خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"مجھے خوب اچھی طرح یاد ہے ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۱۳ء بجہاز مقدس حرمین طیبین کے وزیر وقائع حضرت سید حسین دباغ رحمۃ اللہ علیہ ان مظالم کا ذکر کر رہے تھے جو اہل حرمین اور مقابر مقدسہ پر کیے جا رہے تھے۔ حضور سیدنا حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ان سے بے تکلفی میں اور فصیح و بلیغ عربی میں گفتگو فرما رہے تھے"۔

آپ کی عربی دانی اور قابلیت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے شیخ سید حسین دباغ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"میں نے اکناف و اطراف ہند میں دورہ کیا مگر ایسی تیز اور سلیس نفیس عربی بولنے والا دوسرا نظر نہیں آیا"۔

اسی طرح ایک مرتبہ ترکی میں سے حضرت محمد مالکی ترکی تشریف لائے حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی ان سے بھی عربی میں گفتگو ہوئی۔ حضرت محمد مالکی ترکی نے آپ کی عربی دانی اور فصاحت پر یوں تبصرہ کیا:

"میں نے طول و عرض ہند کا دورہ کیا مگر ان جیسا عربی بولنے والا نہ ملا"۔

- (مجلہ فکر سواد اعظم، جمادی الاولیٰ ١٤٣٦ھ جلد٤ شمارہ:٥ صفحہ٢٤)

ڈاکٹر محمد عبدالنعیم عزیزی ایڈیٹر اسلامک ٹائمز اردو (محلہ جسولی بریلی شریف) آپ کی عربی دانی پر ایک واقعہ یوں لکھتے ہیں:۔

"حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بار دار العلوم معینیہ اجمیر شریف میں طلباء کا امتحان لینے اور دار العلوم کے معائنہ کے لیے دعوت دی گئی، طلبہ کے امتحان وغیرہ سے فارغ ہو کر جب آپ چلنے لگے تو مولانا معین الدین صاحب نے دار العلوم کے معائنہ کے سلسلہ میں کچھ لکھنے کی فرمائش کی۔ آپ نے فرمایا فقیر تین زبانیں جانتا ہے، عربی، فارسی اور اردو آپ جس زبان میں کہیں لکھ دوں،

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مولانا معین الدین صاحب اس وقت تک (شاید) حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی علمیت سے مکمل طور پر متعارف نہیں تھے۔ انہوں نے کہہ دیا عربی میں تحریر کر دیجئے۔

حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے قلم برداشتہ کئی صفحہ کا نہایت ہی فصیح و بلیغ عربی میں معائنہ تحریر فرما دیا۔ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے اس طرح قلم برداشتہ لکھنے پر (مولانا) معین الدین صاحب حیرت زدہ ہو رہے تھے...... کیوں کہ ان کو بھی اپنی عربی دانی پر بڑا ناز تھا۔ جب معائنہ لکھ کر حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ چلے آئے تو بعد میں اس کے ترجمہ کے لیے مولانا مرحوم بیٹھے تو انہیں حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی عربی سمجھنے میں بڑی دقت پیش آئی بمشکل تمام لغات دیکھ دیکھ کر ترجمہ کیا وہ بھی پورا ترجمہ نہیں کر سکے، بعض الفاظ انہیں لغت میں بھی نہ ملے بعد میں انہیں وہ الفاظ عرب علماء کی زبانی اور یہاں کی کتب سے حاصل ہوئے تب جا کر انہیں ان محاوروں کا علم ہوا۔

اسی لیے عرب کے بڑے بڑے علماء حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ:

"ان کی عربی زبان، ان کی گفتگو اور تحریر سب کچھ اہل عرب جیسی بلکہ ان سے بہتر ہے"۔

(فتاویٰ حامدیہ' مقدمہ صفحہ ۶۰،۵۹ مطبوعہ شبیر برادرز اُردو بازار لاهور)

مفسر قرآن، صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی اکثر فرماتے تھے:

"عصر رواں میں حجۃ الاسلام جیسا عربی زبان کا ماہر میں نے کسی کو نہ دیکھا"۔

خلیفہ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ، شیر اہل سنت، مناظر اہل سنت، فاتح خارجیت و رافضیت علامہ مفتی محمد حشمت علی خان قادری رحمۃ اللہ علیہ (سانکل پلی المتوفی ۱۹۸۱ء) نے ایک مجلس میں فرمایا کہ:

"ابو الکلام آزاد نے سیدی و مرشدی حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان قادری مارہروی، رضوی رحمۃ اللہ علیہ کو عربی زبان میں مناظرے کا چیلنج کیا۔ آپ نے مناظرے کا چیلنج قبول کرتے ہوئے ساتھ یہ شرط بھی رکھ دی کہ مناظرہ بے نقطہ عربی میں ہو گا، یہ جواب سن کر اس نے راہ فرار میں ہی اپنی عافیت جانی اور راہ لیتا بنا"۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(افادات و ملفوظات شیر اہل سنت، مرتب: محمد افضال حسین نقشبندی، غیر مطبوعہ)

خودداری و استغناء:۔

زہد و قناعت کے شجر طوبیٰ کے بہترین برگ و بار، خودداری و استغناء اور بے نیازی ہیں۔ جس مرد قلندر کی سرشت میں زاہدانہ رنگ و بو کی آمیزش ہو وہ ان اوصاف سے یقیناً سرفراز ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ انسان کج کلاہوں کو بھی خاطر میں نہیں لاتا ہے۔ روٹی کے چند سوکھے ٹکڑوں پر قناعت کرنے والا یہ بے نیاز بادشاہان تخت و تاج کی سطوت و شوکت سے بھی مرعوب نہیں ہوتے۔ تاریخ اسلام ہمیں یہ واقعہ سناتی ہے کہ حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید حضرت قبیصہ بن عقبہ کے تذکرہ کو حافظ شمس الدین الذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۴۸ھ) نے جن سوانحی خاکوں سے ان کی کتاب زندگی کو آرائش دی ہے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ:

"ولف نامی امیر و کبیر اپنے خدام کے ساتھ ایک مرتبہ حضرت قبیصہ بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر ملاقات کے لیے آیا۔ لوگوں کا خیال تھا کہ حضرت قبیصہ بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ ولف کا نام سنتے ہی نیاز مندانہ باہر دوڑ پڑیں گے لیکن جب کافی وقت گزر گیا اور آپ باہر تشریف نہ لائے تو لوگوں نے آپ کو جا کر عرض کیا:

ابن ملك الجبل على الباب وانت لاتخرج؟

ملک جبل کا شہزادہ آپ کے دروازہ پر کھڑا ہے اور آپ باہر ہی نہیں تشریف لاتے؟ یہ سن کر آپ کس شان و وقار سے باہر آئے فخرج وفی طرف ازاره کسر خبز آپ روٹی کے خشک ٹکڑے تہبند کے دامن میں لیے ہوئے باہر نکلے اور ارشاد فرمایا:

من رضی من الدنیا بهذا مایصنع بابن ملك الجبل؟

جو شخص دنیا میں ان سوکھے ٹکڑوں پر قناعت کرلے اس ملک جبل کے شہزادے کی کیا پرواہ ہے۔

(الذهبی، تذکرة الحفاظ، الطبقة السابعة، ترجمة الباب: ۳۷۰ قبیصة بن

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

عقبة بن محمد الحافظ الثقة المكثر أبو عامر السوائي الكوفی جلد ۱ صفحہ ۲۷۳ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور)

واقعتاً یہی ہے کہ جن علماءِ حق کی گردنیں صاحب اقتدار کے سامنے نہ جھکیں یہ وہی تھے جنہوں نے دنیا کے قلیل حصہ پر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قناعت کی پس اس اُمت کا اخیر جو اگلوں کی روایات و مثالوں سے خالی نہیں اس میں بھی علماءِ حق کی قناعت و استغناء و خشکی کی روایات موجود ہیں۔ حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ بھی ان اکابر کی ان روایات کے پورے پورے امین اور آئینہ دار تھے۔ ہندوستان میں آپ کا حلقۂ ارادت خاصا وسیع تھا، ہندوستان ہی نہیں بلکہ پورے عالم اسلام میں آپ کے گیسوئے محبت کے اسیر، علماء مشائخ، ارباب دولت و ریاست سبھی لوگ تھے مگر آپ کی زندگی میں حرص و ہوس، جلب و منفعت کا دور دور تک نام نشان نظر نہیں آتا بلکہ آپ کی زندگی میں خودداری، استغناء و قناعت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اس حقیقت کی شاندار عکاسی آپ کے اس مکتوب سے ہوتی ہے لکھتے ہیں:

"عزیز مرحوم مولوی امانت رسول سلمہٗ کا خط دیکھا، مولی تعالیٰ انھیں دونوں جہان کی نعمت و دولت سے سرفراز کرے۔ ان کی ہمدردی کا شکریہ، دل سے دعائے خیر کے سوا کیا ہو سکتا ہے مگر فقیر کوئی زبردست دنیادار عبدالدرہم، عبدالدینار فقیر نہیں۔ اعلیٰ حضرت قبلہ کی روش میرے لیے بہترین اسوہ ہے۔ میں نے ناظم ملکنڈہ عزیز محترم منشی شیخ محمد حسین صاحب مرحوم کی تحریک پر جب بارہ سو روپے ماہوار کی جگہ پر نظر نہ کی تو اب چھ سو روپے کی ملازمت کر کے کیا دنیا طلبی کروں گا۔ نواب رامپور نے پچاس ہزار روپے خانقاہ شریف کے نام سے دینے کا لالچ دیا اور بار بار ان کے خطوط بنام فقیر آئے۔ مگر الحمد للمولیٰ تعالیٰ کہ فقیر نے اصلاً توجہ نہ کی۔ مولیٰ تعالیٰ دینِ حق کا خادم رکھے اور اس کی سچی خدمتوں کی توفیق رفیق فرمائے اور خلوص نیت واخلاص عمل کے ساتھ خالصاً لوجہ اللہ خدمت دینِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر چلائے اس پر مارے اور اسی پر محشور فرمائے، آمین۔ میں جب کبھی حیدرآباد گیا ان

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

سے ملوں گا انہیں مطلع کروں گا یہ میرا کام نہیں کہ میں اپنی مبالغہ آمیز تعریفوں کے اشتہار چھپوا کر وہاں بھیجوں اور دنیا سازی سے طلب دنیا کا جال بچھاؤں۔ جب جاؤں گا اپنے کسی عزیز کے یہاں قیام کروں گا۔ جس سے میرا روحانی یا خونی رشتہ ہوگا۔ بڑے بڑے رؤسا سے میرا کوئی علاقہ و واسطہ نہیں، رہی دین کی خدمت وہ جس طرح میرا رب مجھ سے لے میں اس کے لیے ہر وقت حاضر ہوں۔ والدعاء"

فقیر محمد حامد رضا خاں غفرلہ

خادم سجادہ و گدائے آستانہ رضویہ بریلی

دوم شعبان المعظم ۱۳۵۲ھ روز دوشنبہ

(تذکرہ جمیل صفحہ ۲۰۲،۲۰۱ از مولانا ابراہیم خوشتر صدیقی رضوی مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد کراچی)

اس مکتوب گرامی سے آپ کے استغناء کا وہ مقام معلوم ہوتا ہے جو اللہ رب العزت اپنے خاص بندوں میں سے کسی کسی کو عطا فرماتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

اولاد و امجاد:۔

حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ مولانا محمد حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے دو صاحبزادے اور چار صاحبزادیاں تھیں۔ آپ کے بڑے صاحبزادے مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ عرف "جیلانی میاں" تھے اور چھوٹے بیٹے حضرت علامہ مولانا محمد حماد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ عرف "نعمانی میاں" تھے۔ آپ کے دونوں صاحبزادوں کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے:۔

(1) جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ:۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ، حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے خلف اکبر تھے۔ آپ کی ولادت ۱۰ ربیع الآخر ۱۳۲۵ھ کے دن ہوئی۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس وقت ابھی حیات ظاہری کے ساتھ زندہ تھے۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل رہا ہے کہ آپ کے دادا جان سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے خاندان اور بریلی شریف کے معززین کی موجودگی میں ۱۴ شعبان المعظم ۱۳۲۹ھ کو بروز چہار شنبہ آپ کی بسم اللہ خوانی کرائی گئی۔

(حیات مفسر اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۳ از مفتی عبدالواجد قادری)

صرف یہی نہیں بلکہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "یہ میرا پوتا میری زبان ہوگا"۔ بعد میں سب نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اس بشارت عظیمہ کا مظاہرہ منظر اسلام کے درجات حدیث وتفسیر، ہندوستان کے طول وعرض میں آپ کی تقاریر اور مسلک اہل سنت وجماعت کی ہندوستان گیر خدمت واشاعت میں بچشم خود ملاحظہ فرمایا۔ آپ کی حیات "لسان رضا" کی بشارت کا پورا مصداق ٹھہری۔ درس وتدریس میں انہماک کا یہ عالم تھا کہ "صحیح المسلم" اور "الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھاتے ہوئے ان کی شروح پیش نظر ہوتیں اور یوں محسوس ہوتا کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور قاضی عیاض مالکی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانیت جلوہ گر ہے۔ کبھی کبھی تو ایسا بھی ہوتا کہ الفاظ سے گزر کر معانی میں پہنچ جاتے اور قال کو چھوڑ کر سراپا حال ہو جاتے۔ اپنے اسلاف کی طرح برکۃ المصطفیٰ فی الہند شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے خاصا شغف رکھتے۔ معتقدات میں ان کی تصانیف ازبر ہوتیں۔ مسلک کے اثبات میں دلائل کے انبار لگا دیتے۔ ان کی عبارتیں جھوم جھوم کر پڑھتے یہاں تک کہ ان کے مزار سے بھی استفادہ کرتے۔

(حیات مفسر اعظم ہند صفحہ ۱۳ از مفتی عبدالواجد قادری)

آخر آپ علم وعرفان کے دریا بہا کر ۱۱ صفر المظفر ۱۳۸۵ھ بروز ہفتہ مطابق ۱۲ جون ۱۹۶۵ء علی الصبح اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

(2) نعمانی میاں رحمۃ اللہ علیہ:۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے صاحبزادے اور سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

چھوٹے پوتے نعمانی میاں رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۳۴ھ مطابق ۱۹۱۶ء کو بریلی شریف میں پیدا ہوئے اور پانچ سال سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ پرورش پائی۔ اس کے بعد پرورش و تربیت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی زیر نگرانی ہوتی رہی۔ آپ سفر و حضر میں بھی اکثر حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہتے تھے۔

آپ کی شادی ۱۳۵۷ھ مطابق ۱۹۳۸ء میں بریلی شریف میں ہی ہوئی۔ آپ کا وصال ۲۸ شوال ۱۳۷۵ھ، ۱۹۵۶ء میں ہوا۔ آپ کراچی میں مدفون ہیں۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کرامت:۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی دین حق پر استقامت اور آپ کی حق گوئی و بے باکی کسی کرامت سے کم نہ تھی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے ایک عظیم ولی تھے آپ سے بے شمار کرامات کا ظہور صادر ہوا صرف ایک کرامت بطور مثال بیان کی جاتی ہے:

بنارس کے ایک ہندو کی شادی کو کئی سال بیت چکے تھے مگر کوئی اولاد نہ ہوئی۔ جب وہ اپنے پنڈتوں اور گروؤں سے مایوس ہوگیا تو آپ کا شہرہ سن کر حاضر ہوا اور آپ سے اولاد کی دعا کے لیے درخواست کی۔ آپ نے فرمایا تمہارے ہاں ایک نہیں ان شاء اللہ دو لڑکے ہوں گے اور نام بھی تجویز فرما دیا۔ اگلے ہی سال اس ہندو کے ہاں بیٹا پیدا ہوا اور کچھ سال بعد دوسرا بیٹا بھی پیدا ہوگیا۔ پہلے بیٹے کی ولادت کے بعد ہی ہندو آپ کے دست حق پرست پر مشرف با اسلام ہوا۔ سبحان اللہ۔

خلفاء و تلامذہ:۔

حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم باپ کے عظیم بیٹے اور جامع الکمالات بزرگ تھے۔ آپ کے مریدین کی تعداد لاکھوں میں تھی جو دنیا کے ہر کونے پر موجود تھے، بریلی شریف کے اطراف و اکناف، اودے پور، چتوڑ گڑھ، بے پور، جودھپور، کان پور، بنارس، سلطان پور، فتح پور اور صوبہ بہار وغیرہ میں تو آپ کے مرید ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ ذیل میں حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور خلفاء و تلامیذ کے اسماء ہدیۂ ناظرین ہیں:

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(1) مفسر اعظم ہند مولانا محمد ابراہیم رضا خاں عرف جیلانی میاں رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ اکبر (المتوفی ۱۹۶۵ء)

(2) حضرت مولانا حماد رضا خاں عرف نعمانی میاں رحمۃ اللہ علیہ صاحبزادہ اصغر (المتوفی ۱۹۵۶ء)

(3) حضرت مولانا ریحان رضا خاں عرف رحمانی میاں رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸۵ء)

آپ مولانا ابراہیم رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے اور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے اور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے تھے۔

(4) مولانا حافظ محمد میاں صاحب اشرفی رضوی رحمۃ اللہ علیہ علیم آباد (انڈیا) (المتوفی ۱۹۳۵ء)

(5) مولانا ولی الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ پوکھریروی مظفرپوری (المتوفی ۱۹۵۱ء)

(6) مولانا قاری احمد حسین فیروزپوری رحمۃ اللہ علیہ مدفون گجرات (المتوفی ۱۹۶۰ء)

(7) شیر بیشۂ اہل سنت مولانا حشمت علی خاں لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ مدفون پیلی بھیت (المتوفی ۱۹۶۰ء)

(8) مفسر قرآن، غازی کشمیر مولانا سید ابوالحسنات محمد احمد قادری الوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۶۱ء)

(9) محدث اعظم پاکستان، حضرت علامہ مولانا محمد سردار احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۶۲ء)

(10) اجمل العلماء مولانا شاہ محمد اجمل سنبھلی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۶۳ء)

(11) مولانا سید ریاض الحسن شاہ صاحب جودھپوری رحمۃ اللہ علیہ مدفون حیدرآباد سندھ (المتوفی ۱۹۷۰ء)

(12) مولانا مفتی محمد اعجاز ولی خان رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ مدفون لاہور (المتوفی ۱۹۷۳ء)

(13) مجاہد ملت مولانا شاہ محمد حبیب الرحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸۱ء)

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(14) شیرِ اہلِ سنت حضرت مفتی محمد عنایت اللہ قادری رضوی حامدی رحمۃ اللہ علیہ سانگلہ ہل (المتوفی ۱۹۸۱ء)

(15) عظیم محدث مولانا محمد احسان علی مظفر پوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸۲ء)

(16) حضرت علامہ محمد سعید شبلی فیروز پوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸۴ء)

(17) مداح الرسول صوفی عزیز احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸۴ء)

(18) مولانا شاہ رفاقت حسین رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم کان پور (المتوفی ۱۹۸۳ء)

(19) شیخ الحدیث مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۸۶ء)

(20) شیخ القرآن مولانا عبد الغفور ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۹۰ھ)

(21) مولانا تقدس علی خاں رضوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۰۸ھ)

(22) مولانا عنایت محمد خاں غوری فیروز پوری رحمۃ اللہ علیہ

(23) مولانا رضی احمد ماہر رضوی رحمۃ اللہ علیہ

(24) مولانا قاضی فضل کریم رحمۃ اللہ علیہ قاضی شریعت بہار

(25) مولانا مفتی ابرار حسن صدیقی تلہری رحمۃ اللہ علیہ مدفون تلہر ضلع شاہ جہاں پور

(26) مولانا ظہیر الحسن اعظمی رحمۃ اللہ علیہ مدفون اودے پور۔

مسجد شہید گنج کے لیے خون کا نذرانہ:۔

تاریخ کے اوراق شاہد ہیں ۸ نومبر ۱۹۳۵ء، ۱۳۵۴ھ یوم مسجد شہید گنج کے سلسلے میں بعد نماز جمعہ شاہی مسجد لاہور سے فرزندانِ توحید و رسالت ایک میل لمبا اسلحہ بند جلوس پولیس کے پہرہ میں روانہ ہوا۔ اس تاریخی اجتماع میں حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ، مولانا شوکت علی، نواب محمد اسمٰعیل خاں، مولانا غلام بیگ نیرنگ ایم ایل اے، مولانا مظہر الدین (مدیر الامان دہلی)، مولانا عبد القدیر بدایونی، مخدوم پیر صدر الدین گیلانی کے علاوہ حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ مولانا حامد رضا خاں بریلوی شریک تھے۔

(محمد صادق قصوری: انوار امیر ملت صفحہ ۶۳، ۶۶)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

جب جلوس دہلی دروازہ لاہور سے گزر رہا تھا کسی ہندو نے ایک پتھر پھینک دیا جو حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی پر لگا اور خون بہنے لگا۔ حضرت سید ابوالبرکات نے اپنے رومال سے چھپا دیا تا کہ مسلمان مشتعل نہ ہوں۔

(سیدی ابوالبرکات، صفحہ ۳۵، تذکرہ جمیل صفحہ ۲۰۳ از مولانا ابراھیم خوشتر صدیقی رضوی مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ جامع مسجد بہار شریعت، بہادر آباد کراچی)

مسند افتاء پر جلوہ گری:۔

حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ فقہ کے اصول ومعانی اور اس کے جزئیات ومبادیات پر ملکۂ راسخہ رکھتے تھے، شاید ہی کوئی باب ایسا ہو جس کی جزئیات ومبادیات سے آپ مستحضر نہ ہوں۔ افتاء کا میدان انتہائی دشوار گزار ہونے کے باوجود آپ کے فتاویٰ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آپ اس سنگلاخ میدان کے بھی یگانہ روزگار شہسوار تھے کیوں نہ ہوتے جب مجدد دین وملت شاہ امام احمد رضا محدث بریلی شریف رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ فرمائی تھی۔ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے نام کی مہر میں درج تاریخ ۱۳۱۲ھ سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو فراغت کے فوری بعد مسند افتاء پر متمکن فرما دیا تھا۔ حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۳۱۲ھ سے لے کر ۱۳۶۲ھ تک فتویٰ نویسی فرمائی۔ آپ کے اس پچاس سالہ فتویٰ نویسی کے دور سے یہ امر اظہر من الشمس وابین من الامس ہو جاتا ہے کہ آپ کو فتویٰ نویسی کے فن میں بھی سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کما حقہ نیابت حاصل رہی ہے۔ اگرچہ دوسرے دینی امور کی مصروفیات میں سارے فتاویٰ کی نقل کا اہتمام نہ ہو سکا۔ افسوس اگر آپ کے سارے فتاویٰ کو محفوظ رکھا جاتا۔ کاش آپ کے سارے فتاویٰ کو محفوظ کرنے کا انتظام ہو جاتا تو آج ہر مفتی اور اہل علم کے لیے ایک عظیم فقہی سرمایہ ثابت ہوتا۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ جات میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ کا رنگ جھلکتا ہے۔ اس کی ایک خاص وجہ یہ بھی ہے کہ آپ درس وتدریس کے علاوہ فتاویٰ نویسی میں

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

اپنے والد گرامی اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں محدث بریلی رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ بٹاتے رہے یہی وجہ ہے کہ آپ کو اپنے والد ماجد کی صحبت فیض سے یہ مقام رفیع حاصل ہوا کہ قاری آپ کا تبحر علمی، فقیہانہ بالغ نظری، طرز استدلال اور طریق استناد کی داد دیئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ آپ نے اپنے فتاویٰ میں جزئیات کے استنباط اور طریق استدلال میں ان تمام جہات اور اصولوں کو مدنظر رکھا ہے جو ایک بالغ نظر فقیہ کے لیے ضروری ہے۔

تصنیفات وتراجم:۔

درس وتدریس کے انہماک، ذکر ونوافل کی یکسوئی، مہمانوں کی کثرت، اور گوناگوں مشاغل کے ہجوم کے باوجود حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت میں شروع ہی سے تصنیفی ذوق اور تحریری کام میں انہماک ودیعت تھا۔ اس کی بہترین مثال یہ ہے کہ آپ نے دوران تعلیم ہی اپنی درسیات کی اصحاب الکتب، خیالی، توضیح وتلویح، بیضاوی شریف، ہدایہ اخیرین اور صحیح البخاری پر حواشی لکھ کر اپنے والد ماجد کے زمانہ طالب علمی کی یاد تازہ کر دی تھی۔

مندرجہ ذیل سطور میں آپ کی تصنیفات اور تراجم کی نامکمل فہرست پیش کی جا رہی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:۔

(1) فتاویٰ حامدیہ
(2) دیوان پاک حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ (نعتیہ دیوان) (۱۳۱۰ھ)۔
(3) حواشی کنز المصلی (۱۳۲۳ھ، ۱۹۰۵ء)۔
(4) اجلی انوار الرضا (۱۳۳۳ھ، ۱۹۱۵ء)۔
(5) الدولۃ المکیۃ بالمادۃ الغیبیۃ کا اردو ترجمہ (۱۳۲۳ھ، ۱۹۰۵ء)۔
(6) الصارم الربانی علی اسراف القادیانی (۱۳۱۵ھ)۔
(7) سلامۃ اللہ لاہل السنۃ من سیل العناد والفتن (۱۳۳۲ھ، ۱۹۱۳ء)۔
(8) الاجازات المتینۃ لعلماء بکۃ والمدینۃ (۱۳۲۴ھ، ۱۹۰۶ء)۔
(9) سد الفرار، (10) تمہید وترجمہ کفل الفقیہ الفاہم (۱۳۲۴ھ، ۱۹۰۶ء)۔

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(11) حاشیہ ملا جلال۔

(12) اجتناب العمال عن فتاویٰ الجہال۔

وصال با کمال:۔

حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصال با کمال سے ایک سال پہلے ہی اپنی رحلت کے حالات وکوائف بیان فرمانے لگے تھے۔اس بات پر روشن دلیل آپ کی یہ کرامت بھی ہے:

حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی والدہ ماجدہ کے وصال کے موقع پر قبر کو ڈھکنے کے لیے اپنے خادم فدا یار خاں سے پتھر لانے کو کہا، مگر ایک پتھر کے بجائے دو پتھر لانے کو کہا۔ (جبکہ ایک قبر کو ڈھکنے کے لیے ایک ہی پتھر کافی تھا) ۔

فدا یار خاں صاحب یہ سن کر پریشان ہو گئے اور وہ سمجھ گئے کہ دوسرا پتھر اپنی قبر مبارک کے لیے فرما رہے ہیں۔شاید جلد ہی حضرت بھی وصال با کمال فرمانے والے ہیں، وہ غمگین ہو گئے اور عرض کی حضور دو کی کیا ضرورت ہے؟ ایک کیوں نہ لائیں؟ اس پر آپ نے فرمایا، پتھر بڑی مشکل سے ملتا ہے، بعد میں دوسرا پتھر لانے کے لیے تمہیں ہی پریشانی ہوگی۔اس اشارہ سے فدا یار خاں صاحب اور دوسرے لوگوں کو اور بھی یقین ہو گیا کہ حضرت کو خبر ہے کہ وہ بھی جلد ہی وصال با کمال فرمانے والے ہیں۔اسی لیے دوسرا پتھر لانے کو فرما رہے ہیں۔

بہر حال فدا یار خاں صاحب حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے معذرت کر کے ایک ہی پتھر لائے والدہ ماجدہ کے پردہ فرمانے کے کچھ ہی ایام بعد حضور حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ بھی وصال فرما گئے۔آپ کی تدفین کے سلسلہ میں قبر شریف ڈھکنے کے لیے پتھر تلاش کرنے میں انتہائی دشواری پیش آئی۔

اللہ اکبر! حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے وصال کی خبر تھی اور یہ بھی علم تھا کہ پتھر دستیاب کرنے میں احباب کو دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا۔یہی وجہ تھی کہ والدہ ماجدہ کے وصال کے موقع پر اپنے لیے بھی پتھر لانے کو فرما دیا۔

حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ اپنے وصال با کمال کی کیفیت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرما

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کرتے تھے زبان سرکار پر درود وسلام اور ذکر میں مشغول ہو گی روح قرب ووصال کے چھلکتے ہوئے کیف وسرور کے جام سے مخمور ہو گی پھر ہو بہو ایسے ہی ہوا۔ شہزادہ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۳ مئی ۱۹۴۳ء میں اس وقت جب آپ عشاء میں تشہد میں "السلام علیک ایہا النبی" پڑھ رہے تھے وصال با کمال فرمایا۔

نماز جنازہ:۔

حضرت حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی نماز جنازہ پڑھانے کی سعادت عظمیٰ آپ کے شاگرد رشید وخلیفہ مجاز تاجدار مسند تدریس، محدث اعظم پاکستان، شیخ الحدیث قبلہ ابوالفضل علامہ محمد سردار احمد نور اللہ مرقدہ کے حصہ میں آئی۔

مزار پر انوار:۔

حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد حامد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پر انوار روضہ اعلیٰ حضرت کے جانب مغرب "گنبد رضا" میں واقع ہے جو ہر خاص وعام کے لیے زیارت گاہ عام ہے۔ آپ کا عرس مبارک "عرس حامدی" کے نام سے ہر سال ۱۷ جمادی الاولیٰ کو ہوتا ہے۔ اسی موقع پر جامعہ رضویہ منظر اسلام کے طلباء کی دستار بندی کی جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

برصغیر میں صوفیائے کرام
کی دینی خدمات

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

صوفیاء کرام کے بارے میں گوشہ نشینی اور عزلت گزینی کا جو تاثر ہے بجملہ دیگر تاثرات کے یہ بھی غلط ہے اگر انصاف کی نظر سے صوفیاء کرام کی زندگیوں کا جائزہ لیا جائے تو صوفیاء کی زندگی آرام و آسائش، عافیت اور اطمینان کی نہیں بلکہ جدو جہد اور کشمکش کی زندگی دکھائی دیتی ہے نا مساعد فضاء، ناساز گار ماحول اور ناخوش گوار حالات میں دینی و ملی فرائض کی انجام وہی صوفیاء کرام کا کام ہے کٹھن حالات میں جو سخت کام صوفیا کرام نے کیا اسکا تصور بھی انسان کو لرزا دیتا ہے اور صوفیا کرام کی محنت، سخت کوشی اور اخلاص وایثار کا قائل بنا دیتی ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں اشاعت اسلام کا سہرا صوفیا کرام کے سر ہے صوفیا کی کوششوں کا ذکر کیے بغیر برصغیر کی اشاعتِ اسلام کی تاریخ مکمل نہیں ہوتی لیکن جن حالات میں صوفیا کرام نے اشاعت اسلام کا کام انجام دیا اسے وہی شخص جان سکتا ہے جسے ہندوستان کی اخلاقی او رمعاشرتی حالت کا کما حقہ علم ہو اس وقت کے ہندوستان کی معاشرتی اور اخلاقی حالت کیا تھی؟ ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

ہندوستان میں ذاتوں کی تقسیم کچھ اسطرح تھی۔

(۱) برہمن (مذہبی پیشوا) (۲) کھشتری (لڑنے والے) (۳) ویش (زراعت وتجارت کے پیشے والے) (۴) شودر (خادم، غلام)

برہمن: یہ برہموں کے لئے وید کی تعلیم اور خود اپنے لئے اور دوسرں کے لیے

کھشتری: ان کو حکم تھا کہ خلقت کی حفاظت کریں چڑھاوے چڑھائیں اور وید پڑھیں

ویش: ان کو حکم تھا کہ مال مویشی پالیں تجارت لین دین اور زراعت کریں

شودر: شودر کو حکم تھا کہ وہ ان سب کی غلامی وخدمت کریں

اور غلامی کی کیفیت یہ تھی کہ اگر شودر کسی برہمن کو ہاتھ لگائے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا اگر اس بات کا دعوی کریں کہ [redacted] و (برہمن تعلیم دے سکتے ہیں تو ان (شودر) کو کھولتے ہوئے تیل میں ڈالا جاتا ہے یا پایا جاتا حتی کہ کتے، بلی، مینڈک، کوے اور شودر کے مارنے کا کفارہ برابر تھا

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر : ص366مطبوعہ مجلس نشریات اسلام کراچی)

صوفیا کا اس ماحول میں انسانی مساوات اور وحدت کی آواز بلند کرنا جہاں ایک طرف انقلاب آفرین تھا وہاں حیات بخش بھی تھا۔

تاریخ کو ان (صوفیاء کرام) پر آج تک ناز ہے کہ ناساز حالات کے باوجود ان ہستیوں کے منہ سے جو کچھ نکلا سیدھا دل پر پڑتا الفاظ جتنے سادہ ہوتے تاثیر اتنی ہی زیادہ ہوتی ان کے قول وعمل کی ہم آہنگی لوگوں کو یکسر عمل بنا دیتی برصغیر پاک وہند کی حدود میں داخل ہونے والے پہلے مبلغ اسلام اپنی جملہ بے سروسامانی کے ساتھ وہ کام کر گئے جو شاید ادارے بھی سرانجام نہ دے سکتے انکی نسبت پروفیسر آرنلڈ رقم طراز ہے!

"ابتدائی دور کے بزرگان (یعنی صوفیاء کرام) میں سے ایک بزرگ شیخ اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو بخارہ کے سادات کرام میں سے تھے ان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ پہلے مبلغ اسلام تھے جو 395ھ میں لاہور میں وارد ہوئے اور وہاں تبلیغ اسلام میں مصروف ہو گئے انکی مجلس وعظ میں لوگ بکثرت شریک ہوتے تھے اور نومسلموں کی تعداد ہر روز بڑھتی جاتی تھی کہتے ہیں کہ جو شخص ان کی مجلس واعظ میں ایک مرتبہ آجاتا وہ اسلام قبول کئے بغیر نہ جاتا تھا"

(دعوت اسلام مترجم شیخ عنائیت اللہ ص278)

برصغیر پاک وہند میں اسلامی وادبی خدمات ان صوفیاء عظام ہی کی مرہون منت ہے، ہندوستان میں تبلیغ اسلام کا سب سے زیادہ کام خواجہ معین الدین حسن سنجری (Sangri) چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے سرانجام دیا چنانچہ آپ نے اجمیر کو اپنا مرکز بنایا راجپوتانہ اور ملحقہ علاقوں میں تبلیغی سرگرمیاں تیز کر دیں قال میں تاثیر اور حال میں کشش کا یہ عالم تھا کہ جس طرف نظر اٹھ جاتی کام کر جاتی

پروفیسر آرنلڈ نے لکھا ہے!

"جب آپ اجمیر جاتے ہوئے راستے میں دہلی ٹھہرے تو وہاں آپ نے سات سو ہندوؤں کو مسلمان کیا تھا۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

(دعوت اسلام ص278طبع محکمہ اوقاف پنجاب لاہور)

بزم صوفیہ ص153ز سید صباح الدین عبدالرحمن ایم اے مطبوعہ نیشنل

بک فاونڈیشن اسلام آباد)

آپ جہاں گئے کوچے بسائے مشہور روایت کے مطابق آپ نے نوے لاکھ لوگوں کو مسلمان کیا

اسطرح خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ﷺ کی اسلام کی خوب خدمت کی ہے آپ جب

اپنے شیخ کے حکم سے خدمت اسلام کے لئے اجودھن تشریف لائے اور اسے اسلامی وادبی خدمت

کا مرکز بنایا تو اس وقت اجودھن کی اخلاقی ومذہبی حالت کیا تھی؟

حامد بن فضل اللہ جمالی لکھتے ہیں!

"وہ ایک خراب مقام تھا۔۔۔اس قصبے میں لوگ زیادہ تر خراب طبع، بدمزاج اور بداعتقاد تھے۔

(سیر العارفین ص45)

تبلیغ واشاعت اسلام کے اس مرکز کی عمارت کیا تھی؟ اور کھانے پینے کا بندوبست اور ذرائع کیا تھے

؟ ملاحظہ کیجئے "قصبہ سے باہر کچھ درخت تھے ان میں سے ایک بڑا درخت دیکھا اس درخت کے

نیچے کمبل بچھادیا اور عبادت الٰہی میں مصروف ہو گئے (سیر العارفین 26)

خواجہ نظام الدین فرماتے ہیں کہ (حضرت خواجہ فرید رحمۃ اللہ علیہ نے) پیلو پر گزارہ کیا"

(فوائد الفواد ص60)

لیکن اسلام کی تبلیغ وخدمت کا یہ حال ہے کہ پنجاب کی سولہ قوموں کو مسلمان کیا خواجہ فرید الدین گنج

شکر ﷺ علیہ اور آپ کے خلفاء کی اسلامی وادبی خدمات کا جائزہ لیتے ہوئے پروفیسر ڈاکٹر شفیع

رقم طراز ہیں:

"شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ﷺ کے مریدوں کی سعی مشکور سے تمام پنجاب نور اسلام

سے منور ہو گیا"

(مقالات دینی و علمی ص95مطبوعہ لاہور)

شیخ ابو اسحاق گازرونی رحمۃ اللہ علیہ کی اسلامی وادبی خدمات کا کوئی احاطہ نہیں ہزاروں کتابیں وہ

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

کچھ نہ کر پائیں جوان کے ایک جملے نے کیا خزینۃ الاصفیاء کے مولف کی گواہی پیش خدمت ہے:

"شیخ گازرونی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر چوبیس ہزار غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا اور ایک لاکھ کے قریب تائب اور حلقہ ارادت میں شامل ہوئے"

اقبال نے سچ کہا ہے:

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہے تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

ہندوستان کی اسلامی تاریخ میں سید جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی آمد بہت اہمیت رکھتی ہے اوچ کی قدیم اور تاریخ خانقاہ کی بناء آپ کے ہاتھوں ہوئی آپ تقریباً 1242ھ میں اوچ تشریف لائے آتے ہی اسلام کی خوب خدمت کی آپ کے پوتے سید احمد کبیر المعروف مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ نے پنجاب کے کئی قبیلوں کو مسلمان کیا تھا

(مخدوم جہانیاں جہاں گشت از پروفیسر محمد ایوب قادری ص 67 مطبوعہ کراچی)

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہی حریت وحق پرستی کا مترادف المعنی لفظ بن گیا ہے آپکے صاحبزادے حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (1079ھ المتوفی) کے ہاتھ پر تو لاکھا انسانوں نے بیعت اور توبہ کی۔

(انسانی زندگی پر مسلمانوں کے عروج و زوال کا اثر ص 344 از ابو الحسن ندوی مطبوعہ کراچی)

حضرت غلام علی دہلوی (المتوفی 1240ھ) جو پچھلی صدی کی ایک ممتاز روحانی شخصیت ہیں خانقاہ مجددیہ دہلی میں بیٹھ کر خوب اسلامی و ادبی خدمات سرانجام دیں۔

چشم دید گواہوں کا بیان ہے کہ آپکی خانقاہ میں مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کے لوگوں کا ہجوم رہتا تھا بلا مبالغہ بیسیوں شہروں کے لوگ بیک وقت آپکی مجلس میں موجود رہے اور آپکی خانقاہ و مجلس پر میلے کا گمان گزرتا سر سید احمد خان نے اپنی آنکھوں دیکھی کہانی یوں بیان کی ہے:

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

"میں نے حضرت کی خانقاہ میں اپنی آنکھ سے روم اور شام اور بغداد اور مصر اور چین اور حبش کے لوگوں کو دیکھا ہے کہ حاضر ہو کر بیعت کی اور خدمت خانقاہ کو سعادت ابدی سمجھے اور قریب قریب شہروں کا مثل ہندوستان اور پنجاب اور افغانستان کا تو کچھ ذکر نہیں کہ ٹڈی دل کی طرح امنڈتے تھے

(آثار الصنادید باب چہارم بحوالہ انسانی دنیا پر مسلمانوں کے عروج وزوال کا اثر ص 345)

اب ہم آخر میں تصوف کے رخشندہ آفتاب حضرت شیخ جیلانی قندیل نورانی شہباز لامکانی الحسنی والحسینی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں پر ایک نظر کرتے ہیں آپ نے اسلام کی وہ گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں کہ کئی گرج ہزار سال گزرنے کے باوجود برقرار ہے ایک زمانہ گواہ ہے کہ حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں قطرے دریا اور ذرے صحرا بن گئے بے راہ ہادی اور مردے مسیحا بن گئے یہ داستان کے یاد نہیں کہ مال لوٹنے آئے تھے دل لٹا بیٹھے حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے معتمد شاگرد حضرت عبداللہ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت شیخ فرمایا کرتے تھے!

"ایک لاکھ آدمیوں سے زیادہ عیاروں اور ڈاکوؤں نے میرے ہاتھ پر توبہ کی اور پانچ ہزار سے زائد یہودی مسلمان ہوئے"

(تذکرہ مشائخ قادریہ از محمد دین کلیم ص 107)

مندرجہ بالا دلائل اور حوالہ جات کے ہوتے ہوئے یہ بات کتنی بے وزن ہو جاتی ہے کہ صوفیا کی زندگیاں گوشہ نشینی میں اور عزلت نشینی میں گزریں

سچی بات یہی ہے کہ جملہ اہل اسلام ان بے نوا فقیروں (یعنی صوفیا کرام) کے ممنون واحسان مند ہیں جن کے صدقے ان کے دل نور اسلام سے معمور ہوئے ورنہ کیا خبر آج ہم کس مندر وگرجے میں بیٹھے ہوتے۔

Scanned with CamScanner
For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

عاشق کا انعام
اور
گستاخ کا انجام

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم دشمن کے تیروں کو اپنے جسم پر سہتے اور حضور ﷺ کی حفاظت فرماتے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو رسول اللہ ﷺ کی ناموس کی خاطر ہمہ وقت کٹ مرنے کو تیار رہتے تھے۔ یہ محبت، یہ عقیدت اور یہ عشق صرف صحابہ کرام تک محدود نہیں بلکہ آپ اسلامی تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو صحابہ کرام اور تبع تابعین عظام سے لے کر آج چودہ سو سال بعد بھی مسلمان اپنے نبی ﷺ سے اسی طرح دیوانہ وار محبت کرتے ہیں اور گستاخانِ رسول ﷺ کو انجام تک پہنچاتے چلے آ رہے ہیں۔ ہر دور میں ایسے عاشقانِ رسول موجود رہے ہیں جنہوں نے گستاخوں کو انجام تک پہنچایا آج کے زمانے میں بھی غازی ملک ممتاز حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ جیسے عاشق موجود ہیں جو ناموسِ رسالت پر جان کی بازی لگانے کو تیار رہتے ہیں اور یہی محبت رسول ﷺ ہمارے ایمان کی پہچان ہے، آج کے اس پرفتن دور کے اندر بھی گناہگار سے گناہگار ترین مسلمان بھی اپنے نبی کی ذات کے خلاف ایک لفظ، ایک جملہ تک برداشت نہیں کر سکتا خواہ اس کا انجام کچھ بھی ہو۔ آج کا دنیا پرست انسان بھی ناموسِ رسالت پر ہمہ وقت کٹ مرنے کو تیار رہتا ہے کیوں؟ کیونکہ یہ وہ جوہر ہے جو ہر مسلمان کی روح میں موجود ہے اور یہ جذبہ اس وقت تک باقی رہے گا جب تک لوگ میرے نبی کی شان میں گستاخیاں کرتے رہیں گے۔ ایک دوست نے پوچھا تھا: "ممتاز قادری نے جان دے کر کیا پایا؟ عرض کیا ممتاز قادری نے دنیا کے ان گستاخوں کے دل میں خوف پیدا کر دیا جو ہمارے مذہب، ہمارے عقائد اور ہماری مقدس ہستیوں کو مذاق اڑاتے تھے جو ایسی ناپاک جسارتوں کے منصوبے تراشتے تھے۔ ایک غازی علم دین شہید رحمۃ اللہ علیہ نے جان دی تھی تو اس کے بعد کسی ہندو کو ہمارے پیارے آقا ﷺ کے بارے میں بات کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ آج ایک ممتاز قادری نے جان دی ہے تو یقین ہے آج کے بعد پاکستان کا کوئی راجپال بھی کرم، شفیع معظم ﷺ کی شانِ اقدس میں ادنیٰ سی گستاخی کی جرأت نہیں کرے گا۔

عاشقِ رسول کریم ﷺ پر آخرت میں جو رحمتوں اور برکتوں کی برسات ہوگی وہ تو

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

بلا شک ہوگی مگر اس دنیائے فانی میں بھی اللہ تعالیٰ سرکار کریم ﷺ کے عاشق کو کیسے کیسے انعامات عطا فرماتا ہے جس کی کوئی حد وانتہا نہیں ہے اور خود نبی کریم ﷺ بھی اپنے عاشق صادق کو کیسے نوازتے ہیں اس کا اندازہ بھی صرف وہی کر سکتا ہے جس پر یہ کرم نوازیاں ہوتی ہیں۔ ہمارے نبی مکرم ﷺ جن کا خواب میں دیدار پانے کے لئے بڑے بڑوں کی آنکھیں ترستی ہیں ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ اپنے اس عاشق صادق کو بیداری کی حالت میں زیارتوں سے نوازتے ہیں ۔اور اللہ اور اس کے رسول کے اس مرد قلندر پر کیسے کیسے انعامات برستے ہیں کہ پہلے وہ عام ہوتا ہے پھر وہ خاص بلکہ خاص الخاص بن جاتا ہے۔اس کے تذکرے پھر فرشیوں کی زبانوں پر ہی نہیں عرشیوں کی زبانوں پر گونجتے ہیں۔ایسے ہی انعام واکرام برسے غازیٔ ملت اسلامیہ، شہید ناموسِ رسالت، عاشقِ رسول، غازی ملک ممتاز حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ پر جنہوں نے اپنی جان سرکار کریم ﷺ کی آن پر قربان کر کے ایسا مقام ارفع واعلیٰ پایا کہ اب وہ ہر مسلمان کی آنکھوں کا تارا ہیں۔اور بڑے بڑے اکابر علماء ومشائخ جن کو دیکھنے کے لئے لوگ میلوں کا سفر طے کر کے جاتے ہیں وہ ان کی صرف ایک لمحہ کی زیارت کے لئے تڑپتے نظر آتے ہیں۔

غازی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد ان کے استاد صاحب نے جو آپ کے متعلق فرمایا اس کو" ناصر عباسی صاحب نے یوں بیان کیا ہے:-

"استاد شاگرد کو معاشرے کے لئے قابل فخر بناتے ہیں لیکن غازی ممتاز حسین قادری شہید ایسے شاگرد ثابت ہوئے کہ جن کا استاد ہونا باعث سعادت ہے"

(روزنامہ امت، راولپنڈی، اتوار ۱۷ جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ، ۲۷ مارچ ۲۰۱۶ء صفحہ ۱۰)

غازی ملک ممتاز حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد جناب مرزا عبد القدوس صاحب نے آپ کے بیٹے محمد علی رضا قادری صاحب سے جو خصوصی بات چیت کی وہ بلا کسی کمی بیشی کے قارئین کی نظر کی جاتی ہے۔

غازی ملک محمد ممتاز قادری شہید کے اکلوتے بیٹے کی عمر چند برس تھی، جب اس کے والد

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

۴ جنوری ۲۰۱۱ء کو پابند سلاسل ہو گئے۔ معصوم ملک محمد علی رضا قادری نے فروری ۲۰۱۱ء سے فروری ۲۰۱۶ء تک پانچ سال کے عرصے میں اپنے شہید والد سے کم وبیش پونے دوسو ملاقاتیں کیں جن میں سے کئی ملاقاتوں کی یادیں اس کے ذہن میں محفوظ ہیں۔ ممتاز قادری جیل میں ملاقات کے دوران اپنے بیٹے کو گود میں لے کر پیار کرتے اور اسے نعتیں سناتے تھے۔ گزشتہ روز محمد علی رضا قادری کے تایا ملک محمد عابد کے گھر میں محمد علی رضا سے نمائندہ "امت" نے خصوصی بات چیت کی۔ واضح رہے کہ محمد علی کی عمر تقریباً پانچ برس ہے۔ اس سے شہید والد کے حوالے سے اور تعلیمی مصروفیات کے بارے میں ہلکے پھلکے سوالات کیے گئے۔ جن کے اس نے انتہائی اعتماد سے جواب دیئے۔ محمد علی رضا قادری کی گفتگو نذر قارئین ہے۔

س: آپ کو اپنے پاپا کیسے لگتے تھے۔ جب آپ ان سے ملنے اڈیالہ جیل جاتے تو وہ آپ کو کیا چیز دیتے تھے؟

ج: پاپا بہت اچھے لگتے تھے۔ وہ مجھے گود میں بٹھا کر پیار کرتے اور نعتیں سناتے تھے۔ وہ زیادہ تر ٹافیاں یا کوئی کھانے کی چیز دیتے تھے۔ کئی دفعہ بسکٹ اور کیک بھی دیئے۔ لیکن یہ مجھے پسند نہیں اور میں نہیں کھاتا۔ انہوں نے مجھے کپڑے تو کئی دفعہ دیئے۔ وہ میرے ساتھ اپنے کمرے (سیل) میں کبھی کبھی کرکٹ بھی کھیلتے تھے اور مجھے باتنگ کراتے تھے۔

س: وہ آپ کو کون سی نعتیں سناتے تھے۔ آپ کو کون سی نعت پسند ہے؟

ج: بہت سی نعتیں سناتے تھے۔ مجھے نعتیں یاد کرنے کے لئے بھی کہتے اور مجھ سے بھی نعت سنتے تھے۔ میں نے آخری دفعہ ان کو یہ نعت سنائی تھی۔

خیر نہیں ہے خیر نہیں ہے، گستاخ رسول کی خیر نہیں ہے
گستاخ رسول کی ایک سزا، سر تن سے جدا سر تن سے جدا
میرا رشتہ نبی سے کل بھی تھا، آج بھی ہے
دین پہ مرمٹنے کا جذبہ کل بھی تھا اور آج بھی ہے

س: آپ کس سکول میں پڑھتے ہیں اور کس کلاس میں ہیں۔ اسکول گاڑی میں جاتے ہیں یا پیدل؟

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ج: میں دارالعلوم مدینہ میں پڑھتا ہوں۔ نرسری میں تھا۔ اب کے جی کلاس میں جاؤں گا۔ روز صبح اسکول وین میں بیٹھ کر جاتا ہوں۔

س: آپ کی ٹیچر کا کیا نام ہے۔ اسکول کے بچے آپ کے پاپا کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

ج: مجھے مس اُم حیات پڑھاتی ہیں۔ میرے دوست کہتے ہیں کہ تمہارے پاپا فوت ہو گئے ہیں۔ لیکن میں ان کو کہتا ہوں کہ نہیں، وہ فوت نہیں ہوئے۔ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے راستے میں قربان ہو گئے ہیں۔

س: جب تم اپنے پاپا سے آخری بار جیل میں ملنے گئے تو انہوں نے کیا کہا تھا؟

ج:۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں فجر کی نماز پڑھ کر گھر آ جاؤں گا۔ تم ابھی گھر چلے جاؤ اور پھر وہ گھر آ گئے تھے

اس موقع پر ملک محمد عابد نے بتایا کہ "آخری ملاقات سے دو تین روز پہلے بھی محمد علی نے ممتاز بھائی سے ضد کی تھی کہ ہم آپ کے گھر آتے ہیں، آپ بھی ہمارے گھر چلیں۔ پھر آخری ملاقات کے دن نہ جانے اس کے دل میں کیا بات آئی کہ اس نے ممتاز بھائی سے اصرار کرتے ہوئے کہنے لگا کہ ہمارے گھر چلیں۔ جس پر انہوں نے مسکراتے ہوئے اسے کافی دیر تک پیار کیا اور فجر کے بعد گھر آنے کا وعدہ کیا تھا۔ بعد میں ان کی میت گھر آ گئی"۔

س: نعت کے علاوہ وہ کیا سناتے تھے؟

ج: پاپا مجھے شعر بھی سناتے تھے۔ ان کے کمرے میں اکثر ایک بلی آتی تھی۔ ایک دن وہ بلی آ کر ان کے پاس بیٹھ گئی تو انہوں نے اس کے سر اور جسم پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تھا یہ بلی میری ہے

اڈیالہ جیل میں ملی ہے، اس پر دودھ بھی قربان، اس پر گوشت بھی قربان صبح و شام یہ آتی ہے
دودھ پی کر چلی جاتی ہے، لفٹ نہیں کراتی ہے، دودھ پی کر چلی جاتی ہے یہ بلی میری بلی ہے
اڈیالہ جیل میں ملی ہے۔

س: تمہیں کون سی نعتیں زیادہ پسند ہیں؟

ج: ایک تو وہی جو میرے پاپا کو بھی پسند تھی۔

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

یارسول اللہ تیرے چاہنے والوں کی خیر
سب غلاموں کا ہو بھلا سب کریں طیبہ کی سیر

اور دوسری

کربلا کے جانثاروں کو سلام
فاطمہ الزہرا کے پیاروں کو سلام

س: کھانے میں سب سے اچھا کیا لگتا ہے؟

ج: انڈے کی زردی اچھی لگتی ہے، انڈے کی سفیدی نہیں کھاتا بسکٹ، کیک اور مٹھائی وغیرہ بھی کھالیتا ہوں، لیکن یہ چیزیں زیادہ اچھی نہیں لگتیں۔

اس موقع پر ملک عابد نے بتایا کہ "ایک دفعہ ہم جمعرات کو ممتاز بھائی شہید سے ملنے گئے، لیکن محمد علی کو نہیں لے کر گئے کیونکہ اس کا پیپر تھا۔ ہمیں معلوم نہیں تھا، لیکن ممتاز بھائی کو یاد تھا کہ آج محمد علی کی سالگرہ ہے۔ انہوں نے ہم سب کے لیے کیک اور محمد علی کے لئے تحائف منگوا کر رکھے تھے۔ وہ محمد علی کو ہمارے ساتھ نہ دیکھ کر حیران ہوئے۔ ان کی آنکھوں میں شکوہ دیکھ کر ہم شرمندہ ہو گئے۔ خیر انہوں نے ہمیں کیک کھلایا جب گھر واپس آئے تو ہمارے والد بیکری سے کیک لے کر آئے اور محمد علی سے کٹوا کر ہم سب کو کھلایا"۔

انہوں نے بتایا کہ محمد علی بعض اوقات اتنی بڑی بڑی باتیں کر جاتا ہے کہ ہم اس کی ذہانت پر حیران رہ جاتے ہیں۔

س: پاپا نے تمہیں کیا کہا تھا کہ پڑھ لکھ کر کیا بننا ہے آخری ملاقات میں انہوں نے کیا نصیحت کی تھی؟

ج: وہ کہتے تھے کہ تمہیں عاشق رسول بننا ہے۔ حافظ قرآن اور مفتی بننا ہے۔ آخری ملاقات میں بھی پڑھنے کے لیے کہا تھا اور کہا تھا کہ زیادہ شرارتیں نہیں کرنی ہیں۔ میں آپ کے آس پاس ہی ہوں گا۔ اگر شرارتیں کی تو کان کھینچوں گا۔

س: کبھی انہیں خواب میں دیکھا ہے؟

ج: جی ہاں! خواب میں دو تین دفعہ ملے ہیں۔ اور یہی کہا ہے کہ تم نے تلاوت کرنی ہے اور نعتیں

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

پڑھتی ہیں۔

ملک محمد عابد نے بتایا کہ "پچھلے ہفتے ایک دفعہ جب محمد علی میرے ساتھ شہید کی قبر پر گیا تو وہاں پہنچتے ہیں مزار کے قریب کھڑے ہو کر ان سے باتیں کرنے لگا، "پاپا میں آ گیا ہوں، نعتیں بھی پڑھ رہا ہوں، اور تلاوت بھی کر رہا ہوں۔ اب آپ خوش ہیں نا؟" محمد علی کی باتیں سن کر میری آنکھیں بھر آئیں، وہ ایسے باتیں کر رہا تھا جیسے اپنے پاپا کو دیکھ رہا ہو اور وہ اسے جواب دے رہے ہوں۔

س: سکول میں تمہارا سب سے اچھا دوست کون ہے؟

ج: شاہد رضا سب سے اچھا دوست ہے۔ وہ بھی نعتیں پڑھتا ہے

س: شہادت کے بعد جب پاپا گھر آئے تو وہ تمہیں کیسے لگے تھے؟

ج: وہ اس وقت مسکرا رہے تھے اور بہت اچھے لگ رہے تھے۔

(روزنامہ امت، راولپنڈی، اتوار ۱۷ جمادی الثانی ۱۴۳۷ھ، ۲۷ مارچ ۲۰۱۶ء، صفحہ ۱۰)

اللہ تعالیٰ گستاخِ رسول کو اس دنیا میں ہی عبرت کا نشان بنا دیتا ہے ایسا ہی کچھ ہوا سابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر کے ساتھ جناب منصور اصغر راجہ صاحب کی یہ رپورٹ پڑھیے:

سابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر کی سفید سنگِ مرمر کی قیمتی قبر "بے کسی کے مزار" کا منظر پیش کرتی ہے۔ آخری بار ۴ جنوری کو برسی کے موقع پر ان کی قبر پر پھول ڈالے گئے تھے۔ قتل کے بعد ابتدائی چند ماہ تک ہی پیپلز پارٹی کا کوئی ایک آدھ رہنما اور مسیحی پادری آتے رہے۔ گورکن کے مطابق طویل عرصے سے سابق گورنر کی قبر پر کبھی کوئی فاتحہ خوانی کے لئے نہیں آیا۔ اہل خانہ ہر ماہ گورکن کے لئے ۵۰۰ روپے بھجوا دیتے ہیں جس کے عوض وہ دوسرے تیسرے روز قبر کو دھو دیتا ہے۔ شہباز تاثیر نے بھی اپنی بازیابی کے تا حال باپ کی قبر پر حاضری نہیں۔ کتبے پر لکھی تحریر میں سابق گورنر کو "شہید انسانیت" کا خطاب دیا گیا ہے۔ دوسری جانب غازی ممتاز قادری شہید کی آخری آرام گاہ پر روزانہ دور دراز علاقوں سے ہزاروں لوگ فاتحہ خوانی کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔

لاہور کینٹ کی معروف رہائشی آبادی کیولری گراؤنڈ کالونی کی سٹریٹ نمبر ۱۷ میں داخل

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

ہوں تو گلی کے آخر پر دائیں طرف ایک اور قبرستان واقع ہے، جسے کیولری گراؤنڈ شہداء قبرستان کہا جاتا ہے۔ اسے شہداء قبرستان کہلانے کی وجہ یہ ہے کہ یہاں ۱۱ ڈی، جہلم اور ۲۳ ڈی، جہلم کے ان جوانوں کی کثیر تعداد ابدی نیند سو رہی ہے، جنہوں نے ۱۹۶۵ء میں پاک، بھارت جنگ کے دوران ۱۰ ستمبر اور ۲۲ ستمبر کو واہگہ سیکٹر پر ہونے والے معرکوں میں جام شہادت نوش کیا۔

اس قبرستان میں مدفون لوگوں میں اکثریت فوجی افسران کی ہے، جس میں سابق گورنر پنجاب جنرل غلام جیلانی، جمعیت علمائے پاکستان کے سابق مرکزی رہنما جنرل (ر) کے ایم اظہر اور موجودہ آرمی چیف جنرل راحیل شریف کی والدہ بھی شامل ہیں۔ اسی قبرستان میں سابق گورنر پنجاب سلمان تاثیر بھی دفن ہیں، جنہیں ۴ جنوری ۲۰۱۱ء کو غازی ممتاز قادری شہید نے اسلام آباد میں قتل کیا تھا۔ جمعے کی سہ پہر جب نمائندہ "امت" اس شہر خموشاں میں پہنچا تو یہاں خاموشی کا پہرا تھا۔ دریافت کرنے پر وہاں موجود گورکن نے سلمان تاثیر کی قبر کی طرف رہنمائی کی، جو قبرستان کے شمالی جانب آخری حصے میں واقع ہے۔ سابق گورنر کی قبر اگرچہ سفید سنگ مرمر سے پختہ کی گئی ہے، لیکن درمیان میں چھوڑے گئے قبر کے کچے حصے میں ایک گلاب کا مرجھایا ہوا چھوٹا سا پودا لگا ہوا ہے۔ قبر کو دیکھ کر نہیں لگتا کہ اس پر کافی عرصے سے کسی نے پھول یا چادر چڑھائی ہو۔ کتبہ سامنے سے انگریزی اور بیک سائیڈ سے اردو زبان میں لکھا گیا ہے۔ کتبے کی تحریر میں سابق گورنر کو "شہید انسانیت" کا خطاب دیا گیا ہے اس خطاب کے نیچے انگریزی میں یہ جملہ لکھا ہے کہ You Can Bury a man but not his courage. (تم آدمی کو دفن کر سکتے ہو، لیکن اس کی ہمت کو نہیں)۔ قبرستان میں سیکورٹی کا کوئی مسئلہ ہے اور نہ عام آدمی کو وہاں جانے سے روکا جاتا ہے۔ قبرستان کی انتظامی کمیٹی کے ایک با اعتماد ذریعے نے "امت" کو بتایا کہ سلمان تاثیر کی قبر پر کبھی کوئی عام آدمی فاتحہ خوانی کے لئے نہیں آیا۔ حالانکہ یہاں آنے کے لئے قبرستان انتظامیہ کی طرف سے کوئی روک رکاوٹ نہیں ہے۔

مذکورہ ذریعے کے مطابق جنوری ۲۰۱۱ء میں سلمان تاثیر کی تدفین کے بعد ابتدائی دنوں میں کچھ سیاسی رہنما آتے رہے۔ تاہم پھر انہوں نے آنا چھوڑ دیا۔ ابتدائی ہفتوں میں یہاں آنے

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

والوں میں سلمان تاثیر کے اہل خانہ سرفہرست تھے۔اس کے علاوہ پیپلز پارٹی کے چند نچلے درجے کے رہنما بھی ایک آدھ بار یہاں آئے۔لیکن پیپلز پارٹی کی مرکزی سطح کے کسی لیڈر نے ادھر جھانکا تک نہیں ہے۔ذریعے کے مطابق سابق گورنر کی اہلیہ آمنہ تاثیر اور صاحبزادی صنم تاثیر کبھی کبھار چند منٹ کے لئے قبر پر آجاتی ہیں۔لیکن چند ماہ سے یہ سلسلہ بھی رکا ہوا ہے۔البتہ سلمان تاثیر کی برسی کے موقع پر دونوں ماں بیٹی پھول ڈالنے ضرور آتی ہیں۔ذریعے کا کہنا تھا کہ سلمان تاثیر کی بیٹی صنم تاثیر آخری بار تین ماہ پہلے برسی کے موقع پر ہی آئی تھی، اس کے بعد انہیں یہاں نہیں دیکھا گیا۔لیکن ہر ماہ ملازم کے ہاتھوں گورکن کو ۵۰۰ روپے باقاعدگی سے بھجواتی ہیں، جس کے عوض گورکن دوسرے، تیسرے دن قبر پر پانی انڈیل دیتا ہے۔عبرت کا مقام یہ بھی ہے کہ شہباز تاثیر بھی اپنی بازیابی کے بعد سے اب تک وہ باپ کی قبر پر فاتحہ خوانی کے لئے نہیں آئے۔ذریعے کے مطابق شہباز تاثیر اغوا ہونے سے پہلے بھی یہاں دو تین مرتبہ ہی چند منٹ کے لئے آئے تھے سلمان تاثیر کی قبر کے حوالے سے عام آدمی کے کیا تاثرات ہیں؟اس بارے میں جاننے کے لئے نمائندہ امت نے کیولری گراؤنڈ میں موجود ابصار احمد نامی ایک سفید ریش بزرگ سے جب سلمان تاثیر کی قبر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا" سلمان تاثیر میں اگر ایمان کی رتی بھر تاثیر بھی ہوتی تو آج آپ کو اس کی قبر کے بارے میں لوگوں سے پوچھنا نہ پڑتا"۔

واضح رہے کہ دوسری طرف غازی ممتاز قادری شہید کی قبر پر روزانہ دور دراز علاقوں سے ہزاروں لوگ فاتحہ خوانی کے لئے حاضر ہو رہے ہیں، جن میں زندگی کے ہر طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہیں۔

(روزنامہ امت ،راولپنڈی ،اتوار ۱۷ جمادی الثانی ۱٤۳۷ھ ،۲۷ مارچ ۲۰۱٦ء، صفحہ ۱۰)

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

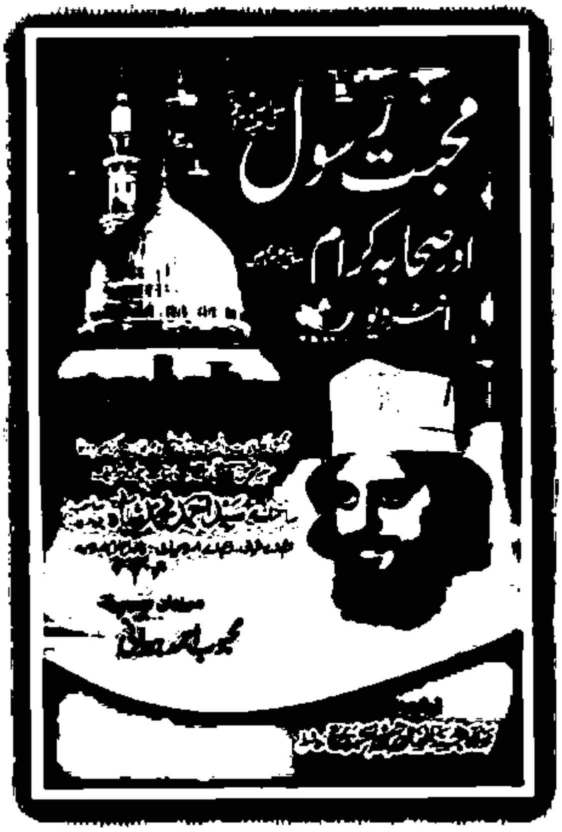

چوراہی پبلی کیشنز

قصر عارفاں دتیاں والا سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ 0300-4522933

Scanned with CamScanner

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar